

جملہ حقوق بحق تحریک منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب : الدُّعَاءُ وَالذِّكْرُ بَعْدَ الصَّلَاةِ (نماز کے

بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے اور ذکر بالجہر کرنے پر

مجموعہ آیات و احادیث)

تالیف : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاون ترجمہ و تخریج : حافظ ظہیر احمد الاسنادی

زیرِ اہتمام : فرید ملٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع : منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اشاعتِ اوّل : اکتوبر 2005ء (1,100)

اشاعتِ دُوم : اکتوبر 2005ء (1,100)

اشاعتِ سوم : جنوری 2006ء (1,100)

اشاعتِ چہارم : مئی 2007ء (3,300)

اشاعتِ پنجم : ستمبر 2009ء

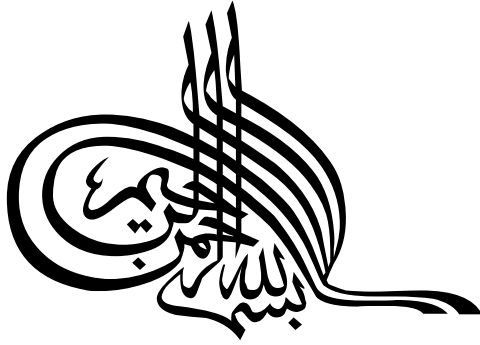
تعداد : 1,100

قیمت : 120/- روپے



نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریک منہاج القرآن کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk



مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
هُوَ الْحَبِيبُ الَّذِي تُرْجَى شَفَاعَتُهُ
لِكُلِّ هَوَلٍ مِّنَ الْاُھْوَالِ مُقْتَحِمٍ

﴿صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ﴾

حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔اے) ۱-۲ / ۸۰ پی آئی
 وی، مؤرخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۲ء؛ حکومت بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل
 و ایم / ۴-۹۷۰-۷۳، مؤرخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومت شمال مغربی سرحدی صوبہ
 کی چٹھی نمبر ۲۳۴۱۱-۶۷-این۔۱ / اے ڈی (لاہیری)، مؤرخہ ۲۰ اگست
 ۱۹۸۶ء؛ اور حکومت آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت / انتظامیہ
 ۶۳-۸۰۶۱ / ۹۲، مؤرخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی
 تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

فہرست

الرقم	الأبواب	الصفحة
۱.	فَضْلُ الدُّعَاءِ وَالذِّكْرِ فِي الْقُرْآنِ ﴿قرآن حکیم میں دعا اور ذکر کی فضیلت کا بیان﴾	۹
۲.	بَابُ فِي فَضْلِ الدُّعَاءِ ﴿فضیلتِ دُعا کا بیان﴾	۱۶
۳.	بَابُ فِي الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوباتِ ﴿فرض نمازوں کے بعد دعا کرنے کا بیان﴾	۳۵
۴.	بَابُ فِي الْأَذْكَارِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوباتِ ﴿فرض نمازوں کے بعد کے اذکار کا بیان﴾	۶۵
۵.	بَابُ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ ﴿دعا میں ہاتھ اوپر اٹھانے کا بیان﴾	۹۴
۶.	بَابُ فِي مَسْحِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْوَجْهِ بَعْدَ الدُّعَاءِ	۱۰۹

الرقم	الأبواب	الصفحة
	﴿دعا کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرنا﴾	
۷.	بَابُ فِي الذِّكْرِ بِالْجَهْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوباتِ	۱۱۵
	﴿فرض نمازوں کے بعد آواز بلند ذکر کرنے کا بیان﴾	
	مصادر التخریج	۱۲۵

فَضْلُ الدُّعَاءِ فِي الْقُرْآنِ

﴿قرآن حکیم میں فضیلتِ دعا﴾

۱. وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا

دَعَانِ فَلَيْسَتْ حِجْبِيۤوَالِیْ وَلَیُّوْمُنُوۤا بَیْ لَعَلَّهُمْ یُرْشَدُوْنَ ۝ (البقرة، ۱۸۶: ۲)

”اور (اے حبیب!) جب میرے بندے آپ سے میری نسبت سوال کریں تو (بتا دیا کریں کہ) میں نزدیک ہوں، میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارتا ہے، پس انہیں چاہئے کہ میری فرمانبرداری اختیار کریں اور مجھ پر پختہ یقین رکھیں تاکہ وہ راہ (مراد) پا جائیں ۝“

۲. وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَفِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً

وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (البقرة، ۲۰۱: ۲)

”اور انہی میں سے ایسے بھی ہیں جو عرض کرتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں (بھی) بھلائی عطا فرما اور آخرت میں (بھی) بھلائی سے نواز اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ ۝“

۳. لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا

اَكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَا

اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا

بِهٖۤ وَاعْفُ عَنَّا ذِقْهُۤ وَاعْفِرْ لَنَا ذِقْهُۤ وَارْحَمْنَا ذِقْهُۤ اَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَی

الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝

(البقرة، ۲: ۲۸۶)

”اللہ کسی جان کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا، اس نے جو نیکی کمائی اس کے لیے اس کا اجر ہے اور اس نے جو گناہ کمایا اس پر اس کا عذاب ہے، اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر بیٹھیں تو ہماری گرفت نہ فرما، اے ہمارے پروردگار! اور ہم پر اتنا (بھی) بوجھ نہ ڈال جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے پروردگار! اور ہم پر اتنا بوجھ (بھی) نہ ڈال جسے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں، اور ہمارے (گناہوں) سے درگزر فرما، اور ہمیں بخش دے، اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا کارساز ہے پس ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما“

۴. هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ ۖ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً

طَيِّبَةً ۖ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ ۝ (آل عمران، ۳: ۳۸)

”اسی جگہ زکریا (علیہ السلام) نے اپنے رب سے دعا کی، عرض کیا: میرے مولا! مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بے شک تو ہی دعا کا سننے والا ہے“

۵. اَدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۝

(الأعراف، ۷: ۵۵)

”تم اپنے رب سے رگوڑا کر اور آہستہ (دونوں طریقوں سے) دعا کیا کرو، بے شک وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا“

۶. الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ ۖ إِنَّ

رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ ۝ رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ

دُعَاءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ۝

(إبراهيم، ۱۴: ۳۹-۴۱)

”سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیل اور اسحاق (علیہما السلام) دو فرزند عطا فرمائے، بے شک میرا رب دعا خوب سننے والا ہے ۵ اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم رکھنے والا بنا دے، اے ہمارے رب! اور تو میری دعا قبول فرما لے ۵ اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے والدین کو (بخش دے) اور دیگر سب مومنوں کو بھی، جس دن حساب قائم ہوگا“

۷. قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوْ ادْعُوا الرَّحْمَنَ أَيًّا مَا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ وَلَا تَجْهَرُوا بِصَلَاتِكُمْ وَلَا تَخَافُتُمْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا ۝ (الاسراء، ۱۷: ۱۱۰)

”فرما دیجئے کہ اللہ کو پکارو یا رحمان کو پکارو، جس نام سے بھی پکارتے ہو (سب) اچھے نام اسی کے ہیں، اور نہ اپنی نماز (میں قرأت) بلند آواز سے کریں اور نہ بالکل آہستہ پڑھیں اور دونوں کے درمیان (معتدل) راستہ اختیار فرمائیں ۵“

۸. إِنَّهُمْ كَانُوا يُسْرِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا وَكَانُوا لَنَا خَشِيعِينَ ۝ (الأنبياء، ۲۱: ۹۰)

”بے شک یہ (سب) نیکی کے کاموں (کی انجام دہی) میں جلدی کرتے تھے اور ہمیں شوق و رغبت اور خوف و خشیت (کی کیفیتوں) کے ساتھ پکارا کرتے تھے، اور ہمارے حضور بڑے عجز و نیاز کے ساتھ گر گڑاتے تھے ۵“

۹. أَمِنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ۖ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ ۝ (النمل، ۲۷: ۶۲)

”بلکہ وہ کون ہے جو بے قرار شخص کی دعا قبول فرماتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور فرماتا ہے اور تمہیں زمین میں (پہلے لوگوں کا) وارث و جانشین بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور بھی) معبود ہے؟ تم لوگ بہت ہی کم نصیحت قبول کرتے ہو“

۱۰. قَالَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَعَفَرَ لَهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ
الرَّحِیْمُ ۝ (القصص، ۲۸: ۱۶)

”(موسیٰ علیہ السلام) عرض کرنے لگے: اے میرے رب! بے شک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا سو تو مجھے معاف فرمادے، پس اس نے انہیں معاف فرما دیا، بے شک وہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت مہربان ہے“

۱۱. وَقَالَ رَبُّكُمْ اِذْ دَعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ ۝ (غافر، ۴۰: ۶۰)

”اور تمہارے رب نے فرمایا ہے تم لوگ مجھ سے دعا کیا کرو میں ضرور قبول کروں گا، بے شک جو لوگ میری بندگی سے سرکشی کرتے ہیں وہ عنقریب دوزخ میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے“

۱۲. فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مُتَقَلَّبٰکُمْ وَمَثُوْکُمْ ۝ (محمد، ۴۷: ۱۹)

”پس جان لیجئے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ (اظہارِ عبودیت اور تعلیم امت کی خاطر اللہ سے) معافی مانگتے رہا کریں کہ کہیں آپ سے خلافِ اولیٰ (یعنی آپ کے مرتبہ عالیہ سے کم درجہ کا) فعل صادر نہ ہو جائے اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے بھی طلبِ مغفرت (یعنی ان کی شفاعت) فرماتے رہا کریں (یہی ان کا سامانِ بخشش

ہے، اور (اے لوگو!) اللہ (دنیا میں) تمہارے چلنے پھرنے کے ٹھکانے اور (آخرت میں) تمہارے ٹھہرنے کی منزلیں (سب) جانتا ہے۔“

۱۳. وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِأَخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ (الحشر، ۵۹: ۱۰)

”اور وہ لوگ (بھی) جو اُن (مہاجرین و انصار) کے بعد آئے (اور) عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی، جو ایمان لانے میں ہم سے آگے بڑھ گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کوئی کینہ اور بغض باقی نہ رکھ۔ اے ہمارے رب! بے شک تو بہت شفقت فرمانے والا بہت رحم فرمانے والا ہے۔“

۱۴. رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَاعْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (الممتحنة، ۶۰: ۵)

”اے ہمارے رب! تو ہمیں کافروں کے لیے سبب آزمائش نہ بنا (یعنی انہیں ہم پر مسلط نہ کر) اور ہمیں بخش دے، اے ہمارے پروردگار! بے شک تو ہی غلبہ و عزت والا بڑی حکمت والا ہے۔“

۱۵. فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ ۖ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ ۖ

(الم نشرح، ۹۴: ۷-۸)

”پس جب آپ (تعلیم اُمت، تبلیغ و جہاد اور ادائیگی فرائض سے) فارغ ہوں تو (ذکر و دعا میں) محنت فرمایا کریں ۖ اور اپنے رب کی طرف راغب ہو جایا کریں۔“

فَضْلُ الذِّكْرِ فِي الْقُرْآنِ

﴿قرآن حکیم میں ذکر کی فضیلت﴾

۱۶. فَادْكُرُونِيْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنَ ۝

(البقرة، ۲: ۱۵۲)

”سو تم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر ادا کیا کرو اور میری ناشکری نہ کیا کرو۔“

۱۷. فَاِذَا اَفْضُتُمْ مِّنْ عَرَفَاتٍ فَادْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّالِّیْنَ ۝

(البقرة، ۲: ۱۹۸)

”پھر جب تم عرفات سے واپس آؤ تو مشعر حرام (مزدلفہ) کے پاس اللہ کا ذکر کیا کرو اور اس کا ذکر اس طرح کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت فرمائی، اور بے شک اس سے پہلے تم بھٹکے ہوئے تھے۔“

۱۸. فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَادْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَاءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ۚ

(البقرة، ۲: ۲۰۰)

”پھر جب تم اپنے حج کے ارکان پورے کر چکو تو (منیٰ میں) اللہ کا خوب ذکر کیا کرو جیسے تم اپنے باپ دادا کا (بڑے شوق سے) ذکر کرتے ہو یا اس سے بھی زیادہ شدت شوق سے (اللہ کا) ذکر کیا کرو۔“

۱۹. فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَادْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِكُمْ ۚ

(النساء، ۴: ۱۰۳)

”پھر اے (مسلمانو!) جب تم نماز ادا کر چکو تو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر (لیٹے ہر حال میں) یاد کرتے رہو۔“

۲۰. وَادْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ

الْقَوْلِ بِالْعُدُوِّ وَالْأَصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ ○ (الأعراف، ۷: ۲۰۵)

”اور اپنے رب کا اپنے دل میں ذکر کیا کرو عاجزی و زاری سے اور خوف و خستگی سے اور میانہ آواز سے پکار کر بھی، صبح و شام (ذکر حق جاری رکھو) اور غافلوں میں سے نہ ہو جاؤ“

۲۱. وَادْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○ (الأنفال، ۸: ۴۵)

”اور کثرت سے اللہ کا ذکر کیا کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ“

۲۲. الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ

الْقُلُوبُ ○ (الرعد، ۱۳: ۲۸)

”جو لوگ ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہوتے ہیں، جان لو کہ اللہ ہی کے ذکر سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے“

۲۳. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ○ وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً

وَأَصِيلًا ○ (الأحزاب، ۳۳: ۴۱، ۴۲)

”اے ایمان والو! تم اللہ کا کثرت سے ذکر کیا کرو ○ اور صبح و شام اس کی تسبیح کیا کرو“

بَابُ فِي فَضْلِ الدُّعَاءِ

﴿ فضیلتِ دُعا کا بیان ﴾

۱/۱. عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ﴾ [غافر، ۴۰: ۶۰].

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهَ وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: حَدِيثٌ صَحِيحٌ إِسْنَادًا.

”حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دعا عین عبادت ہے، پھر آپ ﷺ نے (بطور دلیل) یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿اور تمہارے رب نے فرمایا ہے: تم لوگ مجھ سے دعا کیا کرو میں ضرور قبول کروں گا، بیشک جو لوگ میری بندگی سے سرکشی کرتے ہیں وہ عنقریب دوزخ میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے﴾۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام

- ۱: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب التفسير، باب ومن سورة المؤمن، ۳۷۴/۵، الرقم: ۳۲۴۷، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب الدعاء، ۷۶/۲، الرقم: ۱۴۷۹، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب فضل الدعاء، ۱۲۵۸/۲، الرقم: ۳۸۲۸، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/۴۵۰، الرقم: ۱۱۴۶۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۲۶۷، ۲۷۱، ۲۷۶، والحاكم في المستدرک، ۱/۶۶۷، الرقم: ۱۸۰۲۔

ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم نے بھی فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۲/۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى مِنَ الدُّعَاءِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَأَحْمَدُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا سے زیادہ محترم و مکرم کوئی شے نہیں ہے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے جبکہ امام ترمذی نے اسے حسن کہا ہے اور حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے۔

۳/۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ

۲: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء في فضل الدعاء، ٤٥٥/٥، الرقم: ٣٣٧٠، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب فضل الدعاء، ١٢٥٨/٢، الرقم: ٣٨٢٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٦٢/٢، الرقم: ٢٥٢٣، وابن حبان في الصحيح، ١٥١/٣، الرقم: ٨٧٠، والحاكم في المستدرک، ٦٦٦/١، الرقم: ١٨٠١۔

۳: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء أن دعوة المسلم مستجابة، ٤٦٢/٥، الرقم: ٣٣٨٢، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب الدعاء، ٧٦/٢، الرقم: ١٤٧٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب فضل الدعاء، ١٢٥٨/٢، الرقم: ٣٨٢٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٤٥٠/٦، الرقم: ١١٤٦٤، وأبو يعلى في المسند، ٢٨٣/١١، الرقم: ٦٣٩٦، والحاكم في المستدرک، ٧٢٩/١، الرقم: ١٩٩٧۔

يَسْتَجِيبَ اللَّهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكَرْبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهَ وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جسے پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ مشکلات اور تکالیف کے وقت اس کی دعا قبول کرے، وہ خوشحالی کے اوقات میں بھی زیادہ سے زیادہ دعا کیا کرے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے جبکہ امام حاکم نے اسے صحیح الاسناد حدیث کہا ہے۔

۴/۴. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دعا عبادت کا مغز (یعنی جوہر) ہے۔“ اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۵/۵. عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا يَرُدُّ الْقَضَاءُ إِلَّا

۴: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء في فضل الدعاء، ۴۵۶/۵، الرقم: ۳۳۷۱، والديلمي في مسند الفردوس، ۲/۲۲۴، الرقم: ۳۰۸۷، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۳۱۷، الرقم: ۲۵۳۴، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ۱/۱۹۱، والحكيم الترمذي في نواذر الأصول، ۲/۱۱۳۔

۵: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب القدر، باب ما جاء لا يرد القدر إلا الدعاء، ۴/۴۴۸، الرقم: ۲۱۳۹، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۱۰۹، —

الدُّعَاءُ، وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبُرُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَزَارُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دعا کے علاوہ کوئی چیز تقدیر کو نہیں بدل سکتی اور نیکی کے علاوہ کوئی چیز عمر میں اضافہ نہیں کر سکتی۔“

اسے امام ترمذی، احمد، ابن ابی شیبہ اور بزار نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے جبکہ امام حاکم نے فرمایا، اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۶/۶. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعِزِّمْ فِي الدُّعَاءِ وَلَا يَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ فَاَعْطِنِي فَإِنَّ اللَّهَ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم

..... الرقم: ۲۹۸۶۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۲۷۷، ۲۸۰، ۲۸۲،

الرقم: ۲۲۴۴۰، ۲۲۴۶۶، ۲۲۴۹۱، والبزار في المسند، ۵۰۱/۶، الرقم:

۲۵۴۰، والطبراني في المعجم الكبير، ۲/ ۱۰۰، الرقم: ۱۴۴۲،

والحاكم في المستدرک، ۱/ ۶۷۰، الرقم: ۱۸۱۴۔

۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب في المشيئة والإرادة،

۶/۲۷۱۵، الرقم: ۷۰۲۶، وأيضاً في الأدب المفرد، ۱/۲۳۰، الرقم:

۶۵۹، ومسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار،

باب العزم بالدعاء ولا يقل إن شئت، ۴/۲۰۶۳، الرقم: ۲۶۷۸، والنسائي

في السنن الكبرى، ۶/۱۵۱، الرقم: ۱۰۴۲۰، وابن أبي شيبه في

المصنف، ۶/۲۱، الرقم: ۲۹۱۶۲۔

میں سے کوئی شخص دعا کرے تو دعا میں اصرار کرے اور یہ نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے دے دے، کیونکہ خدا کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں ہے۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے جبکہ مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۷/۷. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيثُ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیان مانگی جانے والی دعا رد نہیں ہوتی۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث حسن صحیح ہے۔

۷: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في أن الدعاء لا يُردُّ بين الأذان والإقامة، ١/١٥٤، الرقم: ٢١٢، وأيضاً في كتاب الدعوات، باب في العفو والعافية، ٥/٥٧٦، الرقم: ٣٥٩٤، ٣٥٩٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٢، الرقم: ٩٨٩٥-٩٨٩٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١١٩، الرقم: ١٢٢٢١، ١٢٦٠٦، ١٣٦٩٣، وابن أبي شيبه في المصنف، ٦/٣١، الرقم: ٢٩٢٤٧، وأبو يعلى في المسند، ٦/٣٦٣، الرقم: ٣٦٧٩، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٤/٣٩٢، الرقم: ١٥٦٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٣٨، الرقم: ٥١٣٩، والهشيمي في مجمع الزوائد، ١/٣٣٤، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/١٠٢۔

۸/۸. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: قَالَ اللَّهُ ﻋَزَّ وَجَلَّ: يَا ابْنَ آدَمَ، إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَلَا أُبَالِي. يَا ابْنَ آدَمَ، لَوْ بَلَغْتُ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُبَالِي. يَا ابْنَ آدَمَ، إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطِيئًا ثُمَّ لَقَيْتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَا تَيْتِيكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابن آدم! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا رہے گا اور (قبولیت کی) امید رکھے گا جو کچھ بھی تو کرتا رہے میں تجھے بخشتا رہوں گا اور مجھے کوئی پروا نہیں۔ اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کے بادلوں تک پہنچ جائیں پھر بھی تو بخشش مانگے تو میں بخش دوں گا اور مجھے کوئی پروا نہیں۔ اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر کے برابر گناہ بھی لے کر میرے پاس آئے پھر مجھے اس حالت میں ملے کہ تو نے میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو یقیناً میں زمین بھر کے برابر تجھے بخشش عطا کروں گا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور دارمی نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

۸: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في فضل التوبة والاستغفار وما ذكر من رحمة الله لعباده، ۵/۵۴۸، الرقم: ۳۵۴۰، والدارمي في السنن، ۲/۴۱۴، الرقم: ۲۷۸۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۱۶۷، الرقم: ۲۱۵۱۰-۲۱۵۴۴، والطبراني عن ابن عباس رضي الله عنهما في المعجم الكبير، ۱۲/۱۹، الرقم: ۱۲۳۴۶۔

۹/۹. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُو لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ، إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ: وَلَكَ بِمِثْلِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حَبَّانَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت ابودرداء رضي الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں دعا کرتا ہے تو (مقرر کردہ) فرشتہ کہتا ہے تیرے لیے بھی ایسا ہی ہو (جو تو نے اپنے بھائی کے لئے دعا کی ہے)۔“ اس حدیث کو امام مسلم، احمد، ابن حبان اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۱۰. عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ، بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ. كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ، قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ: آمِينَ. وَلَكَ بِمِثْلِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

۹: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الدعاء للمسلمين بظهر الغيب، ۴/ ۲۰۹۴، الرقم: ۲۷۳۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶/ ۴۵۲، الرقم: ۳۷۵۹۸، وابن حبان في الصحيح، ۳/ ۲۶۸، الرقم: ۹۸۹، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/ ۲۱، الرقم: ۲۹۱۵۸ - ۲۹۱۶۱ -

۱۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الدعاء للمسلمين بظهر الغيب، ۴/ ۲۰۹۴، الرقم: ۲۷۳۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶/ ۴۵۲، الرقم: ۲۷۵۹۹، والطبراني في الدعاء، ۱/ ۳۹۵، الرقم: ۱۳۲۷، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳/ ۳۵۳، وابن غزوان في كتاب الدعاء، ۱/ ۲۳۴، الرقم: ۶۳ -

”حضرت اُمّ درداء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے تھے: مسلمان کی اپنے بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں کی جانے والی دعا مقبول ہوتی ہے۔ اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جب بھی وہ اپنے اس بھائی کے لئے نیک دعا کرتا ہے، تو فرشتہ کہتا ہے آمین اور تجھے بھی ایسے ہی نصیب ہو (جیسے تو نے اپنے بھائی کے لئے دعا کی ہے)۔“ اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۱/۱۱۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مَا دَعْوَةٌ أَسْرَعَ إِجَابَةً مِنْ دَعْوَةِ غَائِبٍ لِعَائِبٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

”حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دعاؤں میں سب سے جلدی قبول ہونے والی دعا وہ ہے جو ایک غائب (یعنی غیر موجود) شخص (اخلاص کے ساتھ) دوسرے شخص کے لئے اس کی عدم موجودگی میں کرے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، ابن ابی شیبہ اور بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔

۱۱: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في دعوة الأخ لأخيه بظهر الغيب، ۳۵۲/۴، الرقم: ۱۹۸۰، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب الدعاء بظهر الغيب، ۸۹/۲، الرقم: ۱۵۳۵، وابن أبي شيبه في المصنف، ۶/ ۲۱، الرقم: ۲۹۱۵۹، وعبد بن حميد في المسند، ۱/ ۱۳۳۱، الرقم: ۳۳۱، ۳۲۷، والبخاري في الأدب المفرد، ۱/ ۲۱۸، الرقم: ۶۲۳، والقضاعي في مسند الشهاب، ۲/ ۲۶۵، الرقم: ۱۳۲۸۔ ۱۳۳۰، والديلمي في مسند الفردوس، ۱/ ۳۶۹، الرقم: ۱۴۹۰، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۴/ ۴، الرقم: ۴۷۳۴۔

۱۲/۱۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثٌ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ: دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، وَدَعْوَةُ الْمَسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهَ وَأَحْمَدُ وَالبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین دعائیں (بہت جلد) قبول ہوتی ہیں: مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور اولاد کے لئے والد کی دعا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، احمد اور بخاری نے الأدب المفرد میں روایت کیا ہے۔

۱۳/۱۳. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا رَوَى عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ

۱۲: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب (۴۸)، ۵/۵۰۲، الرقم: ۳۴۴۸، أبو داود فی السنن، کتاب الوتر، باب الدعاء بظہر الغیب، ۸۹/۴، الرقم: ۱۵۳۶، وابن ماجه فی السنن، کتاب الدعاء، باب دعوة الوالد ودعوة المظلوم، ۲/۱۲۷۰، الرقم: ۳۸۶۲، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲/۵۱۷، الرقم: ۱۰۷۱۹، وعبد بن حمید فی المسند، ۱/۴۱۶، الرقم: ۱۴۲۱، والبخاری فی الأدب المفرد/۲۵۱، ۱۶۹، الرقم: ۳۲، ۴۸۱، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۱/۱۲، الرقم: ۲۴، وأيضاً فی الدعاء، ۱/۳۹۲، الرقم: ۱۳۱۳-۱۳۱۴، والبيهقي فی السنن الكبرى، ۳/۳۴۵، الرقم: ۶۱۸۵۔

۱۳: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب البر والصلوة والآداب، باب تحریم الظلم، —

وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ: يَا عِبَادِي، إِنِّي حَرَمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا. يَا عِبَادِي، كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ. فَاسْتَهِدُونِي أَهْدِكُمْ. يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ. فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمَكُمْ. يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ. يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا. فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَأَحْمَدُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

”حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم (کرنے) کو حرام کیا ہے اور میں نے تمہارے درمیان بھی ظلم (کرنے) کو حرام کر دیا، لہذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں، سو تم مجھ سے ہدایت طلب کرو، میں تمہیں ہدایت دوں گا، اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو

..... ۴/۱۹۹۴، الرقم: ۲۵۷۷، والترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب (۴۸)، ۴/۶۵۶، الرقم: ۲۴۹۵، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر التوبة، ۲/۱۴۲۲، الرقم: ۴۲۵۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۱۵۴، الرقم: ۲۱۴۰۵، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۷۲، الرقم: ۲۹۵۵۷، والبخاري في المسند، ۹/۴۴۱، الرقم: ۴۰۵۳، والحاكم في المستدرک، ۴/۲۶۹، الرقم: ۷۶۰۶، والبيهقي في السنن الكبرى، ۶/۹۳، الرقم: ۱۱۲۸۳، والبخاري في الأدب المفرد، ۱/۱۷۲، الرقم: ۴۹۰، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۵/۱۲۵۔

سوائے اس کے جسے میں کھانا کھلاؤں، پس تم مجھ سے کھانا طلب کرو، میں تمہیں کھلاؤں گا، اے میرے بندو! تم سب بے لباس ہو سوائے اس کے جسے میں لباس پہناؤں، لہذا تم مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں لباس پہناؤں گا، اے میرے بندو! تم سب دن رات گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو بخشتا ہوں، تم مجھ سے بخشش طلب کرو، میں تمہیں بخش دوں گا۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے جبکہ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

۱۴/۱۴. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اُدْعُوا اللَّهَ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْإِجَابَةِ، وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءَ مَنْ قَلَبٍ غَافِلٍ لَاهٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ مُسْتَقِيمٌ الْإِسْنَادِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا مانگا کرو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل دل کی دعا قبول نہیں فرماتا۔“

۱۴: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب (۶۶)، ۵/۵۱۷، الرقم: ۳۴۷۸، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲/۱۷۷، الرقم: ۶۶۵۵، والحاکم فی المستدرک، ۱/۶۷۰، الرقم: ۱۸۱۷، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۵/۲۱۱، الرقم: ۵۱۰۹، وأيضاً فی الدعاء، ۱/۳۹، الرقم: ۶۲، وابن رجب الحنبلي فی جامع العلوم والحکم، ۱/۳۹۲۔

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث مستقیم الاسناد ہے۔

۱۵/۱۵. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فَتَحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ، وَمَا سُئِلَ اللَّهُ شَيْئًا يُعْطَى أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ. وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ، فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللَّهِ، بِالدُّعَاءِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس کے لئے دعا کا دروازہ کھول دیا گیا اس کے لئے رحمت کا دروازہ کھول دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں ان میں سے اسے عافیت (مانگنا) زیادہ پسند ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے مزید فرمایا: دعا اس مصیبت کے لئے بھی نافع ہے جو اتر چکی ہے اور اس کے لئے بھی جو ابھی تک نہیں اُتری۔ سوائے اللہ کے بندو! دعا کو (اپنے اوپر) لازم کرلو۔“

اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۱۵: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في دعاء النبي ﷺ، ۵/۵۵۲، الرقم: ۳۵۴۸، والحاكم في المستدرک، ۱/۶۷۰، ۶۷۵، الرقم: ۱۸۱۵، ۱۸۳۳، والقضاعي في مسند الشهاب، ۲/۵۰، الرقم: ۸۶۲، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۳۱۵، الرقم: ۲۵۲۶۔

۱۶: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب (۲)، ۵/۴۵۶، الرقم: —

۱۶/۱۶. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّهُ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ ﻋَظِيمَ يَغْضَبُ عَلَيْهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو يَعْلَى وَالْحَاكِمُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے (دعا) نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتا ہے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو یعلیٰ، حاکم اور بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۱۷/۱۷. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيْهَا إِيْتِمٌ وَلَا قَطِيعَةٌ رَّحِمَ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ بِهَا إِحْدَى ثَلَاثٍ: إِمَّا أَنْ تُعَجَّلَ لَهُ دَعْوَتُهُ، وَإِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ، وَإِمَّا أَنْ يُصْرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا. قَالُوا: إِذَا نُكْثِرُ. قَالَ: اللَّهُ أَكْثَرُ.

..... ۳۳۷۳، وأبو يعلى في المسند، ۱۰/۱۲، الرقم: ۶۶۵۵، والحاكم في المستدرک، ۱/۶۶۷-۶۶۸، الرقم: ۱۸۰۶-۱۸۰۷، والبخاري في الأدب المفرد، ۱/۲۲۹، الرقم: ۶۵۸، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحکم، ۱/۱۹۱۔

۱۷: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۲۲، الرقم: ۲۹۱۷۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۸، الرقم: ۱۱۱۴۹، والحاكم في المستدرک، ۱/۶۷۰، الرقم: ۱۸۱۶، وعبد بن حميد في المسند، ۱/۲۹۲، الرقم: ۹۳۷، والطبراني في المعجم الأوسط، ۴/۳۳۷، الرقم: ۴۳۶۸، وابن الجعد في المسند، ۱/۴۷۲، الرقم: ۳۲۸۳۔

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ وَالتَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی مسلمان کوئی دعا کرتا ہے بشرطیکہ اس میں کوئی گناہ یا قطع رحمی نہ ہو، تو اللہ تعالیٰ اسے تین چیزوں میں سے ایک چیز ضرور عطا فرماتا ہے: یا تو اس کی دعا کو فوراً قبول فرمالیتا ہے یا آخرت میں اس کے لئے ذخیرہ بنا دیتا ہے یا اس سے اس قسم کی کوئی تکلیف دور کر دیتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) پھر تو ہم زیادہ سے زیادہ دعا کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بھی زیادہ (سے زیادہ قبول فرمانے والا) ہے۔“

اسے امام ابن ابی شیبہ، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۱۸/۱۸. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: الدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ، وَعِمَادُ الدِّينِ، وَنُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ.
رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۹/۱۹. وَفِي رَوَايَةٍ: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابِكُمْ وَيُدْرِكُ لَكُمْ أَرْزَاقَكُمْ، تَدْعُونَ اللَّهَ فِي لَيْلِكُمْ وَنَهَارِكُمْ، فَإِنَّ الدُّعَاءَ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ.

۱۸-۱۹: أخرجه أبو يعلى في المسند، ۳/ ۳۴۴، الرقم: ۴۳۹، وأيضاً، ۳/ ۳۴۶، الرقم: ۱۸۱۲، والحاكم في المستدرک، ۱/ ۶۶۹، الرقم: ۱۸۱۲، والديلمي في مسند الفردوس، ۲/ ۲۲۳، الرقم: ۳۰۸۵، والقضاعي في مسند الشهاب، ۱/ ۱۱۶، الرقم: ۱۴۳، والمقدسي في الترغيب في الدعاء، ۱/ ۴۱، الرقم: ۱۰، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/ ۳۱۷، الرقم: ۲۵۳۵، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/ ۱۴۷۔

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى.

”حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دعا مومن کا ہتھیار، دین کا ستون اور آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔“

اسے امام ابویعلیٰ اور حاکم نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

”اور ایک روایت میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہیں دشمن سے بچائے اور تمہارے رزق میں اضافہ کر دے؟ (وہ چیز دعا ہے سو تم) اللہ تعالیٰ سے دن رات دعا کرتے رہا کرو، کیونکہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔“ اسے امام ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۲۰/۲۰. عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّ الْعَبْدَ لَيَدْعُو اللَّهَ تَعَالَى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ، فَيُعْرِضُ عَنْهُ، ثُمَّ يَدْعُوهُ، فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لِمَلَايَكَتِهِ: أَبَى عَبْدِي أَنْ يَدْعُوَ غَيْرِي يَدْعُونِي فَأَعْرِضْ عَنْهُ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ اسْتَجَبْتُ لَهُ.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ وَالدِّیْلَمِيُّ.

”حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس خدا کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! بندہ اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہونے کی وجہ سے اس سے منہ موڑ لیتا ہے۔ وہ بندہ پھر (اللہ تعالیٰ کو) پکارتا ہے، تو

۲۰: أخرجه الطبراني في الدعاء، ۲۸/۱، الرقم: ۲۱، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۲۰۸/۶، والديلمي في مسند الفردوس، ۴ / ۳۷۵، الرقم: ۷۰۸۸، وابن رجب الحنبلي في شرح حديث ليلى، ۱/ ۱۴۰۔

اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے بندے نے میرے سوا کسی اور کو پکارنے سے انکار کر دیا۔ وہ مجھے ہی پکارتا رہا حالانکہ میں نے اس سے منہ موڑ لیا تھا۔ لہذا میں تمہیں گواہ بنا کر (کہتا ہوں) کہ میں نے اس کی دعا قبول کر لی ہے۔“
اسے امام طبرانی، ابونعیم اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۲۱/۲۱. قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ: إِنِّي لَا أَحْمِلُ هَمَّ الْإِجَابَةِ وَلَكِنْ هَمَّ الدُّعَاءِ، فَإِذَا أَتَمَمْتُ الدُّعَاءَ عَلِمْتُ أَنَّ الْإِجَابَةَ مَعَهُ.

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے قبولیت کی فکر نہیں ہوتی بلکہ میں دعا کی فکر کرتا ہوں۔ سو جب میں دعا کو پورا کرتا ہوں تو جان جاتا ہوں کہ قبولیت اس کے ساتھ ہی ہے۔“

۲۲/۲۲. قَالَ أُوَيْسُ الْقُرْنِيُّ رضی اللہ عنہ: الدُّعَاءُ بظَهْرِ الْغَيْبِ أَفْضَلُ مِنَ الزِّيَارَةِ وَاللِّقَاءِ لَأَنَّهُمَا قَدْ يُعْرَضُ فِيهِمَا التَّزِينُ وَالرِّبَاءُ.

”حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (اپنے بھائی کے) پیٹھ پیچھے دعائے خیر کرنا (اس کی) زیارت اور ملاقات سے افضل ہے کیونکہ ان دونوں میں کبھی تکلف اور ریا کا عمل دخل ہوتا ہے۔“

۲۳/۲۳. قِيلَ: مَرَّ مُوسَى عليه السلام بِرَجُلٍ يَدْعُو وَيَتَضَرَّعُ، فَقَالَ مُوسَى عليه السلام: إِلَهِي، لَوْ كَانَتْ حَاجَتُهُ بِيَدَيَّ قَضَيْتُهَا، فَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِ: أَنَا أَرْحَمُ

۲۱: أخرجه الإمام القسطلاني في المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، ۳/۳۵۰۔

۲۲: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى/ ۴۴۔

۲۳: أخرجه القشيري في الرسالة/ ۲۶۷۔

بِهِ مِنْكَ، وَلَكِنَّهُ يَدْعُونِي، وَلَهُ عَنَّمْ، وَقَلْبُهُ عِنْدَ عَنَمِهِ، وَإِنِّي لَا أُسْتَجِيبُ لِعَبْدٍ
يَدْعُونِي وَقَلْبُهُ عِنْدَ غَيْرِي. فَذَكَرَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلرَّجُلِ ذَلِكَ، فَأَنْقَطَعَ إِلَى
اللَّهِ تَعَالَى بِقَلْبِهِ فَقَضِيَتْ حَاجَتُهُ.

”مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک شخص کے پاس سے گزرے جو دعا کر رہا
تھا اور گڑگڑا رہا تھا، یہ دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: یا الہی! اگر اس کی حاجت میرے
پاس ہوتی تو میں پوری کر دیتا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ
اے موسیٰ! میں تم سے زیادہ اس پر رحم کرنے والا ہوں مگر وہ پکارتا مجھے ہے اور دل اس کا
اپنی بکریوں کے پاس ہوتا ہے اور میں کسی ایسے بندے کی دعا قبول نہیں کرتا جس کا دل
میرے سوا کسی اور کے پاس ہو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ بات اس شخص سے بیان فرمائی
پھر اس نے ہر طرف سے تعلق توڑ کر خالص اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر دل سے دعا کی تو
اس کی حاجت پوری فرما دی گئی۔“

۲۴/۲۴. قَالَ الْأُسْتَاذُ الشَّيْخُ أَبُو عَلِيٍّ الدَّقَاقُ رَحِمَهُ اللَّهُ: الدُّعَاءُ
مِفْتَاحُ الْحَاجَةِ، وَمُسْتَرَوْحُ أَصْحَابِ الْفَاقَاتِ، وَمَلَجَأُ الْمُضْطَرِّينَ،
وَمُتَنَفِّسُ ذَوِي الْمَآرِبِ.

”اُستاد ابوعلی دقاق رحمہ اللہ نے فرمایا: دعاء قضائے حاجات کی چابی ہے اور
فاقہ مستوں کے لئے راحت کا سبب ہے۔ مجبوروں کے لئے جائے پناہ ہے اور حاجت
مندوں کے لئے آرام گاہ (یعنی سکون کا سانس لینے) کا سبب ہے۔“

۲۵/۲۵. قَالَ سَهْلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَحِمَهُ اللَّهُ: خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى الْخَلْقَ،

۲۴: أخرجه القشيري في الرسالة/ ۲۶۴ -

۲۵: أخرجه القشيري في الرسالة/ ۲۶۴ -

وَقَالَ: نَاجُونِي، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَاَنْظُرُوا إِلَيَّ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَاسْمَعُوا مِنِّي، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَكُونُوا بِيَابِي، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَانْزِلُوا حَاجَاتِكُمْ بِي.

”حضرت سہل بن عبد اللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کر کے فرمایا: مجھ سے باتیں کرو، اگر یہ نہ کر سکو تو میری طرف دیکھو، اگر یہ بھی نہ کر سکو تو میری بات سنو، اگر یہ بھی نہ کر سکو تو میرے دروازے پر رہو اور اگر یہ بھی نہ کر سکو تو دعا کی صورت میں میرے پاس اپنی ضرورتوں کو لاؤ۔“

۲۶/۲۶. قَالَ أَبُو حَازِمٍ الْأَعْرَجُ رَحِمَهُ اللَّهُ: لِأَنَّ أُحْرَمَ الدُّعَاءِ أَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ أَنْ أُحْرَمَ الْإِجَابَةَ.

”حضرت ابو حازم رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر میں دعا سے محروم کر دیا جاؤں تو یہ میرے لئے زیادہ ناگوار ہوگا بہ نسبت اس بات کے کہ میں مقبولیت دعا سے محروم کر دیا جاؤں۔“

۲۷/۲۷. يُرَوَّى أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ رَحِمَهُ اللَّهُ رَأَى الْحَقَّ سُبْحَانَهُ فِي مَنَامِهِ، فَقَالَ: إِلَهِي: كَمْ أَدْعُوكَ وَلَا تُجِيبُنِي؟ فَقَالَ: يَا يَحْيَى، لِأَنِّي أَحِبُّ أَنْ أَسْمَعَ صَوْتَكَ.

”بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت یحییٰ بن سعید قطان نے خواب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا اور عرض کیا: یا الہی! میں تجھے کتنا پکارتا ہوں حالانکہ تو میری پکار کا جواب عطا نہیں فرماتا؟ جواب ملا: اے یحییٰ! یہ اس لئے ہے کہ میں تیری آواز سننا پسند کرتا ہوں۔“

۲۶: أخرجه القشيري في الرسالة/ ۲۶۵ -

۲۷: أخرجه القشيري في الرسالة/ ۲۶۵ -

۲۸/۲۸. قَالَ يَحْيَى بْنُ مُعَاذٍ رَحِمَهُ اللَّهُ: إِلَهِي، كَيْفَ أَدْعُوكَ وَأَنَا

عَاصٍ؟ وَكَيْفَ لَا أَدْعُوكَ وَأَنْتَ كَرِيمٌ؟

”حضرت یحییٰ بن معاذ رَحِمَهُ اللہ نے فرمایا: اے اللہ! میں تجھے کیسے پکاروں؟ جبکہ میں نافرمان ہوں اور تمہیں کیونکر نہ پکاروں؟ جبکہ تو کریم ہے۔“

۲۹/۲۹. قَالَ الْأَسْتَاذُ أَبُو عَلِيٍّ الدَّقَّاقُ رَحِمَهُ اللَّهُ: إِذَا بَكَى الْمُذْنِبُ

فَقَدْ رَأَسَلَ اللَّهُ ﷻ.

”استاد ابو علی دقاق رَحِمَهُ اللہ نے فرمایا: جب گنہگار روتا ہے تو یوں سمجھو کہ اس نے اللہ تعالیٰ تک اپنا پیغام پہنچا دیا۔“

۲۸: أخرجه القشيري في الرسالة/ ۲۶۷ -

۲۹: أخرجه القشيري في الرسالة/ ۲۷۰ -

بَابُ فِي الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَاتِ

﴿فرض نمازوں کے بعد دعا کرنے کا بیان﴾

۱/۳۰. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ؟ قَالَ: جَوْفَ اللَّيْلِ الْآخِرِ، وَذُبُرَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَاتِ.
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا گیا: (یا رسول اللہ!) کس وقت کی دعا زیادہ سنی جاتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: رات کے آخری حصے میں (کی گئی دعا) اور فرض نمازوں کے بعد (کی گئی دعا جلد قبول ہوتی ہے)۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور عبد الرزاق نے بیان کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

۲/۳۱. عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ سَعْدُ رضی اللہ عنہ يُعَلِّمُ بَنِيهِ

- ۱: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب (۷۹)، ۵/۵۲۶، الرقم: ۳۴۹۹، والنسائی فی السنن الکبریٰ، ۳۲/۶، الرقم: ۹۹۳۶، وعبد الرزاق فی المصنف، ۲/۴۲۴، الرقم: ۳۹۴۴، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۳/۳۷۰، الرقم: ۳۴۲۸، وأيضاً فی مسند الشامیین، ۱/۵۵۴، الرقم: ۸۰۳، والبیہقی فی السنن الصغریٰ، ۱/۴۷۷، الرقم: ۸۳۹، ۸۴۰۔
- ۲: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب الجہاد والسير، باب ما يتعوذ من —

هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ، كَمَا يَعْلَمُ الْمُعَلِّمُ الْعِلْمَانَ الْكِتَابَةَ، وَيَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُمْ دُبْرَ الصَّلَاةِ: اَللّٰهُمَّ، اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ
الْجُبْنِ، وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلَى اَرْضِلِ الْعُمْرِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ
الدُّنْيَا، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. فَحَدَّثْتُ بِهِ مُصْعَبًا ؓ فَصَدَّقَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ.

”حضرت عمرو بن میمون الأودی ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی
وقاص ؓ اپنے صاحبزادوں کو ان کلمات کی یوں تعلیم دیا کرتے جیسے استاد بچوں کو لکھنا
سکھاتا ہے اور فرماتے: بیشک رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے اللہ
تعالیٰ کی پناہ طلب کیا کرتے تھے (آپ ﷺ فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ
الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلَى اَرْضِلِ الْعُمْرِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَاَعُوْذُ
بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ﴾) (اے اللہ! میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں ذلت کی
زندگی کی طرف لوٹائے جانے (یعنی بڑھاپے) سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دنیا کے فتنے
سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور عذابِ قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔) (حضرت عمرو بن میمون
بیان کرتے ہیں) جب میں نے یہ حدیث حضرت مصعب (بن سعد) ؓ کے سامنے بیان

..... الجُبْنِ، ۱۰۳۸/۳، الرقم: ۲۶۶۷، وأيضًا في كتاب الدعوات، باب التَّعَوُّذِ
من عذاب القبر، ۲۳۴۱/۵، الرقم: ۶۰۰۴، والتِّرْمِذِيُّ في السنن، كتاب
الدَّعَوَاتِ، باب في دعاء النَّبِيِّ ﷺ وتَعَوُّذِهِ في دُبْرِ كُلِّ صَلَاةٍ، ۵/۶۲،
الرقم: ۳۵۶۷، والنَّسَائِيُّ في السنن، كتاب الاستعاذَةِ، باب الاستعاذَةِ من
العجل، ۲۶۷/۸، الرقم: ۵۴۴۷، وابن أبي شَيْبَةَ في المصنّف، ۱۸/۶،
الرقم: ۲۹۱۳۰۔

کی تو انہوں نے بھی اس کی تصدیق فرمائی۔“

یہ حدیث امام بخاری، ترمذی اور نسائی نے روایت کی ہے اور امام ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔

۳/۳۲. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ إِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ: اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وَقَالَ الْإِمَامُ التِّرْمِذِيُّ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ثَوْبَانَ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَالْمَغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رَوَى خَالِدُ الْحَذَّاءُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ نَحْوَ حَدِيثِ عَاصِمٍ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، ۱/ ۴۱، الرقم: ۵۹۲، والترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما يقول إذا أسلم من الصلاة، ۲/ ۹۵، الرقم: ۲۹۸، ۲۹۹، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما يقال بعد التسليم، ۱/ ۲۹۸، الرقم: ۹۲۴، وابن أبي شيبة في المصنف، ۱/ ۲۶۸، الرقم: ۳۰۸۵، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۹/ ۴۰۵، الرقم: ۵۰۱۱، والعسقلاني في فتح الباري، ۲/ ۳۳۶، الرقم: ۸۱۲، وأبو نعيم في المسند المستخرج، ۲/ ۱۸۹، الرقم: ۱۳۱۰، والشوكان في نيل الأوطار، ۲/ ۳۵۲۔

أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بَعْدَ التَّسْلِيمِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ،
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ، لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا
يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. وَرَوِي عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: سُبْحَانَ
رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سلام پھیرنے کے بعد ﴿اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ﴾ پڑھنے کی مقدار کے برابر تشریف فرما ہوتے۔“ اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی نے فرمایا: اس باب میں حضرت ثوبان، ابن عمر، ابن عباس، ابو سعید، ابو ہریرہ اور مغیرہ بن شعبہ ؓ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حضرت خالد الحذاء نے بھی حضرت عائشہ سے مروی حضرت عبد اللہ بن الحارث سے عاصم کی مثل یہ حدیث بیان کی ہے۔ اور حضور نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ، لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہی ہے، اور اسی کے لئے تمام

تعریفیں ہیں اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ! جسے تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روکے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت مند کو تیرے مقابلے میں دولت نفع نہیں دے گی۔ اور حضور نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ سلام پھیرنے کے بعد یہ پڑھا کرتے: ﴿سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (آپ کا رب، جو عزت کا مالک ہے اُن (باتوں) سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں اور (تمام) رسولوں پر سلام ہو اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے)۔“

۴/۳۳. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ أَوْ فِي سُجُودِهِ: اَللّٰهُمَّ، اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ شِمَالِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا أَوْ قَالَ: وَاجْعَلْنِي نُورًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

۴-۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الدعوات، باب الدعاء إذا اتبه بالليل، ۲۳۲۷/۵، الرقم: ۵۹۵۷، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، ۵۲۵/۱، ۵۲۸-۵۲۹، الرقم: ۷۶۳، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب منه (۳۰)، ۴۸۲/۵، الرقم: ۳۴۱۹، والنسائي في السنن، كتاب التطبيق، باب الدعاء في السجود، ۲۱۸/۲، الرقم: ۱۱۲۱، وأيضاً في السنن الكبرى، ۱/۱۶۱، الرقم: ۳۹۷، ۷۰۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۲۸۴، الرقم: ۳۴۳، ۲۵۶۷، ۳۱۹۴، وابن حبان في الصحيح، ۶/۳۶۲، الرقم: ۲۶۳۶، وعبد الرزاق في المصنف، ۲/۴۰۳، —

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز اور سجدہ میں یہ دعا فرماتے: اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے، میرے کانوں میں نور کر دے، میرے دائیں نور کر دے، میرے بائیں نور کر دے، میرے آگے نور کر دے، میرے پیچھے نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے، میرے نیچے نور کر دے، میرے لئے نور کر دے یا فرمایا: مجھے (سرتاپا) نور بنا دے۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۵/۳۴. وفي رواية: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ، اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي لِسَانِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَمِنْ قُوَّتِي نُورًا وَمِنْ تَحْتِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ شِمَالِي نُورًا وَمِنْ بَيْنِ يَدَيَّ نُورًا وَمِنْ خَلْفِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي نَفْسِي نُورًا وَأَعْظِمْ لِي نُورًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

”ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ یوں فرماتے: اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے، میری آنکھوں میں نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے، میرے نیچے نور کر دے، میرے دائیں نور کر دے، میرے بائیں نور کر دے، میرے سامنے نور کر دے،

..... الرقم: ۳۸۶۲، وأبو يعلى في المسند، ۴/۴۲۰، الرقم: ۲۵۴۵، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۱/۴۲۰، الرقم: ۱۲۱۹۱، وأيضاً في المعجم الأوسط، ۱/۱۷، الرقم: ۳۸، و أيضاً في كتاب الدعاء، ۱/۲۴۳، الرقم: ۷۶۱، وابن أبي الدنيا في التهجيد وقيام الليل، إسناده صحيح، ۱/۴۲۱، الرقم: ۳۸۵، وابن إسحاق في شعار أصحاب الحديث، ۱/۶۰، الرقم: ۷۹، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء ۱/۳۴۶، الرقم: ۶۴۲۔

میرے پیچھے نور کر دے اور میرے اندر نور کر دے اور میرے لئے نور کو عظیم کر دے۔“

اسے امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۶/۳۵. وَفِي رَوَايَةٍ عَنْهُ: قَالَ: اَللّٰهُمَّ، اجْعَلْ لِيْ نُورًا فِيْ قَلْبِيْ، وَنُورًا فِيْ قَبْرِیْ، وَنُورًا مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَنُورًا مِنْ خَلْفِيْ، وَنُورًا عَنْ يَمِيْنِيْ، وَنُورًا عَنْ شِمَالِيْ، وَنُورًا مِنْ فَوْقِيْ، وَنُورًا مِنْ تَحْتِيْ، وَنُورًا فِيْ سَمْعِيْ، وَنُورًا فِيْ بَصَرِيْ، وَنُورًا فِيْ شَعْرِيْ، وَنُورًا فِيْ بَشْرِيْ، وَنُورًا فِيْ لَحْمِيْ، وَنُورًا فِيْ دَمِيْ، وَنُورًا فِيْ عِظَامِيْ. اَللّٰهُمَّ، اَعْظِمْ لِيْ نُورًا، وَاَعْظِمْ لِيْ نُورًا، وَاجْعَلْ لِيْ نُورًا الْحَدِيثُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے، میری قبر میں، میرے آگے، پیچھے، دائیں، بائیں، اوپر اور نیچے، نور ہی نور پھیلا دے۔ اے اللہ! میرے کانوں، میری آنکھوں، میرے بالوں، میرے چہرے، میرے گوشت، میرے خون اور میری ہڈیوں میں نور ہی نور بھر دے۔ اے اللہ! میرے لئے نور کو عظیم فرما۔ مجھے نور عطا فرما اور میرے لئے نور بنا دے۔“

اس حدیث کو امام بخاری، مسلم اور ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا

ہے۔

۷/۳۶. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا فَرَغَ

۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب التعوذ من عذاب القبر،

٤٦٣/١، الرقم: ١٣١١، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع

الصلاة، باب ما يستعاذ منه في الصلاة، ٤١٢/١، الرقم: (١٣٠) ٥٨٨،

والترمذي نحوه في السنن، كتاب الدعوات، باب في الاستعاذة، —

أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشْهِيدِ الْآخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ: مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ.
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص آخری تشہد سے فارغ ہو جائے تو چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے: جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کی آزمائش سے اور مسیح دجال کے فتنے سے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے جبکہ مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

وَقَالَ الْعُسْقَلَانِيُّ فِي 'الْفَتْحِ': وَاخْتَلَفَتِ الرَّوَايَةُ هَلْ كَانَ صَلَّى اللہ علیہ وسلم يَقُولُهُ قَبْلَ السَّلَامِ أَوْ بَعْدَهُ فَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ثُمَّ يَكُونُ مِنْ آخِرِ مَا يَقُولُ بَيْنَ التَّشْهِيدِ وَالسَّلَامِ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: وَإِذَا سَلَّمَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ الْخ. وَيُجْمَعُ بَيْنَهُمَا بِحَمْلِ الرَّوَايَةِ الثَّانِيَةِ عَلَى إِرَادَةِ السَّلَامِ لِأَنَّ

..... ۵/۵۸۲، الرقم: ۳۶۰۴، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب ما يقول بعد التشهد، ۱/۲۵۸-۲۵۹، الرقم: ۹۸۳-۹۸۴، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب التعوذ من عذاب القبر، ۴/۱۰۳، الرقم: ۲۰۶۰، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما يقال بعد التشهد والصلاة على النبي صَلَّى اللہ علیہ وسلم، ۱/۲۹۴، الرقم: ۹۰۹۔

مَخْرَجَ الطَّرِيقَيْنِ وَاحِدًا وَأُورِدَهُ ابْنُ حِبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ بِلَفْظٍ:
كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَسَلَّمَ وَهَذَا ظَاهِرٌ فِي أَنَّهُ بَعْدَ السَّلَامِ
وَيَحْتَمِلُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ قَبْلَ السَّلَامِ وَبَعْدَهُ. (۱)

”اور امام عسقلانی نے ’فتح الباری‘ میں فرمایا: اس بارے میں مختلف روایات ہیں کہ کیا آپ ﷺ ایسا سلام سے پہلے فرماتے یا سلام پھیرنے کے بعد، پس امام مسلم کی روایت میں ہے کہ پھر آخری چیز جو آپ ﷺ تشهد اور سلام کے درمیان فرماتے وہ یہ ہے: ﴿اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَغْنَيْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ﴾ (اے اللہ میرے وہ گناہ جو میں نے آگے بھیج دیئے اور جو میں پیچھے چھوڑ آیا اور وہ گناہ جو میں نے چھپ کر کیے، اور جن میں حد سے بڑھ گیا اور جو گناہ میں نے اعلانیہ کئے اور وہ گناہ جو مجھ سے زیادہ تو جانتا ہے (سب) بخش دے۔ بے شک تو ہی آگے لانے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے، اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔) اور امام مسلم ہی کی ایک روایت ہے۔ جب آپ ﷺ سلام پھیر لیتے تو یوں فرماتے: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ الخ۔ ان دونوں روایتوں کے درمیان تطبیق دوسری روایت کے ارادہ سلام پر محمول کر کے کی جائے گی کیونکہ دونوں طرق کا مخرج (یعنی رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس) ایک ہی ہے۔ اور اسی حدیث کو امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں ان الفاظ کے ساتھ وارد کیا ہے کہ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہو جاتے اور سلام پھیر لیتے (تو یہ دعا فرماتے) اور یہ اس چیز میں ظاہر ہے کہ

(۱) قاله العسقلاني في فتح الباري، ۱۱/۱۹۸، ونحوه الصنعاني في سبل

یہ سلام کے بعد ہے، اور یہاں اس چیز کا بھی احتمال ہے کہ آپ ﷺ ایسا سلام پھیرنے سے پہلے بھی اور بعد میں بھی فرماتے ہوں۔“

۸/۳۷. عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: عَلَّمَنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي. قَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اَنْتَ فَاعْفُرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيْمُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو بکر الصديق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: (یا رسول اللہ!) مجھے ایسے کلمات سکھا دیں جس کے ذریعے میں اپنی نماز میں دعا کیا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یوں کہا کرو: ﴿اَللّٰهُمَّ اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اَنْتَ فَاعْفُرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيْمُ﴾ (اے اللہ! میں نے اپنے اوپر بہت ظلم کیا۔ گناہ صرف تو ہی بخشتا ہے۔ مجھے اپنی بارگاہ سے بخشش عطا فرما دے اور مجھ پر رحم فرما، یقیناً تو بخشنے والا نہایت مہربان ہے)۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب صفة الصلاة، باب الدعاء قبل السلام، ۲۸۶/۱، الرقم: ۷۹۹، وأيضاً في كتاب الدعوات، باب الدعاء في الصلاة، ۲۳۳۱/۵، الرقم: ۵۹۶۷، ومسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب استحباب خفض الصوت بالذكر، ۲۰۷۸/۴، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب (۹۷)، ۵۴۳/۵، الرقم: ۳۵۳۱، وقال: هذا حديث حسن، والنسائي في السنن، كتاب السهو، باب نوع آخر من الدعاء، ۵۳/۳، الرقم: ۱۳۰۲، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب دعاء رسول الله ﷺ، ۱۲۶۱/۲، الرقم: ۳۸۳۵۔

۹/۳۸. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَتَانِي اللَّيْلَةَ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلْ: اَللّٰهُمَّ، اِنِّیْ اَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ، وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُونٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَمَالِكٌ وَأَحْمَدُ، وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آج رات میرا رب میرے پاس نہایت احسن صورت میں آیا اور مجھ سے فرمایا: اے محمد! جب آپ نماز ادا کر چکیں تو یہ دعا مانگیں: ﴿اَللّٰهُمَّ، اِنِّیْ اَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ، وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُونٍ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے اچھے اعمال کے اپنانے، برے اعمال کو چھوڑنے اور مساکین کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور جب تو اپنے بندوں کو آزمانے کا ارادہ کرے تو مجھے اس سے پہلے ہی بغیر آزمائے اپنے پاس بلا لے)۔“

اسے امام ترمذی، مالک اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے اسے حسن حدیث کہا ہے اور امام حاکم نے صحیح کہا ہے۔

۹: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ ص، ۳۶۶/۵، ۳۶۸، الرقم: ۳۲۳۳، ۳۲۳۵، ومالك فی الموطأ، کتاب القرآن، باب العمل فی الدعاء، ۲۱۸/۱، الرقم: ۵۰۸، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳۶۸/۱، الرقم: ۳۴۸۴، ۲۴۳/۵، الرقم: ۲۲۱۶۲، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۱۰۹/۲۰، الرقم: ۲۱۶، والحاكم فی المستدرک، ۷۰۸/۱، الرقم: ۱۹۳۲۔

۱۰/۳۹. عَنْ شَدَادِ بْنِ أَوْسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ، وَالْعَزِیْمَةَ عَلٰی الرُّشْدِ، وَاَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَاَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِیْمًا، وَلِسَانًا صَادِقًا وَاَسْأَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ.

رواہ الترمذی والنسائی واللفظ لہ وأحمد وابن أبي شیبۃ وابن حبان وصححہ. وحسنہ ابن حجر فی 'نتائج الأفكار'.

”حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز میں (یہ) دعا فرماتے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَالْعَزِیْمَةَ عَلٰی الرُّشْدِ وَاَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِیْمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَاَسْأَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ (اے میرے پروردگار! میں ہر کام میں تجھ سے استقامت اور ہدایت پر عزیمت کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے تیری نعمت پر شکر ادا کرنے اور تیری احسن طریقے سے تیری عبادت کی توفیق کا سوال کرتا ہوں، اور میں تجھ سے قلب سلیم اور سچ بولنے والی زبان کا سوال کرتا

- ۱۰: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الدعوات، باب (۲۳) منه، ۴۷۶/۵، الرقم: ۳۴۰۷، والنسائی فی السنن، کتاب السهو، باب نوع آخر من الدعاء، ۵۴/۳، الرقم: ۱۳۰۴، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۱۲۵/۴، الرقم: ۱۷۱۷۳، وابن أبي شیبۃ فی المصنف، ۴۶/۶، الرقم: ۲۹۳۵۸، وابن حبان فی الصحيح، ۳۱۰/۵، الرقم: ۱۹۷۴، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۲۹۴/۷، الرقم: ۷۱۷۹، وأيضًا فی الدعاء ۲۰۰/۱، الرقم: ۶۲۶، والعسقلانی فی نتائج الأفكار، ۷۴/۳۔

ہوں اور ہر اس خیر کا سوال کرتا ہوں جو تیرے علم میں ہے اور ہر اس برائی سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں جو تیرے علم میں ہے۔ اور میں تجھ سے ہی مغفرت اور بخشش مانگتا ہوں جسے تو جانتا ہے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی نے مذکورہ الفاظ میں، احمد، ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے روایت کیا اور صحیح قرار دیا ہے اور امام ابن حجر نے بھی ’نتائج الافکار‘ میں اسے حسن قرار دیا ہے۔

١١/٤٠. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِهِ يَوْمَئِذٍ قَال: يَا مُعَاذُ، إِنِّي لِأُحِبَّكَ. فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ: يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَأَنَا، وَاللَّهِ، أُحِبُّكَ. قَالَ: أَوْصِيكَ يَا مُعَاذُ، لَا تَدْعَنَّ فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ أَنْ تَقُولَ: اَللّٰهُمَّ، اَعْنِي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَحْمَدُ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

”حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک دن

- ١١: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في الاستغفار، ٨٦/٢، الرقم: ١٥٢٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٣٢/٦، الرقم: ٩٩٣٧، وأيضاً في عمل اليوم والليلة، ١٨٧/١، الرقم: ١٠٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٤٤/٥، الرقم: ٢٢١٧٢، والبخاري في المسند، ١٠٤/٧، الرقم: ٢٦٦١، وابن حبان في الصحيح، ٣٦٥/٥، الرقم: ٢٠٢١، والطبراني في المعجم الكبير، ٦٠/٢٠، الرقم: ١١٠، والحاكم في المستدرک، ٤٠٧/١، الرقم: ١٠١٠۔

ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، بخدا! میں بھی آپ سے (اپنی جان سے بڑھ کر) محبت کرتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا مانگنا ہرگز نہ چھوڑنا: ﴿اللَّهُمَّ، اَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ﴾ (اے اللہ! تیرے ذکر، تیرے شکر اور احسن طریقے سے تیری عبادت کی ادائیگی میں میری مدد فرما)۔“

اسے امام ابو داود، نسائی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے اسے بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح کہا ہے۔

۱۲/۴۱. عَنْ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّى بِنَا إِمَامٌ لَنَا يُكْنَى أَبَا رِمَّةَ فَقَالَ: صَلَّيْتُ هَذِهِ الصَّلَاةَ أَوْ مِثْلَ هَذِهِ الصَّلَاةِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُومَانِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ عَنْ يَمِينِهِ وَكَانَ رَجُلٌ قَدْ شَهِدَ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ فَصَلَّى نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى رَأَيْنَا بَيَاضَ خَدَيْهِ، ثُمَّ انْفَتَلَ كَانِفَتَالِ أَبِي رِمَّةَ يَعْنِي نَفْسَهُ فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِي أَدْرَكَ مَعَهُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ يَشْفَعُ، فَوُتِبَ إِلَيْهِ عُمَرُ فَأَخَذَ بِمَنْكِبِهِ فَهَزَّهُ ثُمَّ قَالَ: اجْلِسْ فَإِنَّهُ

۱۲: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في الرجل يتطوع في مكانه الذي صلى فيه المكتوبة، ۱/۲۶۴، الرقم: ۱۰۰۷، والحاكم في المستدرک، ۱/۴۰۳، الرقم: ۹۹۶، والطبرانی في المعجم الأوسط، ۲/۳۱۶، الرقم: ۲۰۸۸، والبيهقي في السنن الصغرى، ۱/۳۹۵، الرقم: ۶۷۵، وأيضاً في السنن الكبرى، ۲/۱۹۰، الرقم: ۲۸۶۷۔

لَمْ يَهْلِكْ أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ صَلَوَاتِهِمْ فَصْلٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ بَصَرَهُ فَقَالَ: أَصَابَ اللَّهُ بِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

”حضرت ازرق بن قیس ؓ کا بیان ہے کہ ایک (صحابی) امام نے ہمیں نماز پڑھائی جن کی کنیت حضرت ابو رمحہ ؓ تھی، انھوں نے فرمایا: میں نے یہ نماز یا اس جیسی نماز حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پڑھی ہے۔ (پھر انہوں نے اس نماز کی کیفیت بیان کرتے ہوئے) فرمایا: حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما پہلی صف میں دائیں جانب کھڑے تھے اور ایک آدمی نماز کی تکبیر اولیٰ میں آ شامل ہوا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھالی دائیں جانب سلام پھیرا، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے رخساروں کی سفیدی ہم نے دیکھی۔ پھر ایسے ہی مڑے جیسے ابو رمحہ مڑے ہیں یعنی وہ خود۔ پس جو شخص تکبیر اولیٰ میں آ کر شامل ہوا تھا کھڑا ہو کر دو گنا پڑھنے لگا تو حضرت عمر ؓ اس کی طرف جھپٹے اور اسے کندھوں سے پکڑ کر ہلایا پھر فرمایا: بیٹھ جاؤ کیونکہ اہل کتاب صرف اس وجہ سے ہلاک ہوئے کہ ان کی نمازوں کے درمیان وقفہ نہیں ہوتا تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے نگاہ مبارک اٹھا کر انہیں دیکھا اور فرمایا: اے ابن خطاب! اللہ تعالیٰ نے تمہیں صحیح بات کہنے کی توفیق مرحمت فرمائی ہے۔“

اس حدیث کو امام ابو داود، حاکم، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

۱۳/۴۲. عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِرَجُلٍ: كَيْفَ تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: أَتَشْهَدُ وَأَقُولُ: اَللّٰهُمَّ

۱۳: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في تخفيف الصلاة، —

إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ أَمَا إِنِّي لَا أَحْسِنُ دُنْدُنَتَكَ وَلَا دُنْدَنَةَ^(۱) مُعَاذٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: حَوْلَهَا تُدْنِدُنُ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ، وَقَالَ الْكِنَانِيُّ: هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

”حضرت ابو صالح نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا: تم نماز میں کیا کہتے ہو؟ اس نے عرض کیا: میں تشهد پڑھتا ہوں اور یہ کہتا ہوں: ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں اور جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔) لیکن مجھے آپ کی اور حضرت معاذ کی دعا کا پتہ نہیں لگتا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم بھی اسی کے ارد گرد دعا مانگتے ہیں۔“

اس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ، احمد اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔ امام کنانی نے فرمایا: اس کی سند صحیح اور رجال ثقہ ہیں۔

..... ۱/۲۱۰، الرقم: ۷۹۲، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما يقال بعد التشهد والصلاة على النبي ﷺ، ۱/۲۹۵، الرقم: ۹۱۰، وأيضًا في كتاب الدعاء، باب الجوامع من الدعاء، ۲/۱۲۶۴، الرقم: ۳۸۴۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۴۷۴، الرقم: ۱۵۳۹۳، وابن خزيمة في الصحيح، ۱/۳۵۸، الرقم: ۷۲۵، وابن حبان في الصحيح، ۳/۱۴۹، الرقم: ۸۶۸، والبيهقي في السنن الصغرى، ۱/۲۸۲، الرقم: ۴۶۷، والكناني في مصباح الزجاجة، ۱/۱۱۲، الرقم: ۳۳۵۔

(۱) قال ابن خزيمة: قال أبو بكر: الدندنة: الكلام الذي لا يفهم۔

۳/۴۱. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَلَّمَ مِنْ الصَّلَاةِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ جب نماز سے سلام پھیرتے تو (یہ) دعا فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ﴾ (اے اللہ! بخش دے جو میں نے پہلے کیا اور جو بعد میں کروں گا اور جو میں نے چھپا کر کیا اور جو اعلانیہ کیا اور جو میں نے اسراف کیا جسے تو میری نسبت زیادہ جانتا ہے تو آگے بڑھانے والا اور پیچھے ہٹانے والا ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے)۔“ اس حدیث کو امام ابو داود، احمد، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۴/۱۵. عَنْ أَبِي مَرْوَانَ أَنَّ كَعْبَ (الْأَحْبَارَ) رضی اللہ عنہ حَلَفَ لَهُ بِاللَّهِ الَّذِي

۱۴: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب ما يقول الرجل إذا أسلم، ۸۳/۲، الرقم: ۱۵۰۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۹۴/۱، ۱۰۲، الرقم: ۷۲۹، ۸۰۳، وابن خزيمة في الصحيح، ۳۵۸/۱، ۳۶۶، الرقم: ۷۲۳-۷۴۳، وابن حبان في الصحيح، ۲۹۷/۵، الرقم: ۱۹۶۶، ۲۰۲۵، والطيالسي في المسند، ۲۲/۱، الرقم: ۱۵۲، والبخاري في المسند، ۱۶۸/۲، الرقم: ۵۳۶، والدارقطني في السنن، ۲۹۶/۱، الرقم: ۱، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳۲/۲، ۱۸۵، الرقم: ۲۱۷۲، ۲۸۴۲۔

۱۵: أخرجه النسائي في السنن، كتاب السهو، باب نوع آخر من الدعاء وعند الانصراف من الصلاة، ۷۳/۳، الرقم: ۱۳۴۶، وأيضاً في السنن الكبرى، ۴۰۰/۱، الرقم: ۱۲۶۹، وابن خزيمة في الصحيح، ۳۶۶/۱، الرقم: —

فَلَقَ الْبَحْرَ لِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّا نَجِدُ فِي الثُّورَةِ أَنَّ دَاوُدَ نَبِيَّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، اَصْلِحْ لِي دِيْنِي الَّذِي جَعَلْتَهُ لِي عِصْمَةً وَاَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي جَعَلْتَ فِيْهَا مَعَاشِي، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَاَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نِقْمَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيٍّ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. وَحَدَّثَنِي كَعْبٌ أَنَّ صَهْبِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَانَ يَقُولُهُنَّ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنْ صَلَاتِهِ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ خُرَيْمَةَ وَالطَّبْرَانِيُّ، وَقَالَ الْمُقَدِّسِيُّ: إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

”مروان سے روایت ہے کہ ان کی موجودگی میں حضرت کعب (احبار) ﷺ نے حلف اٹھایا کہ اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے دریا کو چیر دیا! ہم نے تورات میں (یہ لکھا) پایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داود علیہ السلام جب نماز سے فارغ ہوتے تو یوں دعا فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِي دِيْنِي الَّذِي جَعَلْتَهُ لِي عِصْمَةً وَاَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي جَعَلْتَ فِيْهَا مَعَاشِي، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَاَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نِقْمَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيٍّ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ﴾ (اے اللہ! وہ دین جس سے میرا بچاؤ ہے اسے درست فرما دے اور میری دنیا، جس میں میرا رزق ہے اس کی اصلاح فرما۔ اے اللہ! میں تیرے غضب سے تیری رضامندی کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ اور تیرے عذاب سے تیری بخشش کی پناہ مانگتا ہوں۔ تو جو کچھ عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے

..... ۷۴۵، والطبراني في المعجم الكبير، ۳۳/۸، الرقم: ۷۲۹۸، والمقدسي

في الأحاديث المختارة، ۶۵/۸، الرقم: ۵۹۔

اسے کوئی دینے والا نہیں ہے۔ اور مال دار کا مال تیرے نزدیک کسی کام نہ آئے گا۔ مروان نے کہا کہ مجھ سے حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہیں حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ادا فرما لیتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہ کلمات ارشاد فرمایا کرتے تھے،‘
اس حدیث کو امام نسائی، ابن خزیمہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام مقدسی نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۵/۴۶۱. عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: صَلَّى بِنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا صَلَاةً فَأَوْجَزَ فِيهَا فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ: لَقَدْ خَفَفْتَ أَوْ أَوْجَزْتَ^(۱) الصَّلَاةَ فَقَالَ: أَمَّا عَلَى ذَلِكَ فَقَدْ دَعَوْتُ فِيهَا بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ هُوَ أَبِي غَيْرَ أَنَّهُ كَنَى عَنْ نَفْسِهِ فَسَأَلَهُ عَنِ الدُّعَاءِ ثُمَّ جَاءَ فَأَخْبَرَ بِهِ الْقَوْمَ: اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبِ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي، اَللّٰهُمَّ وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتِكَ فِي

۱۶: أخرجه النسائي في السنن، كتاب السهو، باب (۶۲) نوع آخر، ۵۴/۳، الرقم: ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، وأيضاً في السنن الكبرى، ۱/۳۸۸، الرقم: ۱۲۲۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۲۶۴، الرقم: ۱۸۳۵۱، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۴۵، الرقم: ۲۹۳۴۸، وابن حبان في الصحيح، ۵/۳۰۴، الرقم: ۱۹۷۱، والبخاري في المسند، ۴/۲۲۸-۲۳۰، الرقم: ۱۳۹۲-۱۳۹۳، والحاكم في المستدرک، ۱/۷۰۵، الرقم: ۱۹۲۳، والطبراني في الدعاء، ۱/۱۹۹، الرقم: ۶۲۴، والشوکانی فی نیل الأوطار، ۲/۳۳۳۔

(۱) الإيجاز: التخفيف

الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ،
وَأَسْأَلُكَ الْقُصْدَ^(۱) فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى، وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ^(۲)،
وَأَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقُطُ، وَأَسْأَلُكَ الرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَاءِ،
وَأَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ
وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ ضَرَاءٍ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اَللّٰهُمَّ زَيِّنَا
بِزِينَةِ الْإِيمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِينَ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حَبَّانَ وَابْنُ جَرَرٍ، وَقَالَ
الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَقَالَ الشُّوْكَانِيُّ: رَجُلٌ إِسْنَادُهُ ثِقَاتٌ.

”حضرت عطا بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمار بن
یاسر رضی اللہ عنہما نے ہمیں نماز پڑھائی تو انہوں نے مختصر نماز پڑھائی بعض لوگوں نے عرض
کیا: آپ نے ہلکی یا مختصر نماز ادا کی ہے۔ انہوں نے فرمایا: اس کے باوجود کہ میں نے
اپنی نماز میں بعض دعائیں پڑھیں جنہیں میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے۔ جب
وہ کھڑے ہوئے تو ایک شخص ان کے پیچھے گیا عطا نے کہا وہ میرے والد تھے لیکن انہوں
نے اپنا نام پوشیدہ رکھا۔ اور ان سے وہ دعا دریافت کی پھر واپس آئے اور لوگوں کو بتایا کہ
وہ دعا یہ تھی: ﴿اَللّٰهُمَّ بَعْلَمِكَ الْغَيْبَ وَقُدِّرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اُخْبِنِي مَا عَلِمْتَ
الْحَيَاةَ خَيْرًا لِّي وَتَوَفَّنِي اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّي﴾، اَللّٰهُمَّ وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ
فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَأَسْأَلُكَ
الْقُصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى، وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ، وَأَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقُطُ،

(۱) القصد: التوسط في الأمور بلا إفراط أو تفريط

(۲) ينفد: ينتهي

وَأَسْأَلُكَ الرَّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَأَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ ضَرَاءٍ مُضِرَّةٍ وَلَا فَتَنَةٍ مُضِلَّةٍ، اَللّٰهُمَّ زَيِّنَا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدًى مُّهْتَدِينَ ﴿۱﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم غیب اور تیری قدرت کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں جو تجھے مخلوقات پر ہے۔ تو جب تک میرے لئے زندگی کو اچھا اور بہتر سمجھے مجھے زندہ رکھ اور جب تو میرے لئے موت کو بہتر سمجھے تو مجھے موت عطا کر دے۔ یا اللہ! میں تجھ سے ظاہر اور باطن میں تیری خشیات کا طلبگار ہوں اور تجھ سے خوشی اور غمی ہر دو حالتوں میں حکمت سے لبریز سچ بولنے کی توفیق طلب کرتا ہوں۔ اور میں تجھ سے فقر اور غنی ہر دو حالتوں میں میانہ روی کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو۔ اور ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو۔ اور میں تجھ سے تیرے فیصلوں پر تیری رضا مندی کا طالب ہوں اور تجھ سے موت کے بعد راحت اور آسائش کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے بغیر نقصان اور گمراہ کن فتنہ کے تیرے دیدار کی لذت اور شوقِ ملاقات و حاضری کا طلبگار ہوں۔ اور اے اللہ! میں اس مصیبت سے پناہ مانگتا ہوں جس پر صبر نہ ہو سکے اور اس فساد سے جو انسان کو گمراہ کر دے۔ اے اللہ! ہمیں ایمان کی زیبائش سے آراستہ فرما اور ہمیں ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے)۔“

اس حدیث کو امام نسائی، احمد، ابن ابی شیبہ، ابن حبان اور بزار نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ اور امام شوکانی نے فرمایا: اس حدیث کی سند کے رجال ثقہ ہیں۔

۱۷/۴۶. عَنْ زَادَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: سَمِعْتُ

۱۷: أخرجه النسائي في السنن، كتاب عمل اليوم والليلة، باب ثواب من قرأ آية

الكرسي دبر كل صلاة، ۶/ ۳۱، الرقم: ۹۹۳۱۔

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي ذُبْرِ الصَّلَاةِ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ. حَتَّى بَلَغَ مِائَةَ مَرَّةٍ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

”حضرت زاذان بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایک انصاری شخص نے کہا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرض نماز کے بعد فرماتے ہوئے سنا: ﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ﴾ (اے اللہ مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما، بے شک تو بہت توبہ قبول فرمانے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔) یہاں تک کہ آپ ﷺ نے سو مرتبہ یہ کلمات ادا فرمائے۔“ اسے امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱۸/۴۷. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ حِينَ يُسَلِّمُ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز کے بعد یہ دعا فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے علم نافع، رزق حلال اور عمل مقبول کا سوال کرتا ہوں)۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، نسائی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۸: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما يقال بعد التسليم، ۱/۲۹۸، الرقم: ۹۲۵، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/۳۱، الرقم: ۹۹۳۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶/۲۹۴، الرقم: ۲۶۵۶۴، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۳، الرقم: ۲۹۲۶۵۔

۱۹/۴۸. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ بَسَطَ كَفَّيْهِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثُمَّ يَقُولُ: ﴿اللَّهُمَّ إِلَهِي، وَإِلَهَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ، وَإِلَهَ جَبْرِئِلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَسْأَلُكَ أَنْ تَسْتَجِيبَ دَعْوَتِي، فَإِنِّي مُضْطَرٌّ، وَتَعْصِمَنِي فِي دِينِي، فَإِنِّي مُبْتَلَى، وَتَنَالِنِي بِرَحْمَتِكَ، فَإِنِّي مُذْنَبٌ، وَتَنفِي عَنِّي الْفَقْرَ، فَإِنِّي مُتَمَسِّكٌ﴾ إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يَرُدَّ يَدَيْهِ خَائِبَتَيْنِ.

رَوَاهُ ابْنُ السُّنَنِ وَابْنُ عَسَاكَرَ وَالدَّيْلَمِيُّ وَالْهِنْدِيُّ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی بھی بندہ (مومن) ایسا نہیں جو ہر نماز کے بعد اپنی ہتھیلیاں (دعا کے لئے) پھیلاتا ہے پھر یہ کہتا ہے: ﴿اللَّهُمَّ إِلَهِي، وَإِلَهَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ، وَإِلَهَ جَبْرِئِلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَسْأَلُكَ أَنْ تَسْتَجِيبَ دَعْوَتِي، فَإِنِّي مُضْطَرٌّ، وَتَعْصِمَنِي فِي دِينِي، فَإِنِّي مُبْتَلَى، وَتَنَالِنِي بِرَحْمَتِكَ، فَإِنِّي مُذْنَبٌ، وَتَنفِي عَنِّي الْفَقْرَ، فَإِنِّي مُتَمَسِّكٌ﴾ (اے میرے اللہ! اے میرے اور حضرت ابراہیم، اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کے معبود اور حضرت جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کے معبود، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری دعا قبول فرما کیونکہ میں مجبور ہوں اور تو مجھے میرے دین میں محفوظ رکھ کیونکہ میں آزمائش میں ہوں اور تو مجھے اپنی رحمت سے حصہ وافر عطا فرما کیونکہ میں گنہگار ہوں اور مجھ سے فقر کو دور فرما کیونکہ میں ایک مسکین ہوں۔)

۱۹: أخرجه ابن السُّنَنِ في عمل اليوم واللييلة، ۵۲/۱، الرقم: ۱۳۹، وابن عساكر

في تاريخ مدينة دمشق، ۳۸۳/۱۶، والديلمي في مسند الفردوس،

۴۸۱/۱، الرقم: ۱۹۷۰، والهندي في كنز العمال، ۱۳۴/۲، الرقم:

۳۴۷۵، والمباركفوري في تحفة الأحموزي، ۱۷۱/۲۔

پھر اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ کرم پر لے لیتا ہے اور اس کے ہاتھوں کو ناکام واپس نہیں لوٹاتا۔“
 اس حدیث کو امام ابن السنی، ابن عساکر، دیلمی اور ہندی نے روایت کیا ہے۔
 ۲۰/۴۹۔ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا صَلَّيْتُ خَلْفَ نَبِيِّكُمْ ﷺ إِلَّا سَمِعْتُهُ حِينَ يَنْصَرِفُ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِيْ خَطَايَايَ وَذُنُوْبِيْ كُلَّهَا، اَللّٰهُمَّ وَاَنْعِشْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَاهْدِنِيْ لِمَصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ، اِنَّهُ لَا يَهْدِيْ لِمَصَالِحِهَا، وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ.
 رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ السُّنِّيِّ.

”حضرت ابو ایوب (انصاری) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جب بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھی (تو دیکھا کہ) آپ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو میں آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنتا: ﴿اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِيْ خَطَايَايَ وَذُنُوْبِيْ كُلَّهَا، اَللّٰهُمَّ وَاَنْعِشْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَاهْدِنِيْ لِمَصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ، اِنَّهُ لَا يَهْدِيْ لِمَصَالِحِهَا، وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ﴾ (اے میرے اللہ! میری تمام خطائیں اور گناہ بخش دے، اے میرے اللہ! مجھے (اپنی عبادت و اطاعت کے لئے) ہشاش بشاش رکھ اور مجھے اپنی آزمائش سے محفوظ رکھ اور مجھے نیک اعمال و اخلاق کی طرف رہنمائی عطا فرما، بیشک نیک اعمال و اخلاق کی طرف ہدایت تیرے سوا کوئی نہیں دیتا اور بُرے اعمال و اخلاق سے تیرے سوا کوئی نہیں بچاتا۔“

۲۰: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ۳۶۵/۱، الرقم: ۶۱۰، وأيضاً في المعجم الأوسط، ۳۶۲/۴، الرقم: ۴۴۴۲، وأيضاً في المعجم الكبير، ۱۲۵/۴، الرقم: ۳۸۷۵، ۲۲۷/۸، الرقم: ۷۸۹۳، والحاكم في المستدرک، ۵۲۲/۳، الرقم: ۵۹۴۲، وابن السُّنِّي في عمل اليوم واللييلة، ۴۵/۱، الرقم: ۱۱۷، والديلمي في مسند الفردوس، ۴۷۵/۱، الرقم: ۱۹۳۵۔

اس حدیث کو امام طبرانی، حاکم اور ابن اسنی نے روایت کیا ہے۔

۲۱/۵۰. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا دَنَوْتُ مِنْ نَبِيِّكُمْ ﷺ فِي صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ أَوْ تَطَوُّعٍ إِلَّا سَمِعْتُهُ يَدْعُو بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ الدُّعَوَاتِ لَا يَزِيدُ فِيهِنَّ وَلَا يَنْقُصُ مِنْهِنَّ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَخَطَايَايَ، اَللّٰهُمَّ اُنْعِشْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي لِمَا لَكَ مِنَ الصَّالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ فَإِنَّهُ لَا يَهْدِي لِصَالِحِهَا وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

”حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں جب بھی فرض نماز یا نفل نماز میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے کھڑا ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو ان کلمات سے دعا فرماتے ہوئے سنا جن میں آپ ﷺ کوئی کی بیشی نہیں فرماتے تھے (وہ کلمات یہ ہیں): ﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَخَطَايَايَ، اَللّٰهُمَّ اُنْعِشْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي لِمَا لَكَ مِنَ الصَّالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ فَإِنَّهُ لَا يَهْدِي لِصَالِحِهَا وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ﴾ (اے میرے اللہ! میری خطائیں اور گناہ بخش دے، اے میرے اللہ! مجھے (اپنی عبادت اور اطاعت کے لئے) ہشاش بشاش کر دے اور مجھے اپنی آزمائش سے محفوظ رکھ اور مجھے نیک اعمال و اخلاق کی رہنمائی عطا فرما۔ پس بیشک تیرے سوا ان نیک اعمال کی رہنمائی کوئی نہیں کرتا اور نہ ہی تیرے سوا برے اعمال و اخلاق سے کوئی بچاتا ہے۔“

۲۱: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲۰۰/۸، ۲۵۱، الرقم: ۷۸۱۱،

۷۹۸۲، والديلمي في مسند الفردوس، ۴۷۵/۱، الرقم: ۱۹۳۵،

والهشيمي في مجمع الزوائد، ۱۱۲/۱۰، وقال: رواه الطبراني ورجاله

رجال الزبير بن خريق وهو ثقة، والقزويني في التلويح، ۲۵۲/۳،

والمباركفوري في تحفة الأحوذی، ۱۷۰/۲۔

اسے امام طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: اس کے رجال ثقاہت ہیں۔

۲۲/۵۱. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ مَقَامِي بَيْنَ كِتْفَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ إِذَا سَلَّمَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَيْرَ عُمْرِي آخِرَهُ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَوَاتِيمَ عَمَلِي رِضْوَانَكَ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَيْرَ أَيَّامِي يَوْمَ اَلْقَاكَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ السَّنِيِّ وَالدِّيْلَمِيُّ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں (نماز میں) حضور نبی اکرم ﷺ کے عین پیچھے کھڑا ہوا کرتا تھا۔ پس جب آپ ﷺ سلام پھیرتے تو فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَيْرَ عُمْرِي آخِرَهُ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَوَاتِيمَ عَمَلِي رِضْوَانَكَ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَيْرَ أَيَّامِي يَوْمَ اَلْقَاكَ﴾ (اے میرے اللہ! میری عمر کا آخری حصہ بہترین بنا دے، اے میرے اللہ! میرے اعمال کا خاتمہ اپنی رضا پر کر، اے میرے اللہ! میرے دنوں میں سے بہترین دن اسے بنا جس دن میں تیرے ساتھ ملاقات کروں)۔“

اس حدیث کو امام طبرانی، ابن السنی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۲۳/۵۲. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ مُّوَجِّبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمِ مَغْفِرَتِكَ

۲۲: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۱۵۷/۹، الرقم: ۹۴۱۱، وابن السني في عمل اليوم واللية، ۴۶/۱، الرقم: ۱۲۲، والديلمي في مسند الفردوس، ۴۸۰/۱، الرقم: ۱۹۶۲، والهيتمي في مجمع الزوائد، ۱۱۰/۱.

۲۳-۲۵: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، كتاب الصلوات، باب ماذا يقول الرجل إذا انصرف، ۲۶۹/۱، ۲۷۰، الرقم: ۳۰۹۸-۳۰۹۹، ۳۱۰۱.

وَأَسْأَلُكَ الْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِنْهَمٍ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ
الْفُوزَ بِالْجَنَّةِ وَالْحَوَازَ مِنَ النَّارِ، اَللّٰهُمَّ لَا تَدْعُ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا
اِلَّا فَرَجْتَهُ وَلَا حَاجَةً اِلَّا قَضَيْتَهَا. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ مُّوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمِ مَغْفِرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ الْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِنْهَمٍ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الْفُوزَ بِالْجَنَّةِ وَالْحَوَازَ مِنَ النَّارِ، اَللّٰهُمَّ لَا تَدْعُ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَجْتَهُ وَلَا حَاجَةً اِلَّا قَضَيْتَهَا﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے تیری رحمت کو واجب کرنے والی اور تیری مغفرت کو ثابت کرنے والی چیزوں کا سوال کرتا ہوں۔ اور میں تجھ سے ہر نیکی کے اجر اور ہر گناہ سے سلامتی کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے جنت میں کامیابی اور (دوزخ کی) آگ سے درگزر کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرا کوئی گناہ نہ چھوڑ مگر یہ کہ تو نے اسے بخش دیا ہو، اور نہ ہی کوئی غم چھوڑ مگر یہ کہ تو نے اس سے نجات دلادی ہو اور کوئی ایسی حاجت نہ چھوڑ جسے تو نے پورا نہ کر دیا ہو)۔“

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۲۴/۵۳. وفي رواية: عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ حِينَ سَلَّمَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ سلام پھیرنے کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں)۔“ اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۲۵/۵۴۔ وفي رواية: عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ: كَانَ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام إِذَا سَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ وَهُوَ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ.
رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم عليه السلام جب سلام پھیرتے تو اپنا رخ ہماری طرف موڑ کر فرماتے: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ﴾ (اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں)۔“
اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۲۶/۵۵۔ وَقَدْ أَخْرَجَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، وَابْنُ جَرِيرٍ وَابْنُ الْمُنْذِرِ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَابْنُ مَرْدَوَيْهِ مِنْ طُرُقٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ﴾ [الم نشرح، ۹۴: ۷] قَالَ: إِذَا فَرَغْتَ مِنَ الصَّلَاةِ فَانصَبْ فِي الدُّعَاءِ وَاسْأَلِ اللَّهَ وَارْغَبْ إِلَيْهِ.
ذَكَرَهُ ابْنُ جَرِيرٍ وَالسُّيُوطِيُّ.

”امام عبد بن حمید، امام ابن جریر، امام ابن منذر، امام ابن ابی حاتم اور امام ابن مردویہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ﴾ کی تفسیر میں متعدد طرق سے یہ روایت کیا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے: ”اے محبوب! جب آپ نماز سے فارغ ہو جائیں تو دعا میں مشغول ہو جایا کریں

۲۶: أخرجه ابن جرير الطبري في جامع البيان، ۲۳۶/۳، والسُّيُوطِيُّ فِي الدَّرِّ الْمَثُورِ، ۵۵۱/۸، وَالبَيْضاوِيُّ فِي أَنْوَارِ التَّنْزِيلِ، ۵۰۶/۵، وَالشُّوْكَانِيُّ فِي فَتْحِ الْقَدِيرِ، ۴۶۳/۵، وَابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي زَادِ الْمَسِيرِ، ۱۶۶/۹، وَالْأَلُّوسِيُّ فِي رُوحِ الْمَعَانِي، ۱۷۲/۳۰۔

اور اللہ تعالیٰ سے مانگا کریں اور اسی کی طرف (کامل کیسوٹی سے) راغب ہوا کریں۔
اسے امام ابن جریر، طبری اور سیوطی نے ذکر کیا ہے۔

۲۷/۵۶. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ: ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ﴾ مِنَ الصَّلَاةِ ﴿فَانْصَبْ﴾ إِلَى الدُّعَاءِ ﴿وَالِى رِبِّكَ فَارْغَبْ﴾ [الم نشرح، ۹۴: ۷-۸] فِي الْمَسْأَلَةِ. ذَكَرَهُ السَّيُوطِيُّ وَقَالَ: أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي الذِّكْرِ.

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ﴾ یعنی جب آپ نماز سے فارغ ہو جائیں ﴿فَانْصَبْ﴾ تو دعا میں مشغول ہو جائیں ﴿وَالِى رِبِّكَ فَارْغَبْ﴾ اور سوال کرنے میں اپنے رب کی طرف ہی راغب ہوا کریں۔“

اسے امام سیوطی نے ذکر کیا اور فرمایا: امام ابن ابی الدنیا نے اپنی کتاب ’الذکر‘ میں اسے روایت کیا ہے۔

۲۸/۵۷. وَأَخْرَجَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَابْنُ جَرِيرٍ وَابْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ قَتَادَةَ: ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ﴾ [الم نشرح، ۹۴: ۷] قَالَ: إِذَا فَرَغْتَ مِنْ صَلَاتِكَ فَانْصَبْ فِي الدُّعَاءِ. ذَكَرَهُ السَّيُوطِيُّ وَالْجَصَّاصُ.

”امام عبد الرزاق اور امام عبد بن حمید، امام ابن جریر اور امام ابن منذر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ﴾ سے مراد یہ ہے کہ جب اپنی نماز سے فارغ ہو جائیں تو خود کو دعا میں مشغول کر لیں۔“

۲۷: أَخْرَجَهُ السَّيُوطِيُّ فِي الدَّرِّ الْمَشْهُورِ، ۵۵۱/۸، وَالشُّوْكَانِيُّ فِي فَتْحِ الْقَدِيرِ، ۴۶۳/۵۔

۲۸: أَخْرَجَهُ السَّيُوطِيُّ فِي الدَّرِّ الْمَشْهُورِ، ۵۵۲/۸، وَالْجَصَّاصُ فِي أَحْكَامِ الْقُرْآنِ، ۳۷۳/۵، وَالنَّحَّاسُ فِي النَّاسِخِ وَالْمَنْسُوخِ، ۷۷۳/۱۔

اسے امام سیوطی اور جصاص نے ذکر کیا ہے۔

۲۹/۵۸. عَنْ قَتَادَةَ وَالضَّحَّاكِ وَمُقَاتِلٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ﴾ أَيِ إِذَا فَرَغْتَ مِنَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ فَانصَبْ إِلَى رَبِّكَ فِي الدُّعَاءِ وَارْغَبْ إِلَيْهِ فِي الْمَسْأَلَةِ يُعْطِكَ.

رَوَاهُ فَخْرُ الدِّينِ الرَّازِيُّ وَالْبَغَوِيُّ وَالسِّيُوطِيُّ.

”حضرت قتادہ، ضحاک اور مقاتل اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ﴾ کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ اس سے مراد ہے کہ جب آپ ﷺ فرض نماز سے فارغ ہو جائیں تو خود کو اپنے رب کی طرف دعا کرنے میں مشغول کریں اور سوال کرنے (یعنی مانگنے) میں اسی کی طرف راغب ہوں وہ آپ کو عطا فرمائے گا۔“

اسے امام فخر الدین رازی، بغوی اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

۲۹: أخرجه الرازي في التفسير الكبير، ۸/۳۲، والبغوي في معالم التنزيل، ۵۰۳/۴، والسيوطي في الدر المشور، ۵۵/۸، والسمعاني في تفسيره، ۲۵۲/۶، وابن الجوزي في زاد المسير، ۱۶۶/۹، والشوكاني في فتح القدير، ۴۶۲/۵۔

بَابُ فِي الْأَذْكَارِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوباتِ

﴿فرض نمازوں کے بعد کے اذکار کا بیان﴾

۱/۵۹. عَنْ مُعْبِرَةَ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي ذُبْرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ. وَفِي رَوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي ذُبْرِ كُلِّ صَلَاةٍ إِذَا سَلَّمَ. وَفِي رَوَايَةٍ مُسْلِمٍ: كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. اللَّهُمَّ، لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یوں فرمایا کرتے تھے (اور بخاری کی دوسری روایت میں ہے:) حضور نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے بعد جب سلام پھیرتے تو یوں فرمایا کرتے تھے (اور مسلم کی روایت میں ہے:) جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوتے اور سلام پھیرتے تو اس کے بعد یوں فرماتے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب صفة الصلاة، باب الذكر بعد الصلاة، ۲۸۹/۱، الرقم: ۸۰۸، وأيضاً في كتاب الدعوات، باب الدعاء بعد الصلاة، ۲۳۳۲/۵، الرقم: ۵۹۷۱، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، ۴۱۴/۱، الرقم: ۵۹۳، والترمذي نحوه في السنن، كتاب الصلاة، باب ما يقول إذا أسلم من الصلاة، ۹۶/۲، الرقم: ۲۹۹۔

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. اَللّٰهُمَّ، لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ﴿﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ! جسے تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روکے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت مند کو تیرے مقابلے میں دولت نفع نہیں دے گی)۔‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲/۶۰. عَنْ وَرَادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ رضی اللہ عنہ إِلَى الْمُغِيرَةَ رضی اللہ عنہ: اُكْتُبْ إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلَاةِ فَأَمَلَى عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلَاةِ: (وفي رواية:) كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ أَنَّ وَرَادًا أَخْبَرَهُ بِهَذَا ثُمَّ

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب القدر، باب لا مانع لما أعطى الله، ۲/۴۳۹، وأيضاً في كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب ما يكره من كثرة السؤال وتكلف ما لا يعنيه، ۲/۲۶۵۹، الرقم: ۶۸۶۲، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، ۱/۴۱۵، الرقم: (۱۳۷-۱۳۸) ۵۹۳، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب ما يقول الرجل إذ أسلم، ۲/۸۲، الرقم: ۱۵۰۵، والنسائي في السنن، كتاب السهو، باب عدد التهليل والذكر بعد التسليم، ۳/۷۰، الرقم: ۱۳۴۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۲۴۷، الرقم: ۱۸۱۸۳، وابن أبي شيبة في المصنف، ۱/۲۶۹، الرقم: ۳۰۹۶۔

وَقَدْتُ بَعْدُ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَسَمِعْتُهُ يَأْمُرُ النَّاسَ بِذَلِكَ الْقَوْلِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

”حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ کے غلام وِزاد کا بیان ہے کہ حضرت امیر معاویہ ؓ نے حضرت مغیرہ ؓ کو لکھا کہ مجھے وہ چیز لکھ کر بھیجے جو آپ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو نماز کے بعد پڑھتے ہوئے سنا ہو چنانچہ حضرت مغیرہ ؓ نے مجھ سے تحریر لکھوائی۔ انہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو نماز کے بعد یہ کلمات پڑھتے سنتا (اور ایک روایت میں فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! جسے تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روکے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت مند کو تیرے مقابلے میں دولت نفع نہیں دے گی۔) امام ابن جریر نے فرمایا کہ مجھے حضرت عبدہ نے بتایا کہ انہیں (حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ کے غلام) وِزاد نے بھی ایسے ہی بتایا، پھر مجھے حضرت امیر معاویہ ؓ کی خدمت میں بھیجا گیا تو میں نے سنا کہ وہ لوگوں کو اس حدیث کے مطابق عمل کرنے کا حکم فرماتے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳/۶۱. عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ فِي ذُبُرِ

۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبينان صفتيه، ۴۱۵/۱، الرقم: ۵۹۴، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب ما يقول الرجل إذا سلم، ۸۲/۲، الرقم: ۱۵۰۶-۱۵۰۷، والنسائي في السنن، كتاب السهو، باب عدد التهليل والذكر بعد التسليم، ۷۰/۳، الرقم: ۱۳۴۰، وأيضاً في السنن الكبرى، ۳۹۸/۱، الرقم: ۱۲۶۳، ۳۸/۶، الرقم: ۹۹۵۶، والشافعي في المسند، ۴۴/۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۴، الرقم: ۱۶۱۵۰۔

كُلِّ صَلَاةٍ حِينَ يُسَلِّمُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ،
وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الشَّاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ. وَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ يُهْلِلُ بِهِنَّ دُبْرَ كُلِّ صَلَاةٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالشَّافِعِيُّ وَلَفْظُهُ: كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ يَقُولُ بِصَوْتِهِ الْأَعْلَى فذكر الحديث.

”حضرت ابو الزبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ
بن زبیر رضی اللہ عنہما ہر نماز میں سلام پھیرنے کے بعد (دعا میں) کہا کرتے تھے: ﴿لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ،
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ
الشَّاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ﴾ (اللہ تعالیٰ
کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہی ہے، اور
اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ نیکی کرنے کی توفیق اور
برائی سے بچنے کی طاقت اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر (ممکن) نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی
معبود نہیں ہے اور ہم سوائے اس کے کسی کی عبادت نہیں کرتے اس کے لئے تمام نعمتیں
ہیں اور اسی کے لیے فضل اور تمام اچھی تعریفیں ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کا
دین خالص ہے اگرچہ کافروں کو یہ ناگوار گزرے۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ابو داؤد، نسائی، احمد اور شافعی نے روایت کیا ہے، اور
امام شافعی رحمہ اللہ کی روایت کے الفاظ ہیں: ”حضور نبی اکرم ﷺ ان کلمات کو ہر نماز کے

بعد بلند آواز سے ادا فرماتے تھے پھر آگے اسی طرح حدیث ذکر کی۔“

٤/٦٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ فِي ذُبُرٍ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ. وَحَمِدَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ. وَكَبَّرَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ. فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ. وَقَالَ: تَمَامَ الْمِائَةِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہر نماز کے بعد تینتیس بار سُبْحَانَ اللَّهِ تینتیس بار اَلْحَمْدُ لِلَّهِ اور چونتیس بار اَللَّهُ أَكْبَرُ پڑھا تو یہ ننانوے کلمات ہو گئے اور سو کا عدد پورا کرنے کے لیے یہ پڑھا: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہی اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر ایک شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔) تو

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبينان صفته، ٤١٨/١، الرقم: ٥٩٧، والنسائي في السنن الكبرى، ١/٤٠١، الرقم: ١٢٧٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٧١/٢، الرقم: ٨٨٢٠، وابن حبان في الصحيح، ٣٥٩/٥، الرقم: ٢٠١٦، وأبو يعلى في المسند، ٢٤٥/١١، الرقم: ٦٣٦٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٨٧/٢، الرقم: ٢٨٤٨، وابن القيم في الوابل الصيب/١٥٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٠١۔

اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے، خواہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔“
اس حدیث کو امام مسلم، نسائی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: اس کی سند کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۵/۶۳. وفي رواية: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا صَلَّيْتُمْ صَلَاةَ الْفَرَضِ لَا تُعْتَقُوا فِي عَقَبِ كُلِّ صَلَاةٍ رَقَبَةً فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا لَنَا طَاقَةٌ ذَالِكَ فَقَالَ: إِذَا صَلَّيْتُمْ الْفَرَضَ فَقُولُوا فِي عَقَبِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرَ مَرَّاتٍ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. يُكْتَبُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كَأَنَّمَا اعْتَقَ رَقَبَةً. رَوَاهُ الْقُرْظُونِيُّ.

”حضرت براء بن عازب رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم فرض نماز ادا کر چکو تو کیا تم نہیں چاہتے کہ ہر نماز کے بعد ایک غلام آزاد کرو؟ تو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اس عمل کی طاقت نہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم فرض نماز پڑھ لو تو ہر نماز کے بعد دس مرتبہ: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہت ہے، اور تمام تعریفیں بھی اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔) تو اس کے لئے اتنا اجر لکھ دیا جائے گا کہ گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا ہے۔“ اسے امام قزینی نے روایت کیا ہے۔

٦٤/٦. عَنْ ثَوْبَانَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ. قَالَ الْوَلِيدُ: فَقُلْتُ لِلْاَوْزَاعِيِّ: كَيْفَ الْاِسْتِغْفَارُ؟ قَالَ: تَقُولُ: اَسْتَغْفِرُ اللهَ، اَسْتَغْفِرُ اللهَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت ثوبان رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہونے کے بعد تین بار استغفار کرتے اور فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ﴾ (اے اللہ! تو صاحب سلامتی ہے اور تجھ سے ہی سلامتی ہے، اے صاحب جلال و اکرام تو بڑی برکت والا ہے۔) حضرت ولید (راوی) کہتے ہیں: میں نے امام اوزاعی سے پوچھا: استغفار کیسے کیا کرتے تھے؟ فرمایا: یوں کہتے: اَسْتَغْفِرُ اللهَ، اَسْتَغْفِرُ اللهَ۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٦٥/٧. عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ رضي الله عنه قَالَ: صَلَّى رَجُلٌ إِلَى جَنْبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِي رضي الله عنه فَسَمِعَهُ حِينَ سَلَّمَ يَقُولُ: اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ثُمَّ صَلَّى إِلَى جَنْبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حِينَ سَلَّمَ فَسَمِعَهُ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ

٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، ١/٤١٤، الرقم: ٥٩١۔

٧: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، باب ما يقول إذا انتهى إلى قوم فجلس إليهم، ٦/٩٨، الرقم: ١٠١٩٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٣٣٩، الرقم: ١٣٢٨٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠٢/١٠۔

فَصَحِحَكَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: مَا أَصْحَكَكَ؟ قَالَ: إِنِّي صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَفَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مِثْلَ مَا قُلْتُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ذَلِكَ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت عون بن عبد اللہ بن عتبہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص ؓ کے پہلو میں نماز پڑھی، تو اس نے آپ کو سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا: ﴿أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾ پھر اس شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز پڑھی اور انہیں بھی اسی طرح کی دعا مانگتے ہوئے سنا، تو وہ آدمی ہنس پڑھا تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے دریافت فرمایا: کس بات نے تمہیں ہنسا ہے؟ اس نے عرض کیا: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز پڑھی تو انہیں بھی وہی پڑھتے ہوئے سنا جو آپ پڑھ رہے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ بھی یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔“

اس حدیث کو امام نسائی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اور امام بیہقی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۸/۶۶. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْهَذِيلِ قَالَ: كَانُوا يُحِبُّونَ (وَفِي رَوَايَةٍ: كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ) إِذَا قَضَى الرَّجُلُ الصَّلَاةَ أَنْ يَقُولَ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ.

۸: أخرجه أبو يعلى في المسند، ۱۶۷/۸، الرقم: ۴۷۲۰، والهيثمي في

مجمع الزوائد، ۱۰/۱۰۲۔

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت عبد اللہ بن ابی ہذیل بیان کرتے ہیں کہ (صحابہ کرام ﷺ) پسند کرتے تھے (اور ایک روایت میں ہے مستحب جانتے تھے) کہ جب کوئی شخص اپنی نماز پڑھ چکے تو یہ کہے: ﴿اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾ (اے اللہ! تو ہی سلام ہے اور سلامتی تجھی سے ہے، اور اے جلال و اکرام والے رب! تو برکت والا ہے۔“

اس حدیث کو امام ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۹/۶۷. وفي رواية: عَنْ صُهَيْبِ بْنِ زُفَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ فِي ذُبْرِ الصَّلَاةِ: اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ثُمَّ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَسَمِعْتُهُ يَقُولُهُنَّ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: إِنِّي سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ مِثْلَ الَّذِي تَقُولُ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُهُنَّ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت صہیب بن زفر بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کو نماز کے بعد یہ پڑھتے سنا: ﴿اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾ پھر میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز

۹: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، كتاب الصلوات، باب ماذا يقول الرجل إذا انصرف، ۲۶۹/۱، الرقم: ۳۰۹۵، وأيضاً، ۳۳/۶، الرقم: ۲۹۲۶۱، والعسقلاني في المطالب العالية، ۲۱۹/۴، الرقم: (۱) ۵۳۴۔

پڑھی تو انہیں بھی یہی کلمات پڑھتے سنا۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ تب میں نے ان سے پوچھا کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بھی یہی کلمات پڑھتے سنا ہے جو آپ پڑھ رہے تھے؟ تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ بھی یہی کلمات ادا فرمایا کرتے تھے۔“ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۶۸. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَدْعُو ثَلَاثًا وَيَسْتَغْفِرَ ثَلَاثًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت عبد اللہ (بن مسعود) ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ (نماز کے بعد) تین دفعہ دعا اور تین دفعہ استغفار کرنا پسند فرمایا کرتے تھے۔“
اس حدیث کو امام ابو داود، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۱/۶۹. عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مُعَقَّبَاتٌ لَا

۱۰: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في الاستغفار، ۸۶/۲، الرقم: ۱۵۲۴، والنسائي في السنن الكبرى، ۱۱۹/۶، الرقم: ۱۰۲۹۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۹۴/۱، ۳۹۷، الرقم: ۳۷۴۴، ۳۷۶۹-۳۷۷۰، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۰/۱۵۹، الرقم: ۱۰۳۱۷، والشاشي في المسند، ۱۳۸/۲، الرقم: ۶۷۷، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۳۴۸/۴۔

۱۱: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب الذكر بهذا الصلاة وبيان صفتها، ۴۱۸/۱، الرقم: ۵۹۶، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب منه (۲۵)، ۴۷۹/۵، الرقم: ۳۴۱۲، والنسائي في السنن، كتاب السهو، باب نوع آخر من عدد التسييح، ۷۵/۳، الرقم: ۱۳۴۹۔

يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبْرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَحْمِيدَةً وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ تَكْبِيرَةً.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرض نمازوں کے بعد کئے جانے والے کچھ اذکار ایسے ہیں جنہیں پڑھنے والا یا کرنے والا کبھی ناکام نہیں ہوتا (جن میں سے) تینتیس (۳۳) دفعہ سبحان اللہ، تینتیس (۳۳) دفعہ الحمد للہ اور چونتیس (۳۴) دفعہ اللہ اکبر (پڑھنا) بھی ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

١٢/٧٠. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: خَصْلَتَانِ أَوْ خَلْتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ: يُسَبِّحُ فِي دُبْرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُ عَشْرًا، فَذَلِكَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَالْفُ وَخَمْسُ

١٢: أخرجه أبو نعيم في مسند أبي حنيفة، ١٤٣/١، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب (٢٥) منه، ٤٧٨/٥، الرقم: ٣٤١٠، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في التسبيح عند النوم، ٣١٦/٤، الرقم: ٥٠٦٥، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما يقال بعد التسليم، ٢٩٩/١، الرقم: ٩٢٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٢٠٣/٦، الرقم: ١٠٦٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٠٤/٢، الرقم: ٦٩١٠، وعبد الرزاق في المصنف، ٢٣٣/٢، الرقم: ٣١٨٩، وابن حبان في الصحيح، ٣٥٤/٥، الرقم: ٢٠١٢۔

مِائَةً فِي الْمِيزَانِ، وَيَكْبِرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ، وَيَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَيُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَذَلِكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَالْأَلْفُ فِي الْمِيزَانِ، فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ هُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ؟ قَالَ: يَأْتِي أَحَدُكُمْ يَعْنِي الشَّيْطَانُ فِي مَنَامِهِ فَيَنُومُهُ قَبْلَ أَنْ يَقُولَهُ وَيَأْتِيهِ فِي صَلَاتِهِ فَيَذْكُرُهُ حَاجَةً قَبْلَ أَنْ يَقُولَهَا.

رَوَاهُ أَبُو حَنِيفَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَهَ وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو وظیفے ایسے ہیں کہ جو بندہ مسلمان ان کی حفاظت کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ وہ پڑھنے میں نہایت آسان ہیں لیکن انہیں پڑھنے والے تھوڑے ہیں یعنی ہر فرض نماز کے بعد دس دفعہ سُبْحَانَ اللہ دس دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور دس دفعہ اللہ اکبر پڑھے۔ یہ زبان پر تو ڈیڑھ سو اور میزان میں ڈیڑھ ہزار ہیں۔ دوسرا وظیفہ یہ ہے کہ ۳۳ دفعہ اللہ اکبر پڑھے جبکہ سونے لگے اور ۳۳ دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور ۳۳ دفعہ سُبْحَانَ اللہ پڑھے۔ یہ زبان پر تو سو اور میزان میں ایک ہزار ہیں۔ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ انہیں انگلیوں پر شمار فرمایا کرتے تھے۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کا پڑھنا تو اتنا آسان ہے پھر ان پر عمل کرنے والے تھوڑے کیوں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سونے لگتا ہے تو ان کلمات کے کہنے سے پہلے شیطان اسے سلا دیتا ہے اور اس کی نماز کے اندر آتا ہے اور انہیں پڑھنے سے پہلے (اسے یہ اذکار بھلا کر) کوئی دوسرا کام یاد کروا دیتا ہے۔“

اس حدیث کو امام ابو حنیفہ، ترمذی، ابو داود، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے، جب کہ الفاظ ابو داود کے ہیں۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳/۷۱. عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أُمِرْنَا أَنْ نُسَبِّحَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنَحْمَدَهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنُكَبِّرَهُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ قَالَ: فَرَأَى رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ: أَمَرَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُسَبِّحُوا فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُوا اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرُوا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاجْعَلُوا خَمْسًا وَعِشْرِينَ وَاجْعَلُوا التَّهْلِيلَ مَعَهُنَّ فَعَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثَهُ فَقَالَ: افْعَلُوا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالِدَارِمِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ، وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۳: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب منه (۲۵)، ۴۷۹/۵،
الرقم: ۳۴۱۳، والنسائي في السنن، كتاب السهو، باب نوع آخر من عدد
التسبيح، ۷۶/۳، الرقم: ۱۳۵۰، وأيضاً في السنن الكبرى، ۴۰۱/۱،
الرقم: ۱۲۷۳، وأيضاً، ۴۷/۶، الرقم: ۹۹۸۵، وأحمد بن حنبل في
المسند، ۱۸۴/۵، ۱۹۰، الرقم: ۲۱۶۴۰، ۲۱۷۰۲، والدارمي في
السنن، ۳۶۰/۱، الرقم: ۱۳۵۴، وابن خزيمة في الصحيح، ۳۷۰/۱،
الرقم: ۷۵۲، وابن حبان في الصحيح، ۳۶۰/۵، الرقم: ۲۰۱۷، وابن
المبارك في الزهد، ۴۰۷/۱، الرقم: ۱۱۶۰، والحاكم في المستدرک،
۳۸۳/۱، الرقم: ۹۲۸، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۴۵/۵، الرقم:
۴۸۹۸، وأيضاً في الدعاء، ۲۳۲/۱، الرقم: ۷۳۱، والمقدسي في فضائل
الأعمال، ۲۴/۱، الرقم: ۸۴۔

”حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ہمیں (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو) ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ تسبیح (یعنی سبحان اللہ)، تینتیس مرتبہ تحمید (یعنی الحمد للہ) اور چونتیس مرتبہ تکبیر (یعنی اللہ اکبر) پڑھنے کا حکم صادر فرمایا گیا۔ پھر ایک انصاری صحابی نے خواب میں دیکھا کہ کسی نے کہا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔ انہوں نے کہا: ہاں، اس نے کہا: تم ہر ایک کلمہ کو پچیس پچیس بار پڑھو اور ان کے ساتھ پچیس بار تھلیل (یعنی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) کو شامل کر لو (یہ ملا کر کل تعداد سو ہو جائے گی)۔ صبح کے وقت انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سارا ماجرا عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسی طرح کرو۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، احمد، دارمی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور امام حاکم نے بھی فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۷۲/۴۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَنْ قَالَ فِي دُبْرِ كُلِّ صَلَاةٍ: عَشْرَ تَسْبِيحَاتٍ وَعَشْرَ تَكْبِيرَاتٍ وَعَشْرَ تَحْمِيدَاتٍ فِي خَمْسِ صَلَوَاتٍ فَتِلْكَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَالْفُتُوحِ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ وَإِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَالْفُتُوحِ فِي الْمِيزَانِ فَأَيْكُمُ يُصِيبُ فِي يَوْمٍ أَلْفَيْنِ وَخَمْسُمِائَةٍ سَيِّئَةٍ.

۱۴: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، باب التسبيح والتكبير والتهليل والتحميد دبر الصلوات، ۶/۴۶، الرقم: ۹۹۸۲، والطبراني في المعجم الأوسط، ۷/۲۷۵، الرقم: ۷۴۸۵، وابن حبان في طبقات المحدثين بأصبهان، ۴/۴۳۔

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ نَحْوَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس نے پانچ نمازوں میں ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر اور دس مرتبہ الحمد للہ پڑھا تو یہ زبان پر ۱۵۰ اور میزان میں ۱۵۰۰ ہیں، اور جب سونے کے لئے اپنے بستر پر جا کر یہ کلمات سو مرتبہ زبان سے پڑھے تو یہ میزان میں ہزار ہیں۔ پس تم میں سے کون ہے جو دن میں ۲،۵۰۰ گناہ کرتا ہے۔“

اس حدیث کو امام نسائی، اور اسی سے ملتی جلتی حدیث امام طبرانی نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

۱۵/۷۳. عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ أَنْ يُسَبِّحَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيَكْبِرَ عَشْرًا وَيَحْمَدَ عَشْرًا فَذَلِكَ فِي خَمْسِ صَلَوَاتٍ خَمْسُونَ وَمِائَةً بِاللِّسَانِ وَالْفُ وَالْخَمْسُمِائَةِ فِي الْمِيزَانِ وَإِذَا أُوِيَ إِلَى فَرَاشِهِ سَبَّحَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمَدَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَذَلِكَ مِائَةً بِاللِّسَانِ وَالْفُ بِالْمِيزَانِ، فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ الْفَيْنِ وَخَمْسُمِائَةِ سَيِّئَةٍ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

”حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں

۱۵: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، باب التسبيح والتكبير والتهليل والتحميد دبر الصلوات، ۴۶/۶، الرقم: ۹۹۸۱، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۲۱۶/۱۳، الرقم: ۷۱۸۴، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۵۵۱/۱۱، والشوكاني في نيل الأوطار، ۳۴۸/۲، والعيني في عمدة القاري، ۱۳۱/۶۔

سے ہر ایک کو ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ اللہ اکبر اور دس مرتبہ الحمد للہ پڑھنے سے کیا چیز مانع ہے؟ اور یہ پانچ نمازوں میں ۱۵۰ مرتبہ زبان پر اور میزان میں ایک ہزار کے برابر ہیں اور جب کوئی آدمی اپنے بستر میں جا کر ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہتا ہے تو یہ زبان پر ۱۰۰ مرتبہ اور میزان میں ۱،۰۰۰ کے نیکیوں کے برابر ہیں۔ پس تم میں سے کون ہے جو دن رات میں ۲،۵۰۰ گناہ کرتا ہے۔‘

اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱۶/۷۴. عَنْ أُمِّ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّةِ جَاءَتْ أُمَّ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَعِثَتْ سَمَنَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَلَّا فَعَصَرَهَا ثُمَّ رَفَعَهَا إِلَيْهَا فَرَجَعَتْ فَإِذَا هِيَ مَمْلُوءَةٌ فَاتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: أَنْزَلَ فِي شَيْءٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: وَمَا ذَاكَ يَا أُمَّ مَالِكٍ، قَالَتْ: رَدَدْتُ عَلَيَّ هَدْيَتِي قَالَ: فَدَعَا بِأَلَّا فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، لَقَدْ عَصَرْتُهَا حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هِنَيْنًا لَكَ يَا أُمَّ مَالِكٍ هَذِهِ بَرَكَةٌ عَجَلَ اللَّهُ ثَوَابَهَا ثُمَّ عَلَّمَهَا أَنَّ فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ سُبْحَانَ اللَّهِ عَشْرًا، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَشْرًا، وَاللَّهُ أَكْبَرُ عَشْرًا.

۱۶: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، كتاب الفضائل، باب ما أعطى الله تعالى محمداً ﷺ، ۳۲۲/۶، الرقم: ۳۱۷۶۰، وابن أبي عاصم في الأحاد والمثنائي، ۱۷۷/۶، الرقم: ۳۴۰۵، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۴۵/۲۵، الرقم: ۳۵۱، والهشمي في مجمع الزوائد، ۳۰۹/۸، وأيضاً، ۱۰۲/۱۰، وابن عبد البر في الاستيعاب، ۱۹۵۶/۴، الرقم: ۴۲۰۶، والعسقلاني في الإصابة، ۲۹۸/۸، والعيني في عمدة القاري، ۱۳۱/۶۔

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِيهِ عَطَاءُ ابْنِ السَّائِبِ ثَقَّةٌ وَلَكِنَّهُ اخْتَلَطَ وَبَقِيَّةُ رَجَالِهِ رَجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت ام مالک انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ (بطور ہدیہ) گھی کا مشکیزہ لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، تو آپ ﷺ نے حضرت بلال کو حکم فرمایا (کہ وہ اس میں سے گھی نکال لیں)۔ حضرت بلال ؓ نے اس مشکیزہ کو نچوڑ کر وہ مشکیزہ حضرت ام مالک کو واپس لوٹا دیا۔ وہ گھر لوٹ آئیں اچانک دیکھا تو مشکیزہ (پہلے کی طرح گھی سے) بھرا ہوا تھا، وہ پھر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میرے بارے میں کوئی حکم نازل ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اے ام مالک! کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا: آپ نے میرا ہدیہ واپس لوٹا دیا ہے۔ آپ ﷺ نے حضرت بلال کو بلایا اور اس بارے میں پوچھا۔ تو حضرت بلال ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے تو اس مشکیزے کو اتنا نچوڑا تھا کہ مجھے شرم آنے لگی تھی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ام مالک! تمہیں مبارک ہو یہ برکت ہے جس کا ثواب اللہ تعالیٰ نے تمہیں جلدی عطا کر دیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں سکھایا کہ ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ الحمد للہ، اور دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کریں۔“

اس حدیث کو امام ابن شیبہ، طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: اس کی سند میں عطاء بن سائب ہیں جو آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گئے تھے اور باقی تمام رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۱۷/۷۵. عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَى عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ

۱۷: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، كتاب الدعاء، باب ما يقال في دبر الصلوات، ۳۳/۶، الرقم: ۲۹۲۶۳، والنسائي في السنن الكبرى، ۲۰۳/۶، الرقم: ۱۰۶۵۰، والبخاري في المسند، ۱۰/۳۔

عِنْدَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ: إِنِّي أَشْتَكِي صَدْرِي مِمَّا أَجِدُ بِالْقُرْبِ
قَالَتْ: وَأَنَا وَاللَّهِ إِنِّي أَشْتَكِي يَدَيَّ مِمَّا أَطْحَنُ الرِّحَا فَقَالَ لَهَا: أَتَيْتِ
النَّبِيَّ ﷺ فَقَدْ أَتَاهُ سَبِيَّ أَتَيْتِهِ لَعَلَّهُ يُخْدِمُكَ خَادِمًا فَانْطَلَقْتُ إِلَى
النَّبِيِّ ﷺ فَاتَّاهُمَا فَقَالَ: إِنَّكُمَا جِئْتُمَانِي لِأُخْدِمَكُمَا خَادِمًا وَإِنِّي
سَأُخْبِرُكُمَا بِمَا هُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنَ الْخَادِمِ فَإِنْ شِئْتُمَا أَخْبَرْتُكُمَا بِمَا هُوَ
خَيْرٌ لَّكُمَا مِنَ الْخَادِمِ: تُسَبِّحَانِهِ ذُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ
وَتَحْمَدَانِهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرَانِهِ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَإِذَا أَخَذْتُمَا
مَضَاجِعَكُمَا مِنَ اللَّيْلِ فَتِلْكَ مِائَةٌ قَالَ عَلِيُّ ﷺ: فَمَا أَعْلَمَنِي تَرَكْتُمَا
بَعْدَ قَالَ لَهُ ابْنُ الْكُوَّاءِ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ؟ فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ ﷺ: قَاتِلُكُمُ اللَّهُ يَا
أَهْلَ الْعِرَاقِ وَلَا لَيْلَةَ الصِّفِّينَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَزْزَارُ.

”حضرت عطا بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور کہا کہ مشکیزے اٹھانے کی وجہ سے میرے سینے میں درد کی شکایت ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: چکی پیس پیس کر میرے ہاتھوں کا بھی برا حال ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے کہا کہ آپ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس جائیں کیونکہ آپ ﷺ کے پاس قیدی آئے ہیں تو شاید آپ کو بھی خدمت کے لئے کوئی قیدی دے دیں۔ سیدہ فرماتی ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں چلی گئی، پھر وہ دونوں (حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما) آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک تم دونوں میرے پاس اس لئے آئے ہو کہ میں تمہیں کوئی خدمتگار دے دوں۔ اور یقیناً میں تمہیں وہ چیز بتاتا ہوں جو تم دونوں کے لئے خدمتگار سے بھی بہتر ہے۔ (یا فرمایا:) اور

اگر تم چاہو تو میں تمہیں ایسی چیز بتاتا ہوں جو تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔ آپ دونوں ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ اللہ تعالیٰ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمد للہ، اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو اور جب رات تم دونوں سونے لگو تو اس وقت بھی یہ اذکار پڑھو جن کی تعداد سو بن جاتی ہے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد جہاں تک میں جانتا ہوں میں نے یہ اذکار کبھی نہیں چھوڑے، ابن الکواء نے دریافت کیا کہ جنگ صفین کی رات بھی نہیں؟ حضرت علیؓ نے فرمایا: اے اہل عراق! اللہ تعالیٰ تم سے جنگ کرے، جنگ صفین کی رات بھی نہیں۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، نسائی اور بزار نے روایت کیا ہے۔

۱۸/۷۶. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

”حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے ہر نماز کے بعد معوذتین (سورہ فلق اور سورہ الناس) پڑھنے کا حکم فرمایا۔“

۱۸: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب فضائل القرآن، باب ما جاء في المعوذتين، ۱۷۱/۵، الرقم: ۲۹۰۳، وأبو داود، في السنن، كتاب الصلاة، باب في الاستغفار، ۸۶/۲، الرقم: ۱۵۲۳، والنسائي في السنن، كتاب السهو، باب الأمر بقراءة المعوذات بعد التسليم من الصلاة، ۶۸/۳، الرقم: ۱۳۳۶، وأيضاً في السنن الكبرى، ۶۸/۳، الرقم: ۱۳۳۶، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ۱۰۹/۱، والحاكم في المستدرک، ۳۸۳/۱، الرقم: ۹۲۹، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۵۷۲/۴۔

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے جبکہ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

۱۹/۷۷. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنْ يَمُوتَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ السَّنِيِّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ وَزَادَ فِي بَعْضِ طُرُقِهِ: وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ.

وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ أَحَدُهَا صَحِيحٌ، وَقَالَ شَيْخُنَا أَبُو الْحَسَنِ: هُوَ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَابْنِ حَبَّانٍ فِي كِتَابِ الصَّلَاةِ وَصَحَّحَهُ، وَزَادَ الطَّبْرَانِيُّ فِي بَعْضِ طُرُقِهِ وَإِسْنَادُهُ بِهَذِهِ الزِّيَادَةِ جَيِّدٌ أَيْضًا.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ بِإِسْنَادٍ وَأَحَدُهَا جَيِّدٌ.

وَقَالَ الْعَلَّامَةُ ابْنُ الْقَيْمِ الْجَوْزِيَّةُ فِي 'الْوَابِلِ الصَّيِّبِ': وَبَلَّغْنِي عَنْ شَيْخِ الْإِسْلَامِ ابْنِ تَيْمِيَّةَ قَالَ: مَا تَرَكْتُهُ عَقِيبَ كُلِّ صَلَاةٍ إِلَّا نَسِيَانًا.

۱۹: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، باب ثواب من قرأ آية الكرسي دبر كل صلاة، ۳۰/۶، الرقم: ۹۹۲۸، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ۱۱۰/۱، الرقم: ۱۲۴، والبيهقي في شعب الإيمان، ۴۵۵/۲، الرقم: ۲۳۸۵، وأيضاً نحوه عن علي رضي الله عنه، ۴۵۰/۲، الرقم: ۲۳۹۵، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۱۴/۸، الرقم: ۷۵۳۲، وأيضاً في المعجم الأوسط، ۹۲/۸، الرقم: ۸۰۶۸، وأيضاً في الدعاء، ۲۱۴/۱، الرقم: ۶۷۵، والرويانى في المسند، ۳۱۱/۲، الرقم: ۱۲۶۸، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲۹۹/۲، الرقم: ۲۴۶۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۲، وابن القيم في الوابل الصيب/ ۲۸۶۔

”حضرت ابو امامہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی اسے جنت میں داخل ہونے سے سوائے موت کے کوئی چیز نہیں روک سکتی۔“

اس حدیث کو امام نسائی، ابن اسنی، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے، اور امام طبرانی نے بعض طرق میں ”قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ“ کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔

امام منذری نے فرمایا: اس حدیث کو امام نسائی نے اور طبرانی نے مختلف اسانید کے ساتھ روایت کیا ہے، جن میں سے ایک صحیح ہے۔ (امام منذری فرماتے ہیں کہ) اور ہمارے شیخ امام ابوالحسن نے بھی فرمایا: یہ امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے اور امام ابن حبان نے اسے کتاب الصلوة میں روایت کیا اور صحیح قرار دیا ہے، جبکہ امام طبرانی نے اس کے بعض طرق میں اضافہ کیا ہے، اس اضافے کے ساتھ بھی یہ سند جید اور عمدہ ہے۔

جبکہ امام بیہقی نے بھی فرمایا: امام طبرانی نے اسے ’المعجم الكبير‘ اور ’المعجم الأوسط‘ میں جید اسانید کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اور علامہ ابن قیم الجوزیہ نے ’الوابل الصیب‘ میں بیان فرمایا: مجھ تک شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا یہ قول پہنچا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے ہر نماز کے بعد اس (آیت الکرسی پڑھنے کے) عمل کو جان بوجھ کر کبھی ترک نہیں کیا (یعنی یہ ان کا عام معمول تھا)۔

۲۰/۷۸. عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبْرِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ إِلَى الصَّلَاةِ

۲۰: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۸۳/۳، الرقم: ۲۷۳۳، وأيضاً في الدعاء، ۲۱۴/۱، الرقم: ۶۷۴، والخلال في، من فضائل سورة الإخلاص، ۱۰۵/۱، الرقم: ۵۷، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲۹۹/۲، الرقم: ۲۴۶۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۴۸/۲، وأيضاً، ۱۰۲/۱۰، والسيوطي في الدر المنثور، ۶/۲۔

الْأُخْرَى. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْحَلَّالُ.

وَقَالَ الْمُنْدَرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ وَالسُّيُوطِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

”حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی تو وہ دوسری نماز کا وقت ہونے تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا۔“

اس حدیث کو امام طبرانی اور خلال نے روایت کیا ہے اور امام منذری، بیہقی اور سیوطی نے فرمایا کہ اس کی سند صحیح ہے۔

۲۱/۷۹. وَفِي رَوَايَةِ أُخْرَى أَخْرَجَ ابْنُ النَّجَّارِ فِي تَارِيخِ بَعْدَادٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ أَعْطَاهُ اللَّهُ قُلُوبَ الشَّاكِرِينَ وَأَعْمَالَ الصَّادِقِينَ وَثَوَابَ النَّبِيِّينَ وَبَسَطَ عَلَيْهِ يَمِينَهُ بِالرَّحْمَةِ وَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنْ يَمُوتَ فَيَدْخُلَهَا. ذَكَرَهُ السُّيُوطِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

”امام ابن نجار نے تاریخ بغداد میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی تو اللہ تعالیٰ اسے شکرگزاروں کے دل، صدیقین کے اعمال اور انبیاء کا ثواب عطا فرمائے گا، اور اس پر اپنا دستِ رحمت دراز فرمائے گا اور اس شخص کو سوائے موت کے جنت میں داخل ہونے سے کوئی چیز نہیں روک سکتی۔“

اس حدیث کو امام سیوطی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۲۱: أَخْرَجَهُ السُّيُوطِيُّ فِي الدَّرِّ الْمَنْثُورِ، ۶/۲، وَابْنُ عَسَاكِرَ فِي تَارِيخِ مَدِينَةِ

دَمَشَق، ۱۰۶/۶۱۔

۲۲/۸۰. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَقَالَ سُلَيْمَانُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي دُبُرِ صَلَاتِهِ: اَللّٰهُمَّ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اَنَا شَهِيدٌ اَنَّكَ اَنْتَ الرَّبُّ وَحَدَّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اَنَا شَهِيدٌ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اَنَا شَهِيدٌ اَنَّ الْعِبَادَ كُلَّهُمْ اِخْوَةٌ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اجْعَلْنِي مُخْلِصًا لَكَ وَاهْلِي فِي كُلِّ سَاعَةٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اسْمَعْ وَاسْتَجِبْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ نُوْرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ (قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ) رَبَّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ اَكْبَرُ حَسْبِيَ اَللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ اَكْبَرُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّسَائِي وَأَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: (اور سلمان کی روایت میں ہے کہ) حضور نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے بعد

۲۲: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب ما يقول الرجل إذا أسلم، ۸۳/۲، الرقم: ۱۵۰۸، والتسائي في السنن الكبرى، باب من قرأ آية الكرسي دبر كل صلاة، ۳۰/۶، الرقم: ۹۹۲۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۶۹/۴، الرقم: ۱۹۳۱۲، وأبو يعلى في المسند، ۱۷۸/۱۳، الرقم: ۷۲۱۶، والبيهقي في شعب الإيمان، ۴۳۳/۱، الرقم: ۶۲۲، والديلمي في مسند الفردوس، ۴۵۰/۱، الرقم: ۱۸۳۰، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ۳۴۱/۱، الرقم: ۶۳۳، والسيوطي في الدر المنثور، ۱۹۶/۶، والصنعاني في سبل السلام، ۱۹۹/۱، والشوكان في نيل الأوطار، ۳۵۱/۲۔

یوں فرماتے: اے اللہ! ہمارے اور ہر ایک شے کے رب! میں گواہ ہوں کہ رب صرف تو ہے۔ تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! ہمارے اور ہر ایک شے کے رب! میں گواہ ہوں کہ محمد (ﷺ) تیرے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! ہمارے اور ہر ایک شے کے رب! میں گواہ ہوں کہ تمام بندے بھائی بھائی ہیں۔ اے اللہ! ہمارے اور ہر ایک شے کے رب! مجھے اور میرے اہل خانہ کو دنیا و آخرت میں ہر وقت اپنے لیے خاص کر لے۔ اے بزرگی اور کرم والے! میری دعا سن اور قبول فرما۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ بہت بڑا ہے۔ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے نور (سلیمان بن داود کی روایت میں ہے:) آسمانوں اور زمین کے رب! اللہ بہت بڑا ہے، بہت بڑا ہے۔ میرے لیے اللہ کافی ہے اور اچھا کام بنانے والا، اللہ بہت بڑا ہے۔ بہت بڑا ہے۔“

اس حدیث کو امام ابوداؤد، نسائی اور احمد اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۲۳/۸۱. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَضَى صَلَاتَهُ مَسَحَ جَبْهَتَهُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ يَقُولُ: بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ، اَللَّهُمَّ أَذْهَبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحُزْنَ.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ وَابْنُ السِّنِّيِّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَجُلٌ أَحَدِ إِسْنَادِي الطَّبْرَانِيِّ ثِقَاتٌ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب اپنی

۲۳: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۶۶/۳، ۲۸۹، الرقم: ۲۴۹۹، ۳۱۷۸، وأيضاً في الدعاء، ۲۰۹/۱، الرقم: ۶۵۸، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۳۰۱/۲، وأيضاً في تاريخ أصبهان، ۶۶/۲، الرقم: ۱۱۰۵، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ۱۰۱/۱، الرقم: ۱۱۲، والواسطي في تاريخ واسط، ۱۳۰/۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۱۰/۱۰۔

نماز سے فارغ ہوتے تو اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی پیشانی مبارک کو چھوتے اور فرماتے: ﴿بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ، اَللّٰهُمَّ اَذْهَبْ عَنِّيْ اَلْحُزْنَ وَالْحُزْنَ﴾ (اس اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو نہایت مہربان، رحم فرمانے والا ہے، اے اللہ! میرے غم و حزن کو دور فرما دے)۔“

اس حدیث کو امام طبرانی، ابونعیم اور ابن السنی نے روایت کیا ہے نیز امام بیہقی نے فرمایا: امام طبرانی کی دو اسناد میں سے ایک سند کے رجال ثقہ ہیں۔

۲۴/۸۲. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ [الصفات، ۳۷: ۱۸۱]. ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ اكْتَالَ بِالْجَرِيبِ الْأَوْفَى مِنَ الْأَجْرِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْمُنْذِرِيُّ.

”حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہر فرض نماز کے بعد ﴿سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝﴾ (آپ کا رب، جو عزت کا مالک ہے اُن (باتوں) سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں ۝ اور (تمام) رسولوں پر سلام ہو ۝ اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے ۝) تین مرتبہ پڑھے تو اسے پورے بارہ صاع کے برابر ثواب حاصل ہوتا ہے۔“

۲۴: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲۱۱/۵، الرقم: ۵۱۲۴، والمنذري

في الترغيب والترهيب، ۳۳۰/۲، الرقم: ۲۴۷۱، والهشمي في مجمع

الزوائد، ۱۰/۱۰، والهندي في كنز العمال، ۱۳۵/۲، الرقم: ۳۴۸۲،

وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۲۶/۴، والسيوطي في الدر المنثور،

- ۱۴۱/۷

اس حدیث کو امام طبرانی اور منذری نے روایت کیا ہے۔

۲۵/۸۳۔ وفي رواية: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَعْرِفُ انْقِصَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِقَوْلِهِ: سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ [الصفات، ۳۷: ۱۸۱]۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّطَبَّرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی نماز کے ختم ہو جانے کو آپ ﷺ کی اس دعا: ﴿سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (آپ کا رب، جو عزت کا مالک ہے اُن (باتوں) سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں ۝ اور (تمام) رسولوں پر سلام ہو ۝ اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے ۝) کے پڑھنے سے جانتے تھے۔“

اسے امام ترمذی اور طبرانی نے مذکورہ الفاظ میں روایت کیا ہے۔

۲۶/۸۴۔ وفي رواية: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ غَيْرَ مَرَّةٍ يَقُولُ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ عِنْدَ انْقِرَافِهِ: سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ

۲۵: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما يقول إذا سلم من الصلاة،

۹۶/۲، الرقم: ۲۹۹، والطبراني في الدعاء، ۲۰۷/۱، الرقم: ۶۵۲، والهيثمي

في مجمع الزوائد، ۱۰/۱۰۳، والسيوطي في الدر المشور، ۷/۱۴۱۔

۲۶: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، كتاب الصلوات، باب ماذا يقول

الرجل إذا انصرف، ۱/۲۶۹، الرقم: ۳۰۹۷، والعسقلاني في المطالب

العالية، ۴/۲۲۷، الرقم: ۲(۵۳۴)۔

الْعَالَمِينَ ○ [الصفات، ۳۷: ۱۸۱]. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”ایک روایت میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو متعدد بار اپنی نماز کے آخر میں سلام پھیرتے وقت یہ دعا پڑھتے سنا: ﴿سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ○ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ○ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○﴾ (آپ کا رب، جو عزت کا مالک ہے اُن (باتوں) سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں ○ اور (تمام) رسولوں پر سلام ہو ○ اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے ○)۔“ اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۲۷/۸۵. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ قَالَ ذُبْرَ الصَّلَاةِ: سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، قَامَ مَغْفُورًا لَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ السَّنَنِ وَزَادَ: ثَلَاثًا، وَالْبَزَارُ كَمَا قَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَلَمْ يَجْرَحْهُ أَحَدٌ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ الْبَزَارُ عَنْ أَبِي الزَّهْرَاءِ عَنْ أَنَسٍ وَسَنَدُهُ إِلَى أَبِي الزَّهْرَاءِ جَيِّدٌ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الْبَزَارُ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي الزَّهْرَاءِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبُو الزَّهْرَاءِ لَمْ أَعْرِفْهُ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے نماز کے بعد یہ پڑھا: ﴿سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ﴾ (اللہ تعالیٰ جو کہ عظمت والا ہے اس کی ذات (ہر عیب و نقص سے) پاک ہے، اور اسی کی

۲۷: أخرجه ابن السني في عمل اليوم واليلة، باب نوع آخر، ۱/ ۱۱۴، الرقم:

۱۲۹، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/ ۳۰۰، الرقم: ۲۴۷۲، وابن

أبي حاتم في الجرح والتعديل، ۹/ ۳۷۵، الرقم: ۱۷۳۵، والهيثمي في

مجمع الزوائد، ۱۰/ ۱۰۳، والهندي في كتر العمال، ۲/ ۱۳۵، الرقم:

۳۴۸۳، وابن حجر في روضة المحدثين، ۱۱/ ۳۵۱، الرقم: ۵۳۵۱۔

حمد کے ساتھ (ہر چیز کا وجود ہے) اور نیکی کرنے کی طاقت اور توفیق نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے) تو وہ بخشا ہوا (اپنی مجلس سے) کھڑا ہوگا۔“

اس حدیث کو امام ابن السنی نے روایت کیا اور ”تین مرتبہ“ کے لفظ کا اضافہ کیا، اور امام بزار نے بھی اسے روایت کیا ہے جیسا کہ امام منذری نے فرمایا اور مذکورہ الفاظ بھی بزار کے ہیں، اور ابن ابی حاتم نے بھی اسے روایت کیا ہے اور کسی راوی پر جرح نہیں کی اور امام منذری نے فرمایا: اسے امام بزار نے ابو زہراء سے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے طریق سے روایت کیا ہے اور اس کی سند امام ابو زہراء تک عمدہ ہے اور امام بیہقی نے فرمایا: اسے بزار نے امام ابو زہراء سے بواسطہ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے اور ابو زہراء کے بارے میں جرح میں نہیں جانتا اور اس حدیث کے باقی رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۲۸/۸۶. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ دَعَا بِهِؤَلَاءِ الدَّعَوَاتِ فِي ذُبْرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ: اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَاجْعَلْهُ فِي الْمُصْطَفَيْنِ مَحَبَّتَهُ وَفِي الْعَالَمِيْنَ دَرَجَتَهُ وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ ذِكْرَ دَارِهِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْمُنْذِرِيُّ.

”حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد یہ دعائیں مانگیں، روز قیامت اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی: ﴿اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَاجْعَلْهُ فِي الْمُصْطَفَيْنِ مَحَبَّتَهُ وَفِي الْعَالَمِيْنَ دَرَجَتَهُ وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ ذِكْرَ دَارِهِ﴾

۲۸: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲۳۷/۸، الرقم: ۷۹۲۶، والمنذري

في الترغيب والترهيب، ۳۰۰/۲، الرقم: ۲۴۷۳، والهيتمي في مجمع

الزوائد، ۱۱۲/۱۰، والهندي في كنز العمال، ۱۳۴/۲، الرقم:

۳۴۷۹-۳۴۸

(اے اللہ! محمد مصطفیٰ ﷺ کو مقام وسیلہ عطا فرما، اور اپنے برگزیدہ بندوں میں ان کی محبت رکھ دے اور تمام جہانوں میں ان کا درجہ قائم فرما اور مقررین میں ان کے گھر کا ذکر جاری فرما دے (آمین۔)“ اسے امام طبرانی اور منذری نے روایت کیا ہے۔

۲۹/۸۷. وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ ۝ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَأَذْبَارَ السُّجُودِ ۝﴾ [۴۰-۳۹:۵۰] وَلِهَذَا جَاءَتْ السُّنَّةُ بِاسْتِحْبَابِ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّكْبِيرِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا بِالتَّكْبِيرِ.

”امام ابن کثیر بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے (اس آیت مبارکہ میں) فرمایا: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ ۝ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَأَذْبَارَ السُّجُودِ ۝﴾ (سو آپ اُن باتوں پر جو وہ کہتے ہیں صبر کیجئے اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجئے طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب آفتاب سے پہلے ۵ اور رات کے بعض اوقات میں بھی اس کی تسبیح کیجئے اور نمازوں کے بعد بھی ۵) اسی لئے سنت میں فرض نمازوں کے بعد تسبیح، تحمید اور تکبیر کے مستحب ہونے کا بیان ہے اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تکبیر کی (بلند) آوازوں سے ہمیں معلوم ہو جاتا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز ختم فرما چکے ہیں۔“

بَابُ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ

﴿دعا میں ہاتھ اوپر اٹھانے کا بیان﴾

۱/۸۸. قَالَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رضی اللہ عنہ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطِيهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے، یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کے مبارک بغلوں کی سفیدی دیکھی۔“ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۲/۸۹. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطِيهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے (دعا کے لیے) ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کے بغل مبارک کی سفیدی دیکھی۔“ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الدعوات، باب رُفْعِ الْأَيْدِي فِي الدُّعَاءِ، ۲۳۳۵/۵، وأيضًا في كتاب المغازي، باب غزوة أوطاس، ۱۵۷۱/۴، الرقم: ۴۰۶۸۔

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الدعوات، باب رفع الأيدي في الدعاء، ۲۳۳۵/۵، وأيضًا في كتاب الاستسقاء، باب رفع الإمام يده في الاستسقاء، ۳۴۹/۱، الرقم: ۹۸۴، وأيضًا في كتاب المناقب، باب صفة النبي ﷺ، ۱۳۰۷/۳، الرقم: ۳۳۷۲۔

۳/۹۰. قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: رَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَيْهِ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَأُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی: اے اللہ! جو خالد نے کیا میں تیری بارگاہ میں اس سے بری ہوں۔“ اس حدیث کو امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۴/۹۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بِطُهُ يَسْأَلُ اللَّهَ مَسْأَلَةً إِلَّا آتَاهَا إِيَّاهُ مَا لَمْ يَعْجَلْ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَكَيْفَ عَجَلْتُهُ؟ قَالَ: يَقُولُ: قَدْ سَأَلْتُ وَسَأَلْتُ وَلَمْ أُعْطَ شَيْئًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الدعوات، باب رفع الأيدي في الدعاء، ۲۳۳۵/۵، وأيضاً في باب بعث النبي ﷺ خالد بن الوليد إلى بني جذيمة، ۱۵۷۷/۴، الرقم: ۴۰۸۴، وأيضاً في كتاب الأحكام، باب إذا قضى الحاكم بجور، أو خلاف أهل العلم فهو ردّ، ۲۶۲۸/۶، الرقم: ۶۷۶۶، والنسائي في السنن، كتاب آداب القضاة، باب الردّ على الحاكم إذا قضى بغير الحق، ۲۳۶/۸، الرقم: ۵۴۰۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۵۰/۲، الرقم: ۶۳۸۲، وابن حبان في الصحيح، ۵۳/۱۱، الرقم: ۴۷۴۹، وعبد الرزاق في المصنف، ۲۲۱/۵، الرقم: ۹۴۳۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۱۵/۹۔

۴: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب (۱۳۸)، الرقم: ۳۹۶۹/۳۶۰۸۔

بھی کوئی شخص دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے (اور اتنے بلند کرتا ہے) یہاں تک کہ اس کی بغل (کی سفیدی) ظاہر ہو جاتی ہے پھر وہ جو کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا فرما دیتا ہے جب تک کہ وہ جلدی نہ کرے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جلدی سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح کہ: میں نے مانگا، میں نے مانگا لیکن مجھے کچھ نہ دیا گیا۔“ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۵/۹۲. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَعَا جَعَلَ بَاطِنَ كَفِّهِ إِلَى وَجْهِهِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب دعا فرماتے تو اپنی مبارک ہتھیلیوں کا رخ اپنے چہرہ اقدس کی طرف فرما لیتے۔“
اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۶/۹۳. عَنْ خَلَادِ بْنِ السَّائِبِ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا دَعَا جَعَلَ بَاطِنَ كَفِّهِ إِلَى وَجْهِهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت خلاد بن سائب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب دعا فرماتے تو اپنی ہتھیلیوں کو اپنے چہرہ انور کے سامنے کر لیتے۔“

۵: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۴۳۵/۱۱، الرقم: ۱۲۲۳۴، وأيضاً في المعجم الأوسط، ۲۵۰/۵، الرقم: ۵۲۲۶، والسيوطي في الجامع الصغير، ۱/۱۴۵، الرقم: ۲۱۷، والمناوي في فيض القدير، ۵/۱۳۳۔

۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵۶/۴، والسيوطي في الجامع الصغير، ۱/۱۴۶، الرقم: ۲۱۷، والمزي في تهذيب الكمال، ۷۷/۷، الرقم: ۱۴۱۸، والعسقلاني في تلخيص الحبير، ۱۰۰/۲، الرقم: ۷۲۳، والشوكاني في نيل الأوطار، ۴/۳۵۔

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۷/۹۴. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَدْعُو هَكَذَا بَيَاطِينَ كَفِّهِ وَظَاهِرِهِمَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ نَحْوَهُ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دعا فرماتے دیکھا اور آپ ﷺ نے (نماز استسقاء میں) اپنی ہتھیلیوں کے باطن اور ظاہر کو یوں کیا ہوا تھا۔“

اس حدیث کو امام ابو داود اور اسی کی مثل احمد نے روایت کیا ہے۔

۸/۹۵. عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ ﻋَﻠَیْكَ لَيَسْتَحْيِي إِذَا رَفَعَ الْعَبْدُ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا لَا شَيْءَ فِيهِمَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت سلمان رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ ﻋَﻠَیْكَ کو اس بات سے حیا آتی ہے کہ اس کا بندہ (اس کے سامنے) دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور وہ ان میں کچھ ڈالے بغیر انہیں خالی لوٹا دے۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۹/۹۶. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا دَعَا الْعَبْدُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَسَأَلَ، قَالَ اللَّهُ ﻋَﻠَیْكَ: إِنِّي لَأَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِي أَنْ أَرُدَّهُ.

۷: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب الدعاء، ۷۸/۲، الرقم:

۱۴۸۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴۲۷/۵، الرقم: ۲۳۶۷۰، والشيباني

في المبسوط، ۱۰۲/۱، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ۳۳۷/۱۱،

وابن عدي في الكامل، ۳۲/۵، الرقم: ۱۲۰۲۔

۸: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲۵۶/۶، الرقم: ۶۱۴۸۔

۹: أخرجه في الدعاء، ۸۴/۱، الرقم: ۲۰۵، ۲۰۳۔

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی بندہ دعا کرتا ہے اور اپنے ہاتھ کو اٹھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بیشک میں اپنے اس بندے سے حیا کرتا ہوں کہ میں اس کی دعا کو رد کر دوں۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۹۷/۱۰. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِّي كَرِيمٌ، يَسْتَحْيِي إِذَا رَفَعَ الْعَبْدُ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهْمَا صِفْرًا لَا خَيْرَ فِيهِمَا. رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ فِي الْأَفْرَادِ كَمَا قَالَ الْهَنْدِيُّ.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک تمہارا رب بڑا حیا دار اور سخی ہے۔ اسے اس بات سے حیا آتی ہے کہ کوئی بندہ (دعا کے لئے اس کے سامنے) اپنے ہاتھ اٹھائے اور وہ انہیں خالی، ان میں خیرات ڈالے بغیر واپس لوٹا دے۔“

امام متقی ہندی نے کہا کہ اس حدیث کو امام دارقطنی نے الأفراد میں روایت کیا ہے۔
۹۸/۱۱. عَنِ الْأَسْوَدِ الْعَامِرِيِّ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْفَجْرَ سَلَّمَ، انْحَرَفَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَدَعَا. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت اسود العامری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز فجر ادا کی پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو ایک طرف رخ انور موڑ کر اپنے دونوں ہاتھ مبارک اٹھائے اور دعا فرمائی۔“

۱۰: أخرجه المتقي الهندي في كنز العمال، ۸۷/۲، الرقم: ۳۲۶۷۔

۱۱: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۲۶۹/۱، الرقم: ۳۰۹۳، وابن قدامة

في المغني، ۳۲۸/۱، والمباركفوري في تحفة الأحمدي، ۱۷۱/۲۔

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۹۹. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَرَأَى رَجُلًا رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهَا قَالَ لَهُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ.

رَوَاهُ الصَّيَّاءُ الْمَقْدِسِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ وَالصَّالِحِيُّ: رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِرِجَالٍ ثِقَاتٍ، وَأَيْضًا قَالَ السُّيُوطِيُّ: وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

”امام محمد بن ابی یحییٰ رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو دیکھا اور انہوں نے ایک آدمی کو نماز سے فارغ ہونے سے قبل ہاتھ اٹھائے دعا مانگتے دیکھا تو جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اسے فرمایا: بیشک حضور نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ سے قبل (دعا کے لئے) ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔“

اس حدیث کو امام مقدسی نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی اور صالحی الشامی نے فرمایا: اسے امام طبرانی نے ثقہ رجال سے روایت کیا ہے۔ امام سیوطی نے بھی فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۱۲: أخرجه المقدسي في الأحاديث المختارة، ۳۳۶/۹، الرقم: ۳۰۳،
والسيوطي في فض الوعاء/ ۸۶، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۱۶۹،
وقال: رواه الطبراني وترجم له فقال محمد بن يحيى الأسلمي عن عبد الله
بن الزبير ورجاله ثقات، والمباركفوري في تحفة الأحمدي، ۲/۱۰۰،
وقال: رواه الطبراني ورجاله ثقات، والصالح في سبل الهدى والرشاد،
۵۰۹/۸، وقال: رواه الطبراني ب رجال ثقات۔

۱۰۰/۳. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ بَسَطَ كَفَّيْهِ فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثُمَّ يَقُولُ: ﴿اللَّهُمَّ إِلَهِي، وَإِلَهَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ، وَإِلَهَ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَسْأَلُكَ أَنْ تَسْتَجِيبَ دَعْوَتِي، فَإِنِّي مُضْطَرٌّ، وَتَعْصِمَنِي فِي دِينِي، فَإِنِّي مُبْتَلَى، وَتَنَالِنِي بِرَحْمَتِكَ، فَإِنِّي مُذْنِبٌ، وَتَنْفِي عَنِّي الْفَقْرَ، فَإِنِّي مُتَمَسِّكٌ﴾ إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يَرُدَّ يَدَيْهِ خَائِبَتَيْنِ.

رَوَاهُ ابْنُ السُّنِّيِّ وَابْنُ عَسَاكَرَ وَالدَّيْلَمِيُّ وَالْهِنْدِيُّ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی بھی بندہ (مومن) ایسا نہیں جو ہر نماز کے بعد اپنی ہتھیلیاں (دعا کے لئے) پھیلاتا ہے پھر یہ کہتا ہے: ﴿اللَّهُمَّ إِلَهِي، وَإِلَهَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ، وَإِلَهَ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَسْأَلُكَ أَنْ تَسْتَجِيبَ دَعْوَتِي فَإِنِّي مُضْطَرٌّ، وَتَعْصِمَنِي فِي دِينِي، فَإِنِّي مُبْتَلَى، وَتَنَالِنِي بِرَحْمَتِكَ، فَإِنِّي مُذْنِبٌ، وَتَنْفِي عَنِّي الْفَقْرَ، فَإِنِّي مُتَمَسِّكٌ﴾ (اے میرے اللہ! اے میرے اور حضرت ابراہیم، اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کے معبود اور حضرت جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کے معبود، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری دعا قبول فرما کیونکہ میں مجبور ہوں اور تو مجھے میرے دین میں محفوظ رکھ کیونکہ میں آزمائش میں ہوں اور تو مجھے اپنی رحمت سے حصہ

۱۳: أخرجه ابن السُّنِّيِّ في عمل اليوم والليلة، ۵۲/۱، الرقم: ۱۳۹، وابن

عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۳۸۳/۱۶، والديلمى في مسند الفردوس،

۴۸۱/۱، الرقم: ۱۹۷۰، والهندي في كنز العمال، ۱۳۴/۲، الرقم:

۳۴۷۵، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ۱۷۱/۲۔

وافر عطا فرما کیونکہ میں گنہگار ہوں اور مجھ سے فقر کو دور فرما کیونکہ میں ایک مسکین ہوں۔
پھر اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ کرم پر لے لیتا ہے اور اس کے ہاتھوں کو ناکام واپس نہیں لوٹاتا۔
اس حدیث کو امام ابن السنی، ابن عساکر، دیلمی اور ہندی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۱/۱۴. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْبَيْتِ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَقَوْمٌ فِي الْمَسْجِدِ رَافِعِي أَيْدِيهِمْ يَدْعُونَ اللَّهَ ﻋَﻠَیْھِمْ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هَلْ تَرَى مَا أَرَى بِأَيْدِي الْقَوْمِ؟ فَقُلْتُ: مَا تَرَى فِي أَيْدِيهِمْ؟ فَقَالَ: نُورٌ. قُلْتُ: أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يُرِيَنِيهِ، قَالَ: فَدَعَا، فَرَأَيْتُهُ، فَقَالَ: يَا أَنَسُ، اسْتَعْجَلْ بِنَا حَتَّى نُشْرِكَ الْقَوْمَ، فَاسْرَعْتُ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَرَفَعْنَا أَيْدِينَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الدُّعَاءِ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی معیت میں گھر سے مسجد کی طرف نکلا (دیکھا) تو مسجد میں کچھ لوگ اپنے ہاتھوں کو اٹھائے اللہ ﻋَﻠَیْھِمْ سے دعا مانگ رہے تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم وہ چیز دیکھ رہے ہو جو ان کے ہاتھوں میں ہے؟ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ ان کے ہاتھوں میں کیا دیکھ رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (میں ان کے ہاتھوں میں) نور (دیکھ رہا ہوں) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے بھی یہ نور دکھائے، حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے دعا فرمائی تو میں نے بھی وہ نور دیکھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے انس! جلدی کرو تا کہ ہم بھی ان لوگوں کے ساتھ

۱۴: أخرجه البخاري في التاريخ الكبير، ۳/۲۰۲، الرقم: ۶۹۲، والطبراني في

كتاب الدعاء، ۱/۸۵، الرقم: ۲۰۶۔

(دعا میں) شریک ہو سکیں۔ لہذا میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جلدی جلدی ان لوگوں کی طرف گیا پھر ہم نے بھی (ان کے ساتھ شامل ہو کر) دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔“

اس حدیث کو امام بخاری نے التاریخ الکبیر اور طبرانی نے الدعاء میں روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ طبرانی کے ہیں۔

۱۰۲/۱۵. عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الصَّلَاةُ مَثْنَى، مَثْنَى تَشْهَدُ فِي كُلِّ رُكْعَتَيْنِ، وَتَخْشَعُ وَتَضَرَّعُ، وَتَمْسُكُنْ وَتَذَرُّعُ وَتُقْنِعَ يَدَيْكَ تَقُولُ تَرْفَعُهُمَا إِلَى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِطُورِنِهِمَا وَجْهَكَ وَتَقُولُ: يَا رَبِّ، يَا رَبِّ، وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نماز (نفل) دو دو رکعتیں ہیں ہر دو رکعت کے بعد تشهد ہے، خشوع و خضوع سکون اور اپنے رب کی طرف ہاتھوں کو (دعا میں) اس طرح اٹھانا کہ ان کا اندرونی حصہ منہ کی جانب رہے اور پھر کہنا: اے رب! اے رب! جس نے ایسا نہ کیا وہ ایسا ہے وہ ایسا ہے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۵: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصلاة عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في التخشع في الصلاة، ۲/۲۲۵، الرقم: ۳۸۵، والنسائي في السنن الكبرى، ۱/۲۱۲، ۴۵۰، الرقم: ۶۱۵، ۱۴۴۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۱۶۷، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۸/۲۹۵، الرقم: ۷۵۷، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/۲۰۳، الرقم: ۷۷۰، وأبو المحاسن في معاصر المختصر، ۱/۳۸، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ۱/۱۰۶، وابن قتيبة في تأويل مختلف الحديث، ۱/۱۶۸۔

۱۰۳/۱۶. عَنِ الْمُطَّلِبِ رحمہ اللہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: الصَّلَاةُ مَشَى مَشَى أَنْ تَشْهَدَ فِي كُلِّ رَكَعَتَيْنِ وَأَنْ نَبَّاسَ وَتَمَسُكَنَ وَتُقْنِعَ بِيَدَيْكَ وَتَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اَللّٰهُمَّ فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَهِيَ خِدَاجٌ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

وَقَالَ الْإِمَامُ ابْنُ خُزَيْمَةَ بَعْدَ تَحْرِيجِ الْحَدِيثِ الْمَذْكُورِ: فِي هَذَا الْخَبَرِ زِيَادَةُ شَرْحِ ذِكْرِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِقَوْلِ: اَللّٰهُمَّ اَللّٰهُمَّ، وَفِي خَبَرِ اللَّيْثِ تَرْفَعُهُمَا إِلَى رَبِّكَ تَسْتَقْبِلُ بِهِمَا وَجْهَكَ وَتَقُولُ: يَا رَبِّ يَا رَبِّ، وَرَفَعَ الْيَدَيْنِ وَتَشْهَدُ قَبْلَ التَّسْلِيمِ لَيْسَ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ، وَهَذَا ذَالٌ عَلَى أَنَّهُ إِنَّمَا أَمَرَهُ بِرَفْعِ الْيَدَيْنِ وَالِدُّعَاءِ وَالْمَسْأَلَةِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ مِنَ الْمَشَى.

”حضرت مُطَّلِب رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کی دو دو رکعتیں ہیں ہر دو رکعت پر تشہد ہے اور (نماز سے فراغت کے بعد بندہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں اپنی) مصیبت و غربت کا حال عرض کرتا ہے دونوں ہاتھ پھیلا کر کہتا

۱۶: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في صلاة النهار، ۲/۲۹، الرقم: ۱۲۹۶، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في صلاة الليل والنهار مشى مشى، ۱/۴۱۹، الرقم: ۱۳۲۵، والنسائي في السنن الكبرى، ۱/۲۱۲، ۴۵۱، الرقم: ۶۱۶، ۱۴۴۱، وابن خزيمة في الصحيح، ۲/۲۲۰-۲۲۱، الرقم: ۱۲۱۲-۱۲۱۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۱۶۷، والدارقطني في السنن، ۱/۴۱۸، الرقم: ۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲/۴۸۸، الرقم: ۴۳۵۴، والديلمي في مسند الفردوس، ۲/۴۰۷، الرقم: ۳۸۱۱، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲۰۳/۱، الرقم: ۷۷۰.

ہے، یا اللہ! (یہ عطا فرما، وہ عطا فرما) یا اللہ! جو ایسا نہ کرے اس کی نماز نامکمل ہے۔“

اس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ، نسائی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

امام ابن خزیمہ الصحيح میں اس حدیث کی تخریج کے بعد فرماتے ہیں: اس حدیث میں دعا میں ہاتھ اٹھانے کی مزید شرح ہے اور یہ کہ دعا مانگنے والے کو کہنا چاہیے: اے اللہ! اے اللہ! اور لیث کی روایت میں ہے کہ دعا مانگنے والا اپنے دونوں ہاتھ اللہ تعالیٰ کی طرف اٹھائے اور انہیں اپنے چہرہ کے سامنے رکھے اور یہ کہے: اے پروردگار! اے میرے رب! اور رفع یدین اور سلام سے پہلے تشهد سنت نماز میں سے نہیں ہے اور یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رفع یدین، اور دعا، اور سوال کرنا سلام کے بعد ہے یعنی دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد (اور نماز مکمل کرنے کے بعد) دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنی چاہیے۔“

۱۷/۱۰۴. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَلَمْ سَأَلُهُ أَنْ تَرَفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْكَ أَوْ نَحْوَهُمَا وَالْإِسْتِغْفَارُ أَنْ تُشِيرَ بِإِصْبَعٍ وَاحِدٍ

۱۷-۱۸: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب الدعاء، ۷۹/۲، الرقم: ۱۴۸۹-۱۴۹۰، وعبد الرزاق في المصنف، ۲/۲۵۰، الرقم: ۳۲۴۷، والطبراني في كتاب الدعاء، ۸۶/۱، الرقم: ۲۰۸، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۹/۸۶، الرقم: ۴۶۸-۴۶۹، والعسقلاني في فتح الباري، ۱۱/۱۴۳، وقال: أخرجه أبو داود والحاكم، وأيضاً في الدراية في تخریج أحادیث الهدایة، ۲/۱۷، الرقم: ۴۲۶، والزیلعی فی نصب الرایة، ۳/۵۱، والصنعانی فی سبل السلام، ۴/۲۱۹، والزرقانی فی شرح الموطأ، ۲/۵۹، الرقم: ۱۲۳، والمنأوی فی فیض القدير، ۱/۱۸۴، والعظیم آبادی فی عون المعبود، ۴/۲۵۳۔

وَالِابْتِهَالُ أَنْ تَمُدَّ يَدَيْكَ جَمِيعًا.

۱۰۵/۱۸. وفي رواية: عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ: وَالِابْتِهَالُ هَكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ ظُهُورَهُمَا مِمَّا يَلِي وَجْهَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالتَّيَمِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مانگنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں تک اٹھایا ان کے برابر اور استغفار ایک انگلی سے اشارہ کرنا ہے اور اظہارِ عجز دونوں ہاتھوں کا اکٹھے پھیلانا ہے۔ اور حضرت عباس بن عبداللہ بن معبد بن عباس رضی اللہ عنہ اسی حدیث کی روایت میں فرماتے ہیں کہ اظہارِ عجز اس طرح ہے: پھر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور ان کی پشت اپنے چہرے کے سامنے رکھی۔“

اس حدیث کو امام ابو داود، عبدالرزاق اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۶/۱۹. وَقَالَ الْإِمَامُ أَبُو زَكْرِيَا يَحْيَى بْنُ شَرَفِ النَّوَوِيِّ (۶۳۱-۶۷۶ هـ): قَالَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا وَغَيْرِهِمُ السُّنَّةُ: فِي كُلِّ دُعَاءٍ لِرَفْعِ بَلَاءٍ كَالْقَحْطِ وَنَحْوِهِ أَنْ يَرْفَعَ يَدَيْهِ وَيَجْعَلَ ظَهْرَ كَفِّهِ إِلَى السَّمَاءِ احْتِجُوا بِهَذَا الْحَدِيثِ قَوْلُهُ: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْإِسْتِسْقَاءِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ ابْطِئِهِ، هَذَا الْحَدِيثُ يُؤْهِمُ ظَاهِرُهُ أَنَّهُ لَمْ يَرْفَعْ ﷺ إِلَّا فِي الْإِسْتِسْقَاءِ وَلَيْسَ الْأَمْرُ كَذَلِكَ بَلْ قَدْ ثَبَتَ رَفْعُ يَدَيْهِ ﷺ فِي الدُّعَاءِ فِي مَوَاطِنَ غَيْرِ الْإِسْتِسْقَاءِ وَهِيَ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ تُحْصَرَ وَقَدْ جَمَعْتُ مِنْهَا نَحْوًا مِنْ ثَلَاثِينَ

۱۹: أخرجه النووي في شرحه على صحيح مسلم، ۶/ ۱۹۰۔

حَدِيثًا مِّنَ الصَّحِيحَيْنِ أَوْ أَحَدِهِمَا.

”امام ابو زکریا یحییٰ بن شرف نووی (۶۳۱-۶۷۶ھ) نے فرمایا: ہمارے علمائے کرام اور بعض دیگر نے کہا ہے کہ ہر دعا میں جو کسی مصیبت جیسے قحط وغیرہ کے ٹالنے کے لئے ہو ہاتھ اٹھانا سنت ہے اور وہ اس طرح کہ اپنی ہتھیلیوں کی پشت آسمان کی طرف کرے۔ اس حدیث کو دلیل بناتے ہوئے بعض لوگوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کے علاوہ دعا میں ہاتھ بلند نہیں فرماتے تھے حتیٰ کہ (جب آپ ہاتھ بلند فرماتے تو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی مبارک نظر آتی تھی۔ اس حدیث کا ظاہر یہ وہم پیدا کرتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کے علاوہ ہاتھ بلند نہیں فرماتے تھے جبکہ درحقیقت معاملہ ایسا ہرگز نہیں بلکہ یہ بات ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز استسقاء کے علاوہ دیگر مواقع پر بھی ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی ہے اور یہ مواقع بے شمار ہیں اور میں نے صحیحین یا ان دونوں میں کسی ایک میں سے اس طرح کی تیس احادیث جمع کی ہیں۔“

۲۰/۱۰۷. قال العلامة ابن تيمية (۶۶۱-۷۲۸ھ) في الفتاوى: وَإِنْ أَرَادَ أَنْ مَدَّ اللَّهُ لَا يَرْفَعُ إِلَيْهِ يَدَيْهِ فَهَذَا خِلَافٌ مَا تَوَاتَرَتْ بِهِ السُّنَنُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَا فَطَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ عِبَادَهُ مِنْ رَفْعِ الْأَيْدِي إِلَى اللَّهِ فِي الدُّعَاءِ.

”علامہ ابن تیمیہ (۶۶۱-۷۲۸ھ) نے اپنے فتاویٰ میں بیان کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا اس کثرت سے ثابت ہے کہ اس کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔ نیز فرماتے ہیں کہ اس کی احادیث متواتر ہیں اور اگر اس سے کسی نے یہ مراد لیا ہے

کہ دعا کرنے والا اپنے ہاتھ نہ اٹھائے تو یہ حضور نبی اکرم ﷺ سے منقول سنن متواترہ کے خلاف ہے اور اس (انسانی) فطرت کے بھی خلاف ہے جس پر اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں (یعنی مانگنے والا ہمیشہ ہاتھ بڑھاتا ہے) اور وہ یہ ہے کہ دعا میں اللہ تعالیٰ کی طرف ہاتھ بلند کئے جائیں۔“

۲۱/۱۰۸. وأخرج الإمام ابن رجب الحنبلي (۷۳۶-۷۹۵هـ): مَدَّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ وَهُوَ مِنْ آدَابِ الدُّعَاءِ الَّتِي يُرَجَى بِسَبَبِهَا إِجَابَتُهُ.

”امام ابن رجب حنبلی (۷۳۶-۷۹۵ھ) نے ایک طویل حدیث میں (حضور نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی کی کیفیت دعا بیان کرتے ہوئے) بیان کیا: انہوں نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کئے اور یہ آداب دعا میں سے جس کے سبب امید قبولیت رکھی جاتی ہے۔“

۲۲/۱۰۹. وقال الإمام جلال الدين السيوطي (۸۴۹-۹۱۱هـ): أَحَادِيثُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ فَقَدْ وَرَدَ عَنْهُ ﷺ نَحْوُ مِائَةِ حَدِيثٍ فِيهِ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ وَقَدْ جَمَعْتُهَا فِي جُزْءٍ ﴿فَضَّ الْوَعَا فِي أَحَادِيثِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ﴾ لَكِنَّهَا فِي قَضَايَا مُخْتَلِفَةٍ فَكُلُّ قَضِيَةٍ مِنْهَا لَمْ تَتَوَاتَرَ وَالْقَدَرُ الْمَشْتَرَكُ فِيهَا وَهُوَ الرُّفْعُ عِنْدَ الدُّعَاءِ تَوَاتَرَ بِاعْتِبَارِ الْمَجْمُوعِ.

”امام جلال الدین سیوطی (۸۴۹-۹۱۱ھ) نے فرمایا: دعا کے لئے ہاتھ

۲۱: أخرجه ابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ۱/ ۱۰۵.

۲۲: أخرجه السيوطي في تدريب الراوي، ۲/ ۱۸۰.

اٹھانے کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ سے تقریباً سو کے قریب احادیث منقول ہیں جن میں یہ مذکور ہے کہ آپ ﷺ نے دعا میں ہاتھ بلند فرمائے ہیں ان تمام احادیث کو میں نے ایک مستقل کتاب (فض الوعا فی أحادیث رفع الیدین فی الدعاء) میں جمع کر دیا ہے اگرچہ یہ دعائیں مختلف مواقع سے متعلق ہیں مگر ان میں ہاتھ اٹھانا چونکہ قدر مشترک ہے اس لئے یہ (یعنی ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا) مجموعی اعتبار سے احادیث متواتر (سے ثابت) ہو گیا۔“

بَابُ فِي مَسْحِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْوَجْهِ بَعْدَ الدُّعَاءِ

﴿دعا کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرنا﴾

۱۱۰/۱. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ، لَمْ يَحْطَّهْمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْحَاكِمُ وَالْبَزَّازُ، وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو اپنے چہرہ اقدس پر پھیرنے سے پہلے (ہاتھ) نیچے نہ کرتے تھے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، عبد الرزاق، حاکم اور بزار نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۱۱/۲. عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا

۱: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء في رفع الأيدي

عند الدعاء، ۵/۴۶۳، الرقم: ۳۳۸۶، وعبد الرزاق في المصنف،

۲/۲۴۷، الرقم: ۳۲۳۴، والحاكم في المستدرک، ۱/۷۱۹، الرقم:

۱۹۶۷، والبزار في المسند، ۱/۲۴۳، الرقم: ۱۲۹، والطبراني في المعجم

الأوسط، ۷/۱۲۴، الرقم: ۷۰۵۳، وعبد بن حميد في المسند، ۱/۴۴،

الرقم: ۳۹، والسيوطي في الجامع الصغير، ۱/۱۵۶، الرقم: ۲۳۶،

والمنائي في فيض القدير، ۵/۱۳۸۔

۲: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب الدعاء، ۲/۷۹، الرقم:

۱۴۹۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۲۲۱، والطبراني في المعجم الكبير، —

دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالتَّبْرَانِيُّ.

”حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا کے لئے اپنے دونوں ہاتھ مبارک بلند فرماتے تو (دعا کے بعد) اپنے چہرہ انور پر ہاتھ پھیرتے۔“ اس حدیث کو امام ابو داود، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳/۱۱۲. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَا تَسْتُرُوا الْجُدْرَ، مَنْ نَظَرَ فِي كِتَابِ أَخِيهِ بَغَيْرِ إِذْنِهِ فَإِنَّمَا يَنْظُرُ فِي النَّارِ سَلُّوا اللَّهَ بِبَطُونِ أَكْفِكُمْ وَلَا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهِمَا فَإِذَا فَرَعْتُمْ فَاْمَسَحُوا بِهَا وَجُوهَكُمْ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالتَّبْرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

..... ۲۲/۲۴۱، الرقم: ۶۳۱، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲/۴۵، والسيوطي في الجامع الصغير، ۱/۱۴۵، الرقم: ۲۱۶، والمقرئ في مختصر كتاب الوتر، ۱/۱۵۲.

۳: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب الدعاء، ۲/۷۸، الرقم: ۱۴۸۵، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۵۲، الرقم: ۲۹۴۰۵، والحاكم في المستدرک، ۱/۷۱۹، الرقم: ۱۹۶۸، وابن أبي عاصم في الأحاد والمثنائي، ۴/۴۱۰، الرقم: ۲۴۵۹، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۰/۳۱۹، الرقم: ۱۰۷۷۹، وأيضاً في مسند الشاميين، ۲/۴۳۲، الرقم: ۱۶۳۹، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲/۲۱۲، الرقم: ۲۹۶۹، والديلمي في مسند الفردوس، ۲/۳۰۶، الرقم: ۳۳۸۳، والمقرئ في مختصر كتاب الوتر، ۱/۱۵۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۱۶۹، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ۱۱/۳۳۷.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دیواروں کو (پردوں سے) نہ چھپایا کرو اور جو شخص اپنے بھائی کا خط بغیر اس کی اجازت کے دیکھتا ہے بیشک وہ جہنم کی آگ میں دیکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ہتھیلیاں اوپر کر کے سوال کیا کرو اور ہاتھوں کی پشت اوپر نہ رکھا کرو اور جب دعا سے فارغ ہو جاؤ تو انہیں چہروں پر مل لیا کرو۔“

اس حدیث کو امام ابو داود، حاکم، ابن ابی شیبہ، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے، اور امام بیہقی نے فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۴/۱۱۳. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا دَعَوْتَ اللَّهَ، فَأَدْعُ بِبُطُونِ كَفَيْكَ. وَلَا تَدْعُ بِظُهُورِهِمَا. فَإِذَا فَرَغْتَ فَأَمْسَحْ بِهِمَا وَجْهَكَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ ﷻ سے دعا کرو تو اپنے ہاتھ کی ہتھیلیوں سے دعا کیا کرو نہ کہ ان کی پشت سے اور جب دعا سے فارغ ہو جاؤ تو اپنے ہاتھوں کو منہ پر مل لو۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۴: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب رفع اليدين في الدعاء، ۱/۲۷۲، الرقم: ۳۸۶۶، وأيضاً في كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب من رفع يديه في الدعاء ومسح بهما وجهه، ۱/۳۷۳، الرقم: ۱۱۸۱، والكناني في مصباح الزجاجة، ۱/۱۴۱، الرقم: ۴۲۲، والمقرئ في مختصر كتاب الوتر، ۱/۱۵۱، الرقم: ۶۵، والسيوطي في شرح سنن ابن ماجه، ۱/۲۷۵، الرقم: ۳۸۶۶۔

۵/۱۱۴. عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ صَدْرِهِ فِي الدُّعَاءِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ.

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَقَالَ: وَرُبَّمَا رَأَيْتُ مَعْمَرًا يَفْعَلُهُ وَأَنَا أَفْعَلُهُ.

”امام زہری فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ دعا میں اپنے دست مبارک سینہ اقدس تک بلند فرماتے اور پھر دعا کے بعد ان کو اپنے چہرہ انور پر پھیر لیتے۔“

اس حدیث کو امام عبد الرزاق نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام معمر کو اکثر (دعا میں) ایسے کرتے دیکھا اور میرا اپنا معمول بھی یہی ہے۔

۶/۱۱۵. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ رَبَّكُمْ حَيٌّ كَرِيمٌ، يَسْتَحْيِي أَنْ يَرْفَعَ الْعَبْدُ يَدَيْهِ، فَيَرُدُّهُمَا صِفْرًا لَا خَيْرَ فِيهِمَا، فَإِذَا رَفَعَ أَحَدُكُمْ يَدَيْهِ فَلْيَقُلْ: ﴿يَا حَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا

۵: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ۲/۲۴۷، الرقم: ۳۲۳۴-۳۲۳۵، وأيضاً، ۳/۱۲۳، الرقم: ۵۰۰۳۔

۶: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ۳/۱۰۶، الرقم: ۸۷۶، وأبو يعلى في المسند، ۳/۳۹۱، الرقم: ۱۸۶۷، والبخاري عن سلمان ؓ في المسند، ۶/۴۷۸، الرقم: ۲۵۱۱، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۲/۴۲۳، الرقم: ۱۳۵۵۷، وابن راشد في الجامع، ۱۰/۴۴۳، والقضاعي في مسند الشهاب، ۲/۱۶۵، الرقم: ۱۱۱۱، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۳۱۵، الرقم: ۲۵۲۷، والدليمي في مسند الفردوس، ۱/۲۲۱، الرقم: ۸۴۷، والهشمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۱۶۹، والهندي في كنز العمال، ۲/۸۷، الرقم: ۳۲۶۶، ۳۲۶۸۔

أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ﴿ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ إِذَا رَدَّ يَدَيْهِ فَلْيَقْرِغْ ذَلِكَ الْخَيْرَ عَلَى وَجْهِهِ. رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ وَأَبُو يَعْلَى وَالْبَزَارُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک تمہارا رب بڑا حیا دار اور کریم ہے وہ اس بات سے حیا محسوس کرتا ہے کہ اس کا کوئی بندہ (اس کے سامنے دعا کے لئے) ہاتھ اٹھائے اور وہ انہیں خالی لوٹا دے۔ پس جب بھی تم میں سے کوئی دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو یوں کہے: ﴿يَا حَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ﴾ یہ کلمات تین بار دہرائے پھر جب وہ اپنے ہاتھوں کو (واپس) ہٹائے تو وہ انہیں اپنے چہرے پر پھیر لے۔“

اس حدیث کو امام ابن حبان، ابویعلیٰ، بزار اور طبرانی نے مذکورہ الفاظ میں روایت کیا ہے۔

۷/۱۱۶. وقال الإمام البيهقي (۳۸۴-۴۵۸ھ) في الشعب وأما آدابه:

فَمِنْهَا: الْمُحَافَظَةُ عَلَى الدُّعَاءِ فِي الرَّخَاءِ دُونَ تَخْصِيصِ حَالِ الشَّدَّةِ وَالْبَلَاءِ.

وَمِنْهَا: افْتِتَاحُ الدُّعَاءِ وَخَتْمُهُ بِالصَّلَاةِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

وَمِنْهَا: أَنْ يَدْعُوَ فِي ذُبُرِ صَلَوَاتِهِ.

وَمِنْهَا: أَنْ يَرْفَعَ الْيَدَيْنِ حَتَّى يُحَازِيَ بِهِمَا الْمُنْكَبِينَ إِذَا دَعَا.

وَمِنْهَا: أَنْ يَمْسَحَ وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ إِذَا فَرَغَ مِنَ الدُّعَاءِ.

”امام بیہقی رحمہ اللہ (۳۸۴-۴۵۸ھ) نے شعب الایمان میں فرمایا: آداب

دعا میں سے ہے:

(انسان کا) ہمیشہ دعا پر استقامت اختیار کرنا خواہ وہ خوشحالی میں ہو اور دعا کو

صرف سختی اور مصیبت کے (وقت کے) ساتھ خاص نہ کرنا۔

اور یہ کہ دعا کے آغاز اور آخر میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا۔

اور یہ کہ اپنی (ہر) نماز کے بعد دعا کرنا۔

اور یہ کہ (دونوں) ہاتھوں کو دعا میں اپنے کندھوں کے برابر بلند کرنا۔

اور یہ کہ دعا سے فارغ ہو کر اپنے ہاتھوں کو چہرے پر پھیرنا۔“

بَابُ فِي الذِّكْرِ بِالْجَهْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَاتِ

﴿فرض نمازوں کے بعد بآواز بلند ذکر کرنے کا بیان﴾

۱/۱۱۷. عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَفَعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُنْتُ أَعْلَمُ، إِذَا انْصَرَفُوا، بِذَلِكَ، إِذَا سَمِعْتُهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو معبد مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ عہد نبوی ﷺ میں فرض نماز سے فارغ ہونے کے بعد ذکر بالجہر (یعنی بلند آواز سے ذکر) کرنا رائج تھا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں لوگوں کے (نماز سے) فارغ ہونے کو اسی (ذکر کی بلند آواز) سے جان لیتا جب میں اسے سنتا۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلاة، باب الذكر بعد الصلوة، ۱/ ۲۸۸، الرقم: ۸۰۵، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب الذكر بعد الصلوة، ۱/ ۴۱۰، الرقم: (۱۲۲) ۵۸۳، وعبد الرزاق في المصنف، ۲/ ۲۴۵، الرقم: ۳۲۲۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/ ۳۶۷، الرقم: ۳۴۷۸۔

۲/۱۱۸. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالتَّكْبِيرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی نماز کے ختم ہو جانے کو تکبیر کی آواز (یعنی بلند آواز سے اللہ اکبر کا ذکر کرنے) سے جان لیا کرتے تھے۔“ یہ روایت متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۳/۱۱۹. وَفِي رَوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْهُ: قَالَ: مَا كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا بِالتَّكْبِيرِ.

اور مسلم کی ایک روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی الفاظ یوں ہیں: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی نماز ختم ہونے کو صرف اللہ اکبر (کی بلند آوازوں) کے ساتھ ہی پہچانتے تھے۔“

۳-۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلاة، باب الذكر بعد الصلوة، ۱/ ۲۸۸، الرقم: ۸۰۶، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب الذكر بعد الصلاة، ۱/ ۴۱۰، الرقم: (۱۲۰، ۱۲۱) ۵۸۳، والشافعي في المسند، ۱/ ۴۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/ ۲۲۲، الرقم: ۱۹۳۳، وابن خزيمة في الصحيح، ۳/ ۱۲۱، وابن حبان في الصحيح، ۵/ ۶۱۰، الرقم: ۲۲۳۲، وأبو يعلى في المسند، ۴/ ۲۷۹، الرقم: ۲۳۹۲، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۱/ ۴۲۴، الرقم: ۱۲۲۰۰، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲/ ۱۸۴، الرقم: ۲۸۳۷، وأبو نعيم في المسند المستخرج، ۲/ ۱۸۳، الرقم: ۱۲۹۳، والعسقلاني في فتح الباري، ۲/ ۳۲۶، الرقم: ۸۰۶، وابن حزم في المحلى، ۴/ ۲۶۰، الرقم: ۵۰۶، والقاضي عياض في مشارق الأنوار، ۱/ ۸۲۔

قال النووي في شرحه: إِنَّ ذِكْرَ اللِّسَانِ مَعَ حُضُورِ الْقَلْبِ أَفْضَلُ مِنَ الْقَلْبِ وَحْدَهُ. (۱)

”امام نووی فرماتے ہیں کہ حضور قلب کے ساتھ زبان سے ذکر بالجہر کرنا (صرف) ذکر بالقلب سے افضل ہے۔“

۴/۱۲۰. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شَبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي، أَتَيْتُهُ هَرُولَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ میرے متعلق جیسا خیال رکھتا ہے میں اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں۔ جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر (یعنی ذکر خفی) کرے تو میں بھی (اپنے شایانِ شان) دل میں اس کا ذکر کرتا ہوں، اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر (یعنی ذکر جلی) کرے تو میں اس سے بہتر

(۱) النووي في شرحه على صحيح مسلم، ۱۶/۱۷۔

۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: ويحذركم الله نفسه، ۶/۲۶۹۴، الرقم: ۶۹۷۰، ومسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب الحث على ذكر الله تعالى، ۴/۲۰۶۱، الرقم: ۲۶۷۵، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب في حسن الظن بالله ﷻ، ۵/۵۸۱، الرقم: ۳۶۰۳۔

جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت بھر میرے نزدیک آئے تو میں ایک بازو برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں۔ اگر وہ ایک بازو برابر میرے نزدیک آئے تو میں دو بازوؤں کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آئے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۵/۱۲۱. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلَقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَا أَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ. قَالَ: اللَّهُ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوا: وَاللَّهِ، مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ. قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تَهْمَةً لَكُمْ. وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَلَى حَلَقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: مَا أَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ وَنُحَمِّدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنْ بِهِ عَلَيْنَا. قَالَ: اللَّهُ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوا: وَاللَّهِ، مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ. قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تَهْمَةً لَكُمْ وَلَكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ ﷻ يَبْهِي بِكُمْ الْمَلَائِكَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا گزر مسجد میں حلقہ ذکر میں بیٹھے ہوئے لوگوں پر ہوا، انہوں نے دریافت فرمایا: تم (یہاں) کیوں

۵: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، ۴/ ۲۰۷۵، الرقم: ۲۷۰۱، والنسائي في السنن، كتاب آداب القضاة، باب كيف يستحلف الحاكم، ۸/ ۲۴۹، الرقم: ۵۴۲۶، وأبو يعلى في المسند، ۱۳/ ۳۸۱، الرقم: ۷۳۸۷۔

بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے بیٹھے ہیں۔ انہوں نے دوبارہ دریافت کیا: بخدا کیا تم صرف اسی لیے بیٹھے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: بخدا! ہم صرف اسی مقصد سے یہاں بیٹھے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تم پر کسی بدگمانی کی وجہ سے تم سے قسم نہیں لی۔ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو سب سے کم روایت کرنے والا ہوں اور بے شک ایک بار حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے اصحاب کے ایک حلقہ سے گزر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے دریافت فرمایا: تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے بیٹھے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کی طرف ہدایت دے کر ہم پر جو احسان فرمایا ہے اُس کا شکر ادا کرنے بیٹھے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخدا تم صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: بخدا! ہم اسی وجہ سے بیٹھے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تم پر کسی بدگمانی کی وجہ سے تم سے قسم نہیں لی، بلکہ ابھی میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے تھے اور انہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر کر رہا ہے۔“ اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۶/۱۲۲. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَى نَاسًا نَارًا فِي الْمَقْبَرَةِ فَاتَوَّاهَا فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الْقَبْرِ وَإِذَا هُوَ يَقُولُ: نَاوِلُونِي صَاحِبَكُمْ. فَإِذَا هُوَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالذِّكْرِ.
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيْمِيُّ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ

۶: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب في الدفن بالليل، ۲/۳، ۲۰۱،
الرقم: ۳۱۶۴، والطبراني في المعجم الكبير، ۲/۱۸۲، الرقم: ۱۷۴۳،
والحاكم في المستدرک، ۱/۵۲۳، الرقم: ۱۳۶۲، والبيهقي في السنن
الكبرى، ۴/۳۱، الرقم: ۳۷۰۱۔

لوگوں نے قبرستان میں روشنی دیکھی تو وہاں گئے۔ دیکھا تو حضور نبی اکرم ﷺ ایک قبر میں کھڑے فرما رہے تھے: اپنے ساتھی (کی میت) مجھے پکڑاؤ۔ وہ ایسا آدمی تھا جو بلند آواز سے ذکر الہی کیا کرتا تھا۔“ اس حدیث کو امام ابو داؤد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۷/۱۲۳. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ لَيْلَةً فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُصَلِّي يَخْفِضُ مِنْ صَوْتِهِ. قَالَ: وَمَرَّ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُصَلِّي رَافِعًا صَوْتَهُ. قَالَ: فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي تَخْفِضُ صَوْتَكَ. قَالَ: قَدْ أَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: وَقَالَ لِعُمَرَ: مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي رَافِعًا صَوْتَكَ. قَالَ: فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أُوقِظُ الْوَسْطَانِ وَأَطْرُدُ الشَّيْطَانَ. زَادَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا أَبَا بَكْرٍ، ارْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا، وَقَالَ لِعُمَرَ: اخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا.

رواہ ابو داؤد وابن خزيمة وابن حبان، وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط مسلم.

”حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک رات باہر نکلے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آہستہ آواز میں نماز پڑھ رہے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے

۷: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في رفع الصوت بالقراءة في صلاة الليل، ۲ / ۳۷، الرقم: ۱۳۲۹، وابن خزيمة في الصحيح، ۱۸۹/۲، الرقم: ۱۱۶۱، وابن حبان في الصحيح، ۶/۳، الرقم: ۷۳۳، والحاكم في المستدرک، ۴۵۴/۱، الرقم: ۱۱۶۸، والطبرانی في المعجم الأوسط، ۱۸۱/۷، الرقم: ۷۲۱۹، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۱/۳، الرقم: ۴۷۶۔

پاس سے گزرے تو وہ بلند آواز میں نماز پڑھ رہے تھے۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں دونوں حضرات اکٹھے ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! میں تمہارے پاس سے گزرا تو تم آہستہ آواز کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس (رب) کو سنا رہا تھا جس سے سرگوشی کر رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! میں تمہارے پاس سے بھی گزرا تو تم بلند آواز سے نماز پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں سونے والوں کو جگا رہا تھا اور شیطان کو بھگا رہا تھا۔ (اس حدیث کے ایک راوی) حسن نے اپنی روایت میں یہ بھی کہا کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! تم اپنی آواز تھوڑی بلند کر لو اور حضرت عمر ؓ سے فرمایا: تم اپنی آواز تھوڑی پست کر لیا کرو۔“

اس حدیث کو امام ابو داؤد، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

۸/۱۲۴. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِزَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثًا يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالثَّلَاثَةِ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: وَهَذَا الْإِسْنَادُ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

”حضرت عبد الرحمن بن ابزی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب نماز سے فارغ ہو کر سلام پھیر لیتے تو تین مرتبہ ﴿سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ﴾ کہتے اور تیسری مرتبہ آواز بلند فرماتے۔“

۸: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، باب ما يقول إذا فرغ من وتره،

۱۸۴/۶، الرقم: ۱۰۵۷۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴۰۶/۳، الرقم:

۱۵۳۹۵، والحاكم في المستدرک، ۴۰۶/۱، الرقم: ۱۰۰۹۔

اس حدیث کو امام نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس کی سند شیخین (بخاری و مسلم) کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

۹/۱۲۵. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ قَوْمٍ اجْتَمَعُوا يَذْكُرُونَ اللَّهَ لَا يُرِيدُونَ بِذَلِكَ إِلَّا وَجْهَهُ إِلَّا نَادَاهُمْ مَنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ قُومُوا مَغْفُورًا لَكُمْ قَدْ بُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبْرَانِيُّ، وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاتُهُ مُحْتَجٌّ بِهِمْ فِي الصَّحِيحِ، وَقَالَ الْمُقَدِّسِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُ أَحْمَدَ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی قوم ذکرِ الہی کے لئے جمع ہوتی ہیں اور اس سے اس کا مقصد رضاءِ الہی کے حصول کے سوا کچھ نہیں ہوتا تو آسمان سے ایک منادی انہیں ندا کرتا ہے کہ کھڑے ہو جاؤ اس حال میں کہ تم بخش دیئے گئے ہو۔ بے شک تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے گئے ہیں۔“

۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۴۲/۳، الرقم: ۱۲۴۷۶، وأيضاً في الزهد، ۲۰۵/۱، وأبو يعلى في المسند، ۱۶۷/۷، الرقم: ۴۱۴۱، وابن أبي شيبه في المصنف، ۶۰/۶، الرقم: ۲۹۴۷۷، وأيضاً، ۲۴۴/۷، الرقم: ۳۵۷۱۳، والطبراني في المعجم الأوسط، ۱۵۴/۲، الرقم: ۱۵۵۶، وأيضاً في المعجم الكبير، ۲۱۲/۶، الرقم: ۶۰۳۹، والبيهقي في شعب الإيمان، ۴۰۱/۱، الرقم: ۴۵۴، الرقم: ۵۳۴، ۶۹۴ - ۶۹۵، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۲۳۴/۷ - ۲۳۶، الرقم: ۲۶۷۵ - ۲۶۷۸، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲۶۰/۲، الرقم: ۲۳۲۰، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۱۰۸/۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۷۶/۱۰.

اس حدیث کو امام احمد، ابویعلیٰ، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا: اسے امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی صحیح حدیث میں حجت ہیں۔ جبکہ امام مقدسی نے بھی فرمایا: اس کی اسناد حسن ہے اور امام بیہقی نے فرمایا: امام احمد کی سند کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۱۰/۱۲۶. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَقُولُ الرَّبُّ ﷻ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: سَيَعْلَمُ أَهْلُ الْجَمْعِ مَنْ أَهْلُ الْكَرَمِ؟ فَقِيلَ: وَمَنْ أَهْلُ الْكَرَمِ، يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَهْلُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ فِي الْمَسَاجِدِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبْنُ حَبَّانَ وَأَبُو يَعْلَى وَالتَّطَبَّرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادَيْنِ وَأَحَدُهُمَا حَسَنٌ.

”حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ ﷻ فرماتا ہے: قیامت کے دن اکٹھا ہونے والوں کو پتہ چلے گا کہ بزرگی اور سخاوت والے کون ہیں؟ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! بزرگی والے کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مساجد میں مجالس ذکر منعقد کرنے والے۔“

اس حدیث کو امام احمد، ابن حبان، ابویعلیٰ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: امام احمد نے اسے دو اسناد سے بیان کیا ہے ان میں سے ایک حسن ہے۔

- ۱۰: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۶۸/۳، ۷۶، الرقم: ۱۱۶۷۰،
۱۱۷۴۰، وأبو يعلى في المسند، ۵۳۱/۲، الرقم: ۱۴۰۳، وابن حبان في
الصحیح، ۹۸/۳، الرقم: ۸۱۶، والطبرانی في الدعاء، ۵۲۷/۱-۵۲۸،
الرقم: ۱۸۸۸-۱۸۸۹، والبيهقي في شعب الإيمان، ۴۰۱/۱، الرقم:
۵۳۵، والديلمي في مسند الفردوس، ۲۵۳/۵، الرقم: ۸۱۰۴، والمنذري
في الترغيب والترهيب، ۲۵۹/۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۷۶/۱۰۔

مصادر التخریج

- ۱۔ القرآن الکریم۔
- ۲۔ آلوسی، ابو الفضل شهاب الدین السید محمود (م ۱۲۷۰ھ)۔ روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی۔ بیروت، لبنان: دار الاحیاء التراث۔
- ۳۔ ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان (۱۵۹-۲۳۵ھ/۷۶-۷۷۹ھ)۔ المصنف۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔
- ۴۔ ابن اسحاق، محمد بن محمد بن احمد الحاکم، ابو احمد (۲۸۵-۳۷۸ھ)۔ شعار أصحاب الحدیث۔ کویت: دار الخلفاء۔
- ۵۔ ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱-۷۲۸ھ/۶۳-۱۲۶۳ھ)۔ مجموع فتاویٰ۔ مکتبہ ابن تیمیہ۔
- ۶۔ ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰-۵۷۹ھ/۱۱۱۶-۱۲۰۱ء)۔ زاد المسیر فی علم التفسیر۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۴ھ۔
- ۷۔ ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰-۳۵۴ھ/۸۸۴-۹۶۵ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۳ء۔
- ۸۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ الإصابة فی تمييز الصحابة۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء۔

- ۹۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ تلخیص الحبیور فی أحادیث الرافعی الکبیر۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب، ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۴ء۔
- ۱۰۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ روضة المحدثین۔ برنامج منظومه التحقیقات الحدیثیہ - المجانی - مرکز نور الاسلام لأبحاث القرآن والسنة بالإسکندریہ
- ۱۱۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ فتح الباری۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔
- ۱۲۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ المطالب العالیۃ۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۸ء۔
- ۱۳۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ الدراریۃ فی تخریج أحادیث الهدایۃ۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔
- ۱۴۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ نتائج الأفكار فی تخریج أحادیث الأذکار۔ دمشق، شام: دار ابن کثیر، ۱۴۲۱ھ۔
- ۱۵۔ ابن حیان، ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الانصاری (۲۷۴-۳۶۹ھ)۔ طبقات المحدثین بأصبهان والواردین علیہا۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ۱۴۱۲ھ۔

- ١٦- ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨-٣٧٣ھ / ٩٤٩-١٠٤١ء)۔
الاستیعاب فی معرفة الأصحاب۔ بیروت، لبنان: دار الجلیل، ١٣١٢ھ۔
- ١٧- ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن اسحاق (٢٢٣-٣١١ھ / ٨٣٨-٩٢٢ء)۔ الصحيح۔
بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٠ھ / ١٩٤٠ء۔
- ١٨- خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت
(٣٩٢-٤٢٣ھ / ١٠٠٢-١٠٤١ء)۔ تاریخ بغداد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب
العلمیہ۔
- ١٩- خلال، ابو محمد الحسن بن ابی طالب محمد بن الحنین علی البغدادی (٣٥٢ھ /
٢٣٩ھ)۔ من فضائل سورة الإخلاص - قاہرہ، مصر دمنہور، مکتبہ لیبیہ،
١٣١٢ھ۔
- ٢٠- ابن رجب حنبلی، ابو الفرج عبد الرحمن بن احمد (٤٣٦-٤٩٥ھ)۔ جامع
العلوم والحکم فی شرح خمسین حدیثا من جوامع الکلم۔ بیروت،
لبنان: دار المعرفہ، ١٢٠٨ھ۔
- ٢١- ابن رجب حنبلی، ابو الفرج عبد الرحمن بن احمد (٤٣٦-٤٩٥ھ)۔ شرح
حدیث لیبیک۔ مکتبہ المکرمہ، سعودی عرب، مکتبہ: دار عالم الفوائد، ١٣١٤ھ۔
- ٢٢- ابن السُّنی، احمد بن محمد الدینوری (٢٨٣-٣٦٢ھ)۔ عمل الیوم واللیلۃ،
بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٣٢٥ھ / ٢٠٠٣ء۔
- ٢٣- ابن عدی، عبد اللہ بن عدی بن عبد اللہ بن محمد ابو احمد الجرجانی (٢٤٤ھ-
٣٦٥ھ)۔ الکامل فی ضعفاء الرجال۔ بیروت، لبنان: دار الفکر،
١٣٠٩ھ / ١٩٨٨ء۔
- ٢٤- ابن عساکر، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (٢٩٩ھ-

- ۵۷/ھ-۱۱۰۵-۱۱۷۶ء)- تاریخ دمشق الكبير - بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء۔
- ۲۵۔ ابن غزوان، ابو عبد الرحمن محمد بن فضیل بن غزوان ضعی (م ۱۹۵ھ)۔ کتاب الدعاء۔ ریاض، سعودی عرب، مکتبۃ الرشید، ۱۹۹۹ء۔
- ۲۶۔ ابن قتیبه، عبد اللہ بن مسلم بن قتیبه ابو محمد الدینوری (۲۱۳-۲۷۶ھ)۔ تأویل مختلف الحديث۔ بیروت، لبنان: دار الجلیل، ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۲ء۔
- ۲۷۔ ابن کثیر، ابو القداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱-۷۷۷ھ/۱۳۰۱-۱۳۷۳ء)۔ تفسیر القرآن العظیم۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔
- ۲۸۔ ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹-۲۷۳ھ/۸۲۳-۸۸۷ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔
- ۲۹۔ ابو داود، سلیمان بن اخطاف سجستانی (۲۰۲-۲۷۵ھ/۸۱۷-۸۸۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔
- ۳۰۔ ابو علا مبارک پوری، محمد عبد الرحمن بن عبد الرحیم (۱۲۸۳-۱۳۵۳ھ)۔ تحفۃ الأُحوذی۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔
- ۳۱۔ ابو محاسن، ابو محاسن یوسف بن موسیٰ خنقی۔ معتمر من المختصر من مشکل الآثار۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب۔
- ۳۲۔ ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶-۴۳۰ھ/۹۲۸-۱۰۳۸ء)۔ حلیۃ الأولیاء و طبقات الأصفیاء۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔
- ۳۳۔ ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶-۴۳۰ھ/۹۲۸-۱۰۳۸ء)۔ حلیۃ الأولیاء و طبقات الأصفیاء۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

- ۳۳۰ هـ / ۹۲۸-۱۰۳۸ء)۔ المسند المستخرج علی صحیح مسلم۔
بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۶ء۔
- ۳۴۔ ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶-
۳۳۰ هـ / ۹۲۸-۱۰۳۸ء)۔ مسند أبی حنیفۃ۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ
الکوثر، ۱۴۱۵ھ
- ۳۵۔ ابو یعلیٰ، احمد بن علی بن ثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰-۳۰۷ هـ/
۸۲۵-۹۱۹ء)۔ المسند۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۲ھ / ۱۹۸۴ء۔
- ۳۶۔ احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴-۲۴۱ هـ / ۷۸۰-۸۵۵ء)۔ المسند۔
بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ / ۱۹۷۸ء۔
- ۳۷۔ بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ هـ / ۸۱۰-
۸۷۰ء)۔ الأدب المفرد۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ،
۱۴۰۹ھ / ۱۹۸۹ء۔
- ۳۸۔ بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ هـ/
۸۱۰-۸۷۰ء)۔ التاريخ الكبير۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔
- ۳۹۔ بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ هـ / ۸۱۰-
۸۷۰ء)۔ الجامع الصحیح۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم،
۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء۔
- ۴۰۔ بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰-۲۹۲ هـ / ۸۲۵-۹۰۵ء)۔
المسند۔ بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔
- ۴۱۔ بیضاوی، ناصر الدین ابی سعید عبد اللہ بن عمر بن محمد شیرازی بیضاوی (۷۹۱ھ)۔
أنوار التنزیل۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۶ھ / ۱۹۹۶ء۔

- ۴۲۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/ ۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ السنن الصغریٰ۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء۔
- ۴۳۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/ ۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ السنن الکبریٰ۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔
- ۴۴۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/ ۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ شعب الایمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔
- ۴۵۔ ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمیٰ (۲۱۰-۲۷۹ھ/ ۸۲۵-۸۹۲ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔
- ۴۶۔ جصاص، احمد بن علی الرازی ابو بکر (۳۰۵-۳۷۰ھ)۔ احکام القرآن۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث، ۱۴۰۵ھ۔
- ۴۷۔ ابن جعد، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳-۲۳۰ھ/ ۷۵۰-۸۴۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔
- ۴۸۔ حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/ ۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔ المستدرک علی الصحیحین۔ بیروت۔ لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱/ ۱۹۹۰۔
- ۴۹۔ ابن ابی حاتم، عبد الرحمن بن ابی حاتم محمد بن ادريس ابو محمد الرازی التمیمی (۳۲۷ھ)۔ الجرح والتعديل۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ۔

۵۰. حسام الدین ہندی، علاء الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ)۔ کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹۔
۵۱. حکیم ترمذی، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر۔ نوادر الأصول فی أحادیث الرسول ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الجلیل، ۱۹۹۲ء۔
۵۲. ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد بن سعید اندلسی (۳۸۴-۴۵۶ھ/۹۹۳-۱۰۶۴ء)۔ المحلی۔ بیروت، لبنان: دار الآفاق الجدیدہ۔
۵۳. دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن (۱۸۱-۲۵۵ھ/۷۷۷-۸۶۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ۱۴۰۷ھ۔
۵۴. وارقطنی، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶-۳۸۵ھ/۹۹۵-۹۱۸ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء۔
۵۵. ابن ابی الدنيا، ابوبکر عبد اللہ بن محمد القرشی (۲۰۸-۲۸۱ھ)۔ کتاب التہجد وقيام اللیل۔ الریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشید، ۱۹۸۰ء۔
۵۶. دہلی، ابوشجاع شیرویہ بن شہر دار بن شیرویہ بن فناخسرو ہمدانی (۴۳۵-۵۰۹ھ/۱۰۵۳-۱۱۱۵ء)۔ مسند الفردوس۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔
۵۷. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (۶۷۳-۷۴۸ھ)۔ سیر أعلام النبلاء۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ۱۴۱۳ھ۔
۵۸. رازی، محمد بن عمر بن حسن بن حسین بن علی تیمی (۵۴۳-۶۰۶ھ/۱۱۴۹-۱۲۱۰ء)۔ التفسیر الکبیر۔ تہران، ایران: دار الکتب العلمیہ۔

- ۵۹۔ رویانی، ابو بکر محمد بن ہارون الرویانی (۳۰۷ھ)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ۱۴۱۶ھ۔
- ۶۰۔ ابن راشد، معمر بن راشد الأزدي (۱۵۱ھ)۔ الجامع۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔
- ۶۱۔ زیلعی، ابو محمد عبد اللہ بن یوسف حنفی (م ۶۲۷ھ)۔ نصب الرایۃ لأحادیث الہدایۃ۔ مصر، دار الحدیث، ۱۳۵۷ھ۔
- ۶۲۔ زرقانی، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری ازہری مالکی (۱۰۵۵-۱۱۳۲ھ/۱۲۳۵-۱۷۱۰ء)۔ شرح الموطأ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ۔
- ۶۳۔ ابن سریا، محمد بن محمد بن علی بن راجی اللہ (۶۷۷-۷۴۵ھ)۔ سلاح المؤمن فی الدعاء۔ بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔
- ۶۴۔ سمعانی، منصور بن محمد بن عبد الجبار السمعانی أبو المظفر (۴۲۶-۴۸۹ھ)۔ التفسیر۔ ریاض، سعودی عرب: دار الوطن، ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷م۔
- ۶۵۔ سیوطی، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ تدريب الراوی فی شرح تقریب النواوی۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبہ الریاض الحدیثہ۔
- ۶۶۔ سیوطی، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ الجامع الصغیر فی أحادیث البشیر النذیر۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔
- ۶۷۔ سیوطی، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان

- ۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور۔
بیروت، لبنان: دارالمعرفة۔
- ۶۸۔ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان
۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ شرح سنن ابن ماجه۔ کراچی، پاکستان:
قدیمی کتب خانہ۔
- ۶۹۔ شاشی، ابوسعید یشیم بن کلیب بن شریح (م ۳۳۵ھ/۹۴۶ء)۔ المسند۔ مدینہ
منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۱۰ھ۔
- ۷۰۔ شافعی، ابو عبد اللہ محمد بن ادريس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی
(۱۵۰-۲۰۴ھ/۶۷-۸۱۹ء)۔ المسند۔ بیروت لبنان: دارالکتب العلمیہ
- ۷۱۔ شوکانی، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳-۱۲۵۰ھ/۶۰-۱۸۳۴ء)۔ نیل الأوطار
شرح منتقى الأخبار۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء۔
- ۷۲۔ شوکانی، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳-۱۲۵۰ھ/۶۰-۱۸۳۴ء)۔ فتح القدیر۔
بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء۔
- ۷۳۔ شیبانی، ابو بکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد ابن ابی عاصم (۲۰۶-۲۸۷ھ)
۸۲۲-۹۰۰ء)۔ الاتحاد والمثنیٰ۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ
۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔
- ۷۴۔ شیبانی، محمد بن الحسن بن فرقد ابو عبد اللہ (۱۳۲-۱۸۹ھ)۔ ”الأصل“ المعروف
بالمبسوط۔ کراچی، پاکستان: اداره القرآن والعلوم الاسلامیہ۔
- ۷۵۔ صنعانی، محمد بن اسماعیل الأئیر (۷۷۳-۸۵۲ھ)۔ سبل السلام شرح بلوغ
المرام۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۳۷۹ھ۔

- ۷۶۔ طبرانی، سلیمان بن احمد (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۱ء)۔ الدعاء۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیۃ، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء۔
- ۷۷۔ طبرانی، سلیمان بن احمد (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۱ء)۔ مسند الشامیین۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴ء۔
- ۷۸۔ طبرانی، سلیمان بن احمد (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۱ء)۔ المعجم الأوسط۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔
- ۷۹۔ طبرانی، سلیمان بن احمد (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۱ء)۔ المعجم الصغیر۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیۃ، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔
- ۸۰۔ طبرانی، سلیمان بن احمد (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۱ء)۔ المعجم الكبير۔ موصل، عراق: مطبعة الزهراء الحديث۔
- ۸۱۔ طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴-۳۱۰ھ/۸۳۹-۹۲۳ء)۔ جامع البیان عن تأویل أي القرآن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۵ھ۔
- ۸۲۔ طیاسی، ابو داود سلیمان بن داود جارود (۱۳۳-۲۰۴ھ/۷۵۱-۸۱۹ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔
- ۸۳۔ عبد بن حمید، ابو محمد بن نصر الکیسی (م ۲۴۹ھ/۸۶۳ء)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنۃ، ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء۔
- ۸۴۔ عبد الرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶-۲۱۱ھ/۷۴۲-۸۲۶ء)۔ المصنف۔ بیروت، لبنان: المکتبۃ الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔
- ۸۵۔ عظیم آبادی، ابو الطیب محمد ثنیس الحق۔ عون المعبود شرح سنن أبی داود۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیۃ، ۱۴۱۵ھ۔

- ۸۶- عینی، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (۷۶۲-۸۵۵ھ/۱۳۶۱-۱۲۵۱ء)۔ عمدۃ القاری شرح علی صحیح البخاری۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء۔
- ۸۷- قرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحییٰ بن مفرج اُموی (۲۸۴-۳۸۰ھ/۸۹۷-۹۹۰ء)۔ الجامع لأحكام القرآن۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔
- ۸۸- قزوینی، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ التذوین فی أخبار قزوین۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۷ء۔
- ۸۹- قضا، ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر (۴۵۴ھ)۔ مسند الشہاب۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ۔
- ۹۰- عینی، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (۷۶۲-۸۵۵ھ/۱۳۶۱-۱۲۵۱ء)۔ عمدۃ القاری شرح علی صحیح البخاری۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء۔
- ۹۱- قاضی عیاض، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (۴۷۶-۵۴۴ھ/۱۰۸۳-۱۱۴۹ء)۔ مشارق الأنوار۔ المکتبۃ العتیقہ ودار۔
- ۹۲- ابن قیم، ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر ایوب الذرعی (۶۹۱-۷۵۱ھ)۔ الوابل الصیب ورافع الکلم الطیب۔ مکتۃ المکرمۃ، سعودی عرب: دار علم الفوائد، ۱۴۲۵ھ۔
- ۹۳- کنانی، احمد بن ابی بکر بن اسماعیل (۷۶۲-۸۴۰ھ)۔ مصباح الزجاجۃ فی

- زوائد ابن ماجه۔ بیروت، لبنان: دار العربیة، ۱۴۰۳ھ۔
- ۹۴۔ مالک، ابن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث الصّحّی (۹۳-۱۷۹ھ/ ۱۲-۹۵ء)۔ الموطأ۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء۔
- ۹۵۔ مزی، ابوالحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴-۷۲۲ھ/ ۱۲۵۶-۱۳۴۱ء)۔ تهذیب الکمال۔ بیروت، لبنان: مؤسسه الرساله، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔
- ۹۶۔ مسلم، ابن الحجاج قشیری (۲۰۶-۲۶۱ھ/ ۸۲۱-۸۷۵ء)۔ الصحيح۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔
- ۹۷۔ مقدسی، ضیاء الدین محمد بن عبد الواحد حنبلی (م ۶۴۳ھ)۔ الأحادیث المختارة۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبة النهضة الحديثیه، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔
- ۹۸۔ مقدسی، ضیاء الدین محمد بن عبد الواحد حنبلی (م ۶۴۳ھ)۔ فضائل الأعمال۔ قاہرہ، مصر: دار الفکر العربی۔
- ۹۹۔ مقریزی، ابو العباس احمد بن علی بن عبد القادر بن محمد بن ابراہیم بن محمد بن تمیم بن عبد الصمد (۷۶۹-۸۴۵ھ/ ۱۳۶۷-۱۴۴۱ء)۔ مختصر کتاب الوتر۔ اردن: مکتبة المنار، ۱۴۱۳ھ۔
- ۱۰۰۔ مناوی، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲-۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵-۱۶۲۱ء)۔ فیض القدير شرح الجامع الصغير۔ مصر: مکتبة تجاریہ کبری، ۱۳۵۶ھ۔
- ۱۰۱۔ منذری، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱-۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵-۱۲۵۸ء)۔ الترغیب والترہیب۔ بیروت، لبنان: دار الکتب

العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

۱۰۲۔ نحاس، احمد بن محمد بن اسماعیل المرادی ابو جعفر (م ۳۳۹ھ)۔ الناسخ والمنسوخ۔ کویت: مکتبہ الفلاح، ۱۴۰۸ھ۔

۱۰۳۔ نسائی، احمد بن شعیب (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء۔

۱۰۴۔ نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبد الرحمن (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ السنن الکبریٰ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

۱۰۵۔ نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبد الرحمن (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ عمل اليوم واللیلة۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ۱۴۰۶ھ۔

۱۰۶۔ نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمہ بن حزام (۶۳۱-۶۷۷ھ/۱۲۳۳-۱۲۷۸ء)۔ شرح صحیح مسلم۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۶ء۔

۱۰۷۔ نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمہ بن حزام (۶۳۱-۶۷۷ھ/۱۲۳۳-۱۲۷۸ء)۔ ریاض الصالحین من کلام سید المرسلین ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الخیر، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔

۱۰۸۔ بیہقی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/۱۳۳۵-۱۴۰۵ء)۔ مجمع الزوائد۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۱۰۹۔ بیہقی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/۱۳۳۵-۱۴۰۵ء)۔ موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی معرکہ آراء تصانیف ﴿جولائی 2009ء تک﴾

A. قرآنیات

23. ”کنز الایمان“ کی فنی حیثیت
24. معارفِ آیۃ الکرسی
25. العُرْفَانُ فِي فَصَائِلِ وَأَدَابِ الْقُرْآنِ
26. التَّصَوُّرُ الْإِسْلَامِيُّ لَطَبِيعَةِ الْبَشَرِيَّةِ
27. نَهْجُ التَّرْبِيَةِ الْإِجْتِمَاعِيَّةِ فِي الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ
28. Irfan-ul-Qur'an (English Translation of the Holy Qur'an)
29. Qur'anic Concept of Human Guidance
30. Islamic Concept of Human Nature
01. عرفان القرآن (اُردو ترجمہ قرآن حکیم)
02. تفسیر منہاج القرآن (سورۃ الفاتحہ، جزو اول)
03. تفسیر منہاج القرآن (سورۃ البقرہ)
04. حکمت استعاذہ
05. تسمیۃ القرآن
06. معارف الکواثر
07. فلسفہ تسمیہ

B. الحدیث

31. الْخُطْبَةُ السَّيِّدَةُ فِي أُصُولِ الْحَدِيثِ وَفُرُوعِ الْعَقِيدَةِ
32. الْعَنْدِيَّةُ فِي الْحَضْرَةِ الصَّمَدِيَّةِ ﴿بارگاہِ الہی سے تعلق بندگی﴾
33. الْبَيَانُ فِي رَحْمَةِ الْمَنَانِ ﴿رحمت الہی پر ایمان افروز احادیث مبارکہ کا مجموعہ﴾
34. الْمِنْهَاجُ السَّوِيُّ مِنَ الْحَدِيثِ النَّبَوِيِّ ﷺ ﴿عربی متن، اُردو ترجمہ اور تحقیق و تخریج﴾
35. هِدَايَةُ الْأُمَّةِ عَلَى مِنْهَاجِ الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ (الجزء الأول): أُمْتٌ مُهْمِيَّةٌ كَيْلِيَّةٌ
36. جَامِعُ السُّنَّةِ فِيمَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ آخِرُ الْأُمَّةِ ﴿كِتَابُ الْمَنَاقِبِ﴾ (انبیاء کرام، اہل بیت اطہار، صحابہ کرام اور اولیاء و صالحین کے
08. معارف اسم اللہ
09. مَنَاهِجُ الْعُرْفَانِ فِي لَفْظِ الْقُرْآنِ
10. لَفْظُ رَبِّ الْعَالَمِينَ كَيْلِيٌّ وَسَانِسِيٌّ تَحْقِيقِيٌّ
11. صِفَتِ رَحْمَتِ كَيْ شَانِ اِتْيَازِ
12. اَسْمَاءُ سُورَةِ فَاتِحَةِ
13. سُورَةُ فَاتِحَةِ اَوْرِ تَقْوِيمِ هِدَايَتِ
14. اُسْلُوبُ سُورَةِ فَاتِحَةِ اَوْرِ نَظَامِ فِكْرِ وَعَمَلِ
15. سُورَةُ فَاتِحَةِ اَوْرِ تَعْلِيمَاتِ طَرِيقَتِ
16. سُورَةُ فَاتِحَةِ اَوْرِ اِنْسَانِي زَنْدِگِي كَا اِعْتِقَادِي پَهْلُو
17. شَانِ اَوَّلِيَّتِ اَوْرِ سُورَةِ فَاتِحَةِ
18. سُورَةُ فَاتِحَةِ اَوْرِ حَيَاتِ اِنْسَانِي كَا عَمَلِي پَهْلُو (تصویر عبادت)
19. سُورَةُ فَاتِحَةِ اَوْرِ تَعْمِيرِ شَخْصِيَّتِ
20. فَطَرَتِ كَا قُرْآنِي تَصَوُّرِ
21. تَرْبِيَّتِ كَا قُرْآنِي مَنْهَاجِ
22. لَا اِكْرَاهُ فِي الدِّينِ كَا قُرْآنِي فَلْسَفِ

- فضائل و مناقب مع عربی متن، اُردو ترجمہ و تحقیق و تخریج)
45. أَحْسَنُ السُّئْلِ فِي مَنَاقِبِ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ ﴿﴾
﴿﴾ انبیاء و رسل کے فضائل و مناقب ﴿﴾
37. الأربعة في فضائل النبي الأمين ﷺ
(حضور نبی اکرم ﷺ کے فضائل و مناقب)
46. العقد الثمين في مناقب أمهات المؤمنين ﴿﴾
﴿﴾ أمهات المؤمنین رضی اللہ عنہن کے فضائل و مناقب ﴿﴾
38. بُشْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ فِي شَفَاعَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ ﷺ (شَفَاعَتِ مُصْطَفَى ﷺ)
پر منتخب احادیث مبارکہ)
47. الدرة البيضاء في مناقب فاطمة الزهراء سلام الله عليها (سيدة فاطمة الزهراء سلام الله عليها کے فضائل و مناقب)
39. البدر التمام في الصلوة على صاحب اللّٰهُ وَالْمَقَامِ ﷺ (درد شریف کے فضائل و برکات)
48. مرج البحرين في مناقب الحسنين عليهما السلام (حسین کریمین علیہما السلام کے فضائل و مناقب)
40. كَشَفُ الْأَسْرَارِ فِي مَحَبَّةِ الْمُجُودَاتِ لِسَيِّدِ الْأَنْبَارِ ﷺ (حضور ﷺ سے حیوانات، نباتات اور ہمدات کی محبت)
50. القول المعتبر في الإمام المنتظر ﷺ (امام مہدی ﷺ)
41. عُمْدَةُ الْبَيَانِ فِي عَظَمَةِ سَيِّدٍ وَلَدِ عَدْنَانَ ﷺ (حضور نبی اکرم ﷺ کی عظمت اور اختیارات)
51. غَايَةُ الْإِحَابَةِ فِي مَنَاقِبِ الْقَرَابَةِ ﴿﴾ اہل بیت اطہار سلام اللہ علیہم کے فضائل و مناقب ﴿﴾
42. النُّعْمَةُ الْعُلْيَا عَلَى أَوَّلِ الْخَلْقِ وَآخِرِ الْأَنْبِيَاءِ ﷺ (حضور ﷺ کا شرف نبوت اور اولیت خلقت)
52. النَّجَابَةُ فِي مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ وَالْقَرَابَةِ (صحابہ کرام و اہل بیت اطہار ﷺ کے فضائل و مناقب)
43. رَاحَةُ الْقُلُوبِ فِي مَذْحِ النَّبِيِّ الْمَحْبُوبِ ﷺ (مدحت و نعت مصطفیٰ پر منتخب آیات و احادیث)
53. القول الوثيق في مناقب الصديق ﷺ (صديق اکبر ﷺ کے فضائل و مناقب)
44. أَلَصَافًا فِي التَّوَسُّلِ وَالتَّشْرِكِ بِالْمُصْطَفَى ﷺ (حضور نبی اکرم ﷺ سے توسل اور تبرک)
54. الْقَوْلُ الصَّوَابُ فِي مَنَاقِبِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ (فاروق اعظم ﷺ کے فضائل و مناقب)

55. رَوْضُ الْجَنَانِ فِي مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ ﴿ع﴾
(عثمان غنی ؓ کے فضائل و مناقب) ﴿کرنا﴾
66. الْإِنْبِيَاءُ لِلْخَوَارِجِ وَالْحُرُورَاءِ ﴿گستاخان رسول احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں﴾
57. كنز الإنابة في مناقب الصحابة ﴿صحابہ کرام ؓ کے فضائل و مناقب﴾
67. الثُّبَاتُ فِي الْحُقُوقِ وَالْآدَابِ ﴿نسلی حقوق و آداب احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں﴾
58. روضة السالكين في مناقب الأولياء والصالحين ﴿اولیاء و صالحین کے فضائل و مناقب﴾
68. مِنْهَاجُ السَّلَامَةِ فِي الدَّعْوَةِ إِلَى الْإِقَامَةِ (اقامتِ دین اور امن و سلامتی کی راہ)
59. الكنز الثمين في فضيلة الذكر والذاكرين (ذکر الہی اور ذاکرین کے فضائل)
69. تَحْفَةُ النُّبَاءِ فِي فَضِيلَةِ الْعِلْمِ وَالْعُلَمَاءِ (فروغ علم و شعور کی اہمیت و فضیلت)
70. أَحْسَنُ الصَّنَاعَةِ فِي إِثْبَاتِ الشَّفَاعَةِ (عقیدہ شفاعت: احادیث مبارکہ کی روشنی میں)
60. الْبَيِّنَاتُ فِي الْمَنَاقِبِ وَالْكَرَامَاتِ ﴿فضائل و کرامات احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں﴾
71. الْقَوْلُ الْقَوِيُّ فِي سَمَاعِ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيٍّ ﴿عربی﴾
61. تَكْمِيلُ الصَّحِيفَةِ بِأَسَانِيدِ الْحَدِيثِ فِي الْإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ ﴿الامام ابي حنيفة ؓ﴾
72. الْقَوْلُ الْقَوِيُّ فِي سَمَاعِ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيٍّ ﴿مع اردو ترجمہ: امام حسن بصریؓ کی سیدنا علی ؓ سے ملاقات اور سماع﴾
62. الْأَنْوَارُ النَّبَوِيَّةُ فِي الْأَسَانِيدِ الْحَنَفِيَّةِ (مَعَ أَحَادِيثِ الْإِمَامِ الْأَعْظَمِ ﴿ع﴾)
73. مَرْوِيَّاتُ الشَّيْخِ الْأَكْبَرِ مِنْ أَحَادِيثِ النَّبِيِّ الْأَطْهَرِ ﴿شيخ اكبر محمد بن عبد الله بن عمرؓ کی مرفوع متصل روایات﴾
63. الصَّلَاةُ عِنْدَ الْحَنَفِيَّةِ فِي ضَوْءِ السُّنَّةِ النَّبَوِيَّةِ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا طریقہ نماز﴾
74. الْمُنْتَقَى لِأَسَانِيدِ الْعَسْقَلَانِيِّ إِلَى أَيْمَةِ التَّصَوُّفِ وَالْعِلْمِ الرَّبَّانِيِّ ﴿میں﴾
64. التَّصْرِيحُ فِي صَلَاةِ التَّرَاوِيحِ ﴿رکعت نماز تراویح کا ثبوت﴾
65. الدَّعَاءُ وَالذِّكْرُ بَعْدَ الصَّلَاةِ ﴿نماز کے

75. The Ghadir Declaration

76. The Awaited Imam

77. Virtues of Sayyedah Fatimah ؑ سلام اللہ علیہا

98. حیاتِ النبی ﷺ

99. مسئلہ استغاثہ اور اُس کی شرعی حیثیت

100. تصورِ استغاثت

101. کتاب التوسل (ویسے کا صحیح تصور)

102. کتاب الشفاعة

103. عقیدہ علمِ غیب

104. شہرِ مدینہ اور زیارتِ رسول ﷺ

105. ایصالِ ثواب اور اُس کی شرعی حیثیت

106. خوابوں اور بشارات پر اعتراضات کا علمی محاکمہ

107. سُنیّت کیا ہے؟

108. منہاجُ العقائد

109. التَّوَسُّلُ عِنْدَ الْأَئِمَّةِ وَالْمُحَدِّثِينَ (توسل):

ائمہ و محدثین کی نظر میں

110. عقیدہ توحید کے سات اُركان

111. مبادیاتِ عقیدہ توحید

112. عقیدہ توحید اور غیر اللہ کا تصور

113. عقیدہ توحید اور اشتراکِ صفات

114. عقائد میں احتیاط کے تقاضے

115. تبرک کی شرعی حیثیت

116. زیارتِ قبور

117. وسائلِ شرعیہ

118. تعظیم اور عبادت

119. Beseeking for Help (Istighathah)

120. Islamic Concept of

Intermediation (Tawassul)

121. Real Islamic Faith and the

Prophet's Status

C. ایمانیات

79. اُركانِ ایمان

80. ایمان اور اسلام

81. شہادتِ توحید

82. حقیقتِ توحید و رسالت

83. ایمان بالرسالت

84. ایمان بالکتاب

85. ایمان بالقدر

86. ایمان بالآخرت

87. مومن کون ہے؟

88. منافقت اور اُس کی علامات

89. مومن جی سنجائپ

90. Islam and Freedom of Human Will

D. اعتقادات

91. کتاب التوحید (جلد اول)

92. کتاب التوحید (جلد دوم)

93. کتاب البدعة ﴿بدعت کا صحیح تصور﴾

94. تصورِ بدعت اور اُس کی شرعی حیثیت

95. لفظ بدعت کا اطلاق (احادیث و آثار کی

روشنی میں)

96. اقسامِ بدعت (احادیث و اقوالِ ائمہ کی روشنی

میں)

97. الْبِدْعَةُ عِنْدَ الْأَئِمَّةِ وَالْمُحَدِّثِينَ (بدعت

ائمہ و محدثین کی نظر میں)

E. سیرت و فضائلِ نبوی ﷺ

122. مقدمہ سیرۃ الرسول ﷺ (حصہ اول)
123. مقدمہ سیرۃ الرسول ﷺ (حصہ دوم)
124. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد دوم)
125. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد سوم)
126. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد چہارم)
127. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد پنجم)
128. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد ششم)
129. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد ہفتم)
130. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد ہشتم)
131. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد نهم)
132. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد دہم)
133. سیرتِ نبوی ﷺ کا علمی فیضان
134. سیرتِ نبوی ﷺ کی تاریخی اہمیت
135. سیرۃ الرسول ﷺ کی عصری و بین الاقوامی اہمیت
136. قرآن اور سیرتِ نبوی ﷺ کا نظریاتی و انقلابی فلسفہ
137. قرآن اور شمائلِ نبوی ﷺ
138. نورِ محمدی: خلقِ ص سے ولادت تک (میلاد نامہ)
139. میلاد النبی ﷺ
140. تاریخِ مولد النبی ﷺ
141. مولد النبی ﷺ عند الأئمة والمحدثین (میلاد النبی ﷺ: ائمہ و محدثین کی نظر میں)
142. کیا میلاد النبی ﷺ منانا بدعت ہے؟
143. معمولاتِ میلاد
144. فلسفہ معراج النبی ﷺ
145. حسن سراپائے رسول ﷺ
146. خصائصِ مصطفیٰ ﷺ
147. شمائلِ مصطفیٰ ﷺ
148. برکاتِ مصطفیٰ ﷺ
149. اسمائے مصطفیٰ ﷺ
150. معارفِ اسمِ محمد ﷺ
151. معارف الشفاء بتعريف حقوق المصطفى ﷺ
152. تحفة السرور فی تفسیر آية نور
153. نور الأبصار بذکر النبی المختار ﷺ
154. تذکارِ رسالت
155. ذکرِ مصطفیٰ ﷺ (کائنات کی بلند ترین حقیقت)
156. صلوة و سلام سنتِ الہیہ ہے
157. فضیلتِ درود و سلام
158. فضیلتِ درود و سلام اور عظمتِ مصطفیٰ ﷺ
159. ایمان کا مرکز و محور (ذاتِ مصطفیٰ ﷺ)
160. عشقِ رسول ﷺ: وقت کی اہم ضرورت
161. عشقِ رسول ﷺ: استحکامِ ایمان کا واحد ذریعہ
162. غلامیِ رسول: حقیقی تقویٰ کی اساس
163. تحفظ ناموسِ رسالت
164. آسیہ ان جمالِ مصطفیٰ ﷺ
165. مطالعہ سیرت کے بنیادی اصول
166. سیرت کا جمالیاتی بیان (قرآن حکیم کی روشنی میں)

189. عقیدہ ختم نبوت اور مرزائے قادیان کا متضاد

موقف

G. عبادات

190. ارکانِ اسلام

191. فلسفہ نماز

192. آداب نماز

193. نماز اور فلسفہ اجتماعیت

194. نماز کا فلسفہ معراج

195. فلسفہ صوم

196. فلسفہ حج

H. فقہیات

197. نص اور تعبیر نص

198. تحقیق مسائل کا شرعی اسلوب

199. اجتہاد اور اُس کا دائرہ کار

200. عصر حاضر اور فلسفہ اجتہاد

201. تاریخ فقہ میں ہدایہ اور صاحب ہدایہ کا مقام

202. منہاج المسائل

203. الحکم الشرعی

204. نصاب تربیت (حصہ اول)

205. النصور التشريعی للحکم الإسلامی

206. فلسفہ الاجتهاد و العالم المعاصر

207. منهاج الخطبات للعیدین و الجمععات

208. Philosophy of Ijtihad and the Modern World

209. Ijtihad (meanings, application and scope)

167. سیرۃ الرسول ﷺ کی دینی اہمیت

168. سیرۃ الرسول ﷺ کی آئینی و دستوری

اہمیت

169. سیرۃ الرسول ﷺ کی ریاستی اہمیت

170. سیرۃ الرسول ﷺ کی انتظامی اہمیت

171. سیرۃ الرسول ﷺ کی علمی و سائنسی اہمیت

172. سیرۃ الرسول ﷺ کی شخصی و رسالتی اہمیت

173. سیرۃ الرسول ﷺ کی تہذیبی و ثقافتی اہمیت

174. سیرۃ الرسول ﷺ کی اقتصادی اہمیت

175. كشف الغطا عن معرفة الأقسام

للمصطفى ﷺ

176. مقام محمود

177. عالم ارواح کا میثاق اور عظمت مصطفیٰ ﷺ

178. روزِ محشر اور شانِ مصطفیٰ ﷺ

179. تعلق بالرسالت: آشنائی سے وفا تک

180. Srat-ur-Rasul ﷺ, vol. 1

181. Greetings and Salutations on the Prophet (ﷺ)

182. Salawat auf den Propheten (ﷺ)

F. ختم نبوت

183. مناظرہ ڈنمارک

184. عقیدہ ختم نبوت

185. حیات و نزولِ مسیح علیہ السلام اور ولادتِ امام

مہدی علیہ السلام (عقیدہ ختم نبوت کے تناظر

میں)

186. عقیدہ ختم نبوت اور مرزا غلام احمد قادیانی

187. مرزائے قادیان اور تشریح نبوت کا دعویٰ

188. مرزائے قادیان کی دماغی کیفیت

I. رُوحَانِیَات

J. اُوراد و وظائف

210. اطاعتِ الہی
211. ذکرِ الہی
212. محبتِ الہی
213. خشیتِ الہی اور اُس کے تقاضے
214. حقیقتِ تصوف
215. اسلامی تربیتی نصاب (جلد اول)
216. اسلامی تربیتی نصاب (جلد دوم)
217. سلوک و تصوف کا عملی دستور
218. اخلاقِ الانبیاء
219. تذکرے اور صحبتیں
220. حسنِ اعمال
221. حسنِ احوال
222. حسنِ اخلاق
223. صفائے قلب و باطن
224. فسادِ قلب اور اُس کا علاج
225. زندگی نیکی اور بدی کی جنگ ہے
226. ہر شخص اپنے نشہِ عمل میں گرفتار ہے
227. ہمارا اصلی وطن
228. جرم، توبہ اور اصلاحِ احوال
229. طبقاتِ العباد
230. حقیقتِ اعتکاف
231. دل جی صفائی
232. Divine Pleasure (The Ultimate Ideal)
233. Qur'anic Philosophy of Benevolence (Ihsan)
234. الفیوضات المحمدیہ ﷺ
235. الأذکار الإلهیة
236. دَلَائِلُ الْبَرَكَاتِ فِي التَّحِيَّاتِ وَالصَّلَوَاتِ (عربی)
237. دَلَائِلُ الْبَرَكَاتِ فِي التَّحِيَّاتِ وَالصَّلَوَاتِ (مع اُردو ترجمہ)
238. مناجاتِ امام زین العابدین علیہ السلام
239. الدعوات القدسیة
240. أَحْسَنُ الْمَوَدِّ فِي صَلَوةِ الْمُؤَلِّدِ
241. صَلَوَاتُ سُوْرِ الْقُرْآنِ عَلَى سَيِّدِ وَلَدِ عَدْنَانَ (ﷺ)
242. أَسْمَاءُ حَامِلِ اللِّوَاءِ مُرْتَبَةً عَلَى حُرُوفِ الْهَجَاءِ
243. صَلَاةُ الْأَكْوَانِ (دروہ کائنات)
244. صَلَاةُ الْمِيْلَادِ (دروہ میلاد)
245. صَلَاةُ الشَّمَائِلِ (دروہ شَمائل)
246. صَلَاةُ الْفَضَائِلِ (دروہ فضائل)
247. صَلَاةُ الْمُعْرَاجِ (دروہ معراج)
248. صَلَاةُ السِّيَادَةِ (دروہ سیادت)
249. دعا اور آدابِ دعا
- K. علمیات
250. اسلام کا تصور علم
251. علم..... توحیدی یا تخلیقی
252. مذہبی اور غیر مذہبی علوم کے اصلاح طلب

272. قرآنی فلسفہ انقلاب (جلد دوم)

273. اسلامی فلسفہ زندگی

274. فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے؟

275. منہاج الافکار (جلد اول)

276. منہاج الافکار (جلد دوم)

277. منہاج الافکار (جلد سوم)

278. ہمارا دینی زوال اور اُسکے تدارک کا سہ جہتی

منہاج

279. ایمان پر باطل کا سہ جہتی حملہ اور اُس کا تدارک

280. دورِ حاضر میں طاعونِتی یلغار کے چار محاذ

281. خدمتِ دین کی توفیق

282. قرآنی فلسفہ تبلیغ

283. اسلام کا تصور و اعتدال و توازن

284. نوجوان نسل دین سے دُور کیوں؟

285. تحریکِ منہاج القرآن: ”افکار و ہدایات“

286. تحریکِ منہاج القرآن: انٹرویوز کی روشنی میں

287. تحریکِ منہاج القرآن کی انقلابی فکر

288. روایتی سیاست یا مصطفوی انقلاب.....!

289. اجتماعی تحریکی کردار کے چار عناصر

290. اہم انٹرویو

291. معہد منہاج القرآن

292. Islamic Philosophy of Human Life

293. Islam in Various Perspectives

O. انقلابیات

294. نظامِ مصطفیٰ (ایک انقلاب آفریں پیغام)

295. حصولِ مقصد کی جدوجہد اور نتیجہ خیزی

پہلو

253. تعلیمی مسائل پر انٹرویو

254. Islamic Concept of Knowledge

L. اقتصادیات

255. معاشی مسئلہ اور اُس کا اسلامی حل

256. بلاسود بنکاری کا عبوری خاکہ

257. بلاسود بنکاری اور اسلامی معیشت

258. بجلی مہنگی کیوں؟ IPPs کا معاملہ کیا ہے؟

259. اقتصادیاتِ اسلام ﴿تشکیلِ جدید﴾

260. اسلام کا تصور ملکیت

261. اسلام اور کفالتِ عامہ

262. اسلامی نظامِ معیشت کے بنیادی اصول

263. قواعد الاقتصاد فی الاسلام

264. الاقتصاد الأربوی و نظام المصر فی

الاسلام

M. جہادیات

265. حقیقتِ جہاد

266. جہاد بالمال

267. شہادتِ امام حسین علیہ السلام (فلسفہ و تعلیمات)

268. شہادتِ امام حسین علیہ السلام (حقائق و واقعات)

269. شہادتِ امام حسین علیہ السلام: ایک پیغام

270. ذبحِ عظیم (ذبحِ اسماعیل علیہ السلام سے ذبحِ

حسین علیہ السلام تک)

N. فکریات

271. قرآنی فلسفہ انقلاب (جلد اول)

320. Legal Character of Islamic Punishments
321. Legal Structure of Islamic Punishments
322. Classification of Islamic Punishments
323. Islamic Philosophy of Punishments
324. Islamic Concept of Crime

296. پیغمبرانہ جد و جہد اور اُس کے نتائج
297. پیغمبر انقلاب اور صحیحہ انقلاب
298. قرآنی فلسفہ عروج و زوال
299. باطل قوتوں کو کھلا چیلنج
300. سفر انقلاب

R. شخصیات

325. پیکرِ عشقِ رسول: سیدنا صدیق اکبر ﷺ
326. سیدنا صدیق اکبر ﷺ کا مقامِ قربت و معیت

327. فضائل و مراتب سیدنا فاروقِ اعظم ﷺ
328. حبِ علی کرم اللہ وجہہ الکریم
329. سیرت حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا
330. سیرت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
331. سیرت سیدہ عالم فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا
332. امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ امام الائمہ فی الحدیث (جلد اول)

333. صحابہ کرام اور ائمہ اہل بیت ﷺ سے امام اعظم ﷺ کا اخذ فیض

334. امام اعظم ﷺ اور امام بخاری (نسبت و تعلق اور وجوہات عدم روایت)

335. تذکرہ مسانید امام اعظم ﷺ

336. شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور فلسفہ خودی

337. حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں (بریلوی) کا علمی نظم

338. اقبالؔ کا خواب اور آج کا پاکستان

339. اقبالؔ اور پیغامِ عشقِ رسول ﷺ

301. مصطفوی انقلاب میں طلبہ کا کردار
302. سیرت النبی ﷺ اور انقلابی جد و جہد
303. مقصدِ بعثت انبیاء علیہم السلام

P. سیاسیات

304. سیاسی مسئلہ اور اُس کا اسلامی حل
305. تصورِ دین اور حیاتِ نبوی ﷺ کا سیاسی پہلو
306. نیو ورلڈ آرڈر اور عالمِ اسلام
307. آئندہ سیاسی پروگرام
308. سیاسی مسئلو ۽ انہی جو اسلامی حل

309. Islam - The State Religion
310. The Islamic State

Q. قانونیات

311. میثاقِ مدینہ کا آئینی تجزیہ
312. اسلامی قانون کی بنیادی خصوصیات
313. اسلامی اور مغربی تصورِ قانون کا تقابلی جائزہ
314. اسلام میں سزائے قید اور جیل کا تصور
315. الجرمیۃ فی الفقہ الاسلامی
316. Islamic Penal System and its Philosophy
317. Islam and Criminality
318. Islamic Concept of Law
319. Qur'anic Basis of Constitutional Theory

362. Clarity Amidst Confusion: Imam
Mahdi and End of Time
363. Islam and Christianity

340. اقبال اور تصورِ عشق

341. اقبال کا مردِ مومن

342. تذکرہ فرید ملت (مجموعہ مضامین)

343. Imam Bukhari and the Love of
the Prophet ﷺ (Al-Hidayah
Series: Volume 1)

U. سلسلہ تعلیماتِ اسلام

364. سلسلہ تعلیماتِ اسلام (1): تعلیماتِ اسلام

365. سلسلہ تعلیماتِ اسلام (2): ایمان

366. سلسلہ تعلیماتِ اسلام (3): اسلام

367. سلسلہ تعلیماتِ اسلام (4): احسان

368. سلسلہ تعلیماتِ اسلام (5): طہارت اور نماز

S. اسلام اور سائنس

344. اسلام اور جدید سائنس

345. تخلیقِ کائنات (قرآن اور جدید سائنس کا تقابلی مطالعہ)

346. انسان اور کائنات کی تخلیق و ارتقاء

347. امراضِ قلب سے بچاؤ کی تدابیر

348. شانِ اولیاء (قرآن اور جدید سائنس کی روشنی میں)

349. Creation of Man

350. Spiritualism and Magnetism

351. Islam on Prevention of Heart
Diseases

352. Qur'an on Creation and
Expansion of the Universe

353. Creation and Evolution of the
Universe

T. عصریات

354. اسلام میں انسانی حقوق

355. حقوق والدین

356. اسلامی معاشرہ میں عورت کا مقام

357. اسلام میں خواتین کے حقوق

358. اسلام میں اقلیتوں کے حقوق

359. اسلام میں بچوں کے حقوق

360. اسلام میں عمر رسیدہ اور معذور افراد کے حقوق

361. عصرِ حاضر کے جدید مسائل اور ڈاکٹر محمد طاہر

القادری